امام حسین علیہ السلام پر گریہ

بقلم : سید تحسین حیدر

نشر و اشاعت: شیعہ فیتھ (Shia Faith)

Created by Universal Document Converter

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین علیہ السلام پر گریہ

کتب اہلسنت میں امام حسین علیہ السلام پر گریہ کے جواز اور استحباب پر دلالت کرنے والی صحیح حدیثوں کا مجموعہ

بقلم : سید تحسین حیدر

۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۴۴۲ ھ

نشر و اشاعت:شیعہ فیتھ (Shia Faith)

Contents

امام حسینؑ پر گریہ کی جزا جنت ہے: 4

حدیث کے اردو مترجم کا اشکال اور اسکا جواب: 8

سیوطی نے ابن ابی حاتم سے نقل کیا ہے کہ :تعدیل کے بہترین الفاظ، ثقہ، متقن، ثبت، حجۃ، عدل، حافظ و ضابط ہیں۔ 15

امام حسینؑ کی خبرِ شہادت ملنے پر رسول خدا(ص) کا گریہ کرنا: 24

حضرت ام سلمہؓ سے روایت: 24

حضرت انس بن مالک سے روایت: 40

حضرت ابو امامہ کی روایت: 56

رسول اکرمؐ اور امیرالمومنینؑ کا امام حسینؑ پر گریہ،رسول خدا کا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کو امام حسین کی شہادت کی خبر دینا: 66

نجی حضرمی سے روایت: 66

نبیؐ کریم نے جناب ام سلمہ کو خواب میں امام حسینؑ کی شہادت کی خبر دی اور امام حسینؑ پر کا گریہ کیا: 80

نبیؐ کریمؐ کا حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کو خواب میں امام حسینؑ کی شہادت کی خبر دینا،امام حسینؑ کے غم میں آپؐ کے بال بکھرے ہوئے اور لباس گرد آلود تھے: 90

حضرت ابن عباس علیہ السلام سے روایت: 90

عمار ابن ابو عمار سے روایت: 113

جس شخص نے خواب میں رسولؐ اکرم کو دیکھا اس نے بلا شبہ رسولؐ اکرم کو ہی خواب میں دیکھا: 117

صحیح بخاری کی حدیث: 117

مفتی تنظیم عالمی قاسمی اور محدث دہلوی کا اقرار: 121

ابن باز کا اقرار: 122

جِنات کا امام حسینؑ پر گریہ کرنا: 124

زمین اور آسمان کا گریہ: 131

امام حسینؑ کے قتل کے بعد رونما ہونے والے واقعات: 134

بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اسکے نیچے تازہ خون نکلتا: 139

شام میں پتھر کے نیچے سے تازہ خون نکلنا: 147

آسمان خون کے لوتھڑے کے مانند رہا: 154

جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا: 162

امام حسینؑ پر گریہ کی جزا جنت ہے:

فضائل الصحابة ،المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ):

حَدَّثنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِخَطِّ يَدِهِ: نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا الرَّبِيعُ بْنُ مُنْذِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَقُولُ: مَنْ دَمَعَتَا عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثْوَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ.

منذر بیان کرتے ہیں ،امام حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جسکی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو ہمارے غم میں ٹپک پڑا اللہ اسے جنت میں جگہ دے گا۔

[الكتاب: فضائل الصحابة ،المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ)

المحقق: د. وصي الله محمد عباس ،الناشر: مؤسسة الرسالة –

بیروت

الطبعة: الأولى، ١٤٠٣ - ١٩٨٣،ج 2 ص 575,حديث 1154]

https://shamela.ws/book/13136/1132

اردو اسکین

فضائل الصحابہ، ادارۃ اسلامیۃ لاہور کراچیِ ، تحقیق: شیخ وصی اللہ محمد

عباس،ترجمہ و توضیح :حافظ فیض اللہ ناصر، ص 407

امام حسین علیہ السلام پر گریہ اتنی عظیم عبادت ہے کہ پروردگار عالم نے اسکی جزا جنت رکھی ہے۔

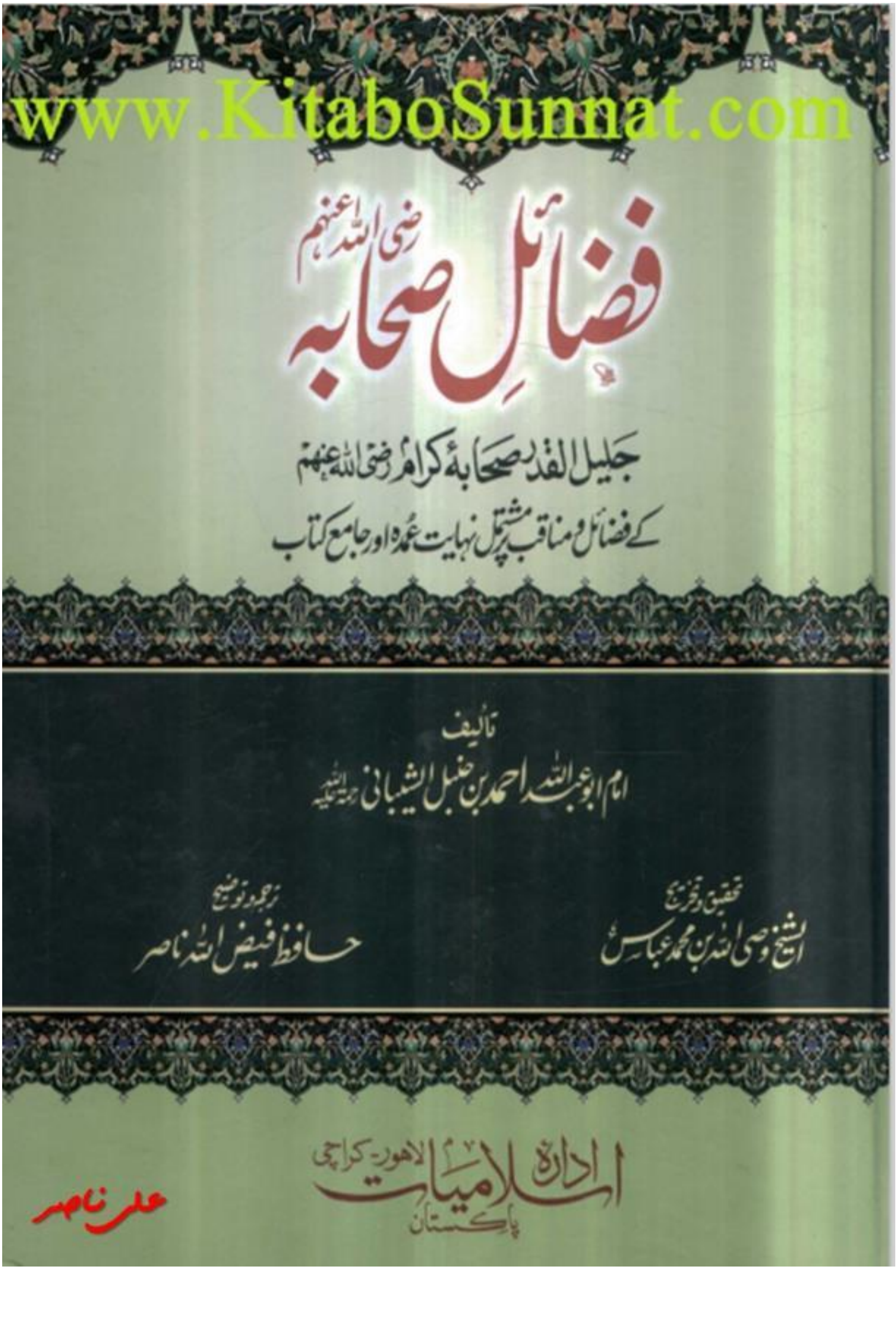
www.KitaboSunnat.com
فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم
جلیل القدر صحابۂ کرامؓ رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب
تالیف
امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق و تخریج
الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس
ترجمہ و توضیح
حافظ فیض اللہ ناصر
ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان
علی ناصر

اس کے متعلق علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کرو، وہ (میری بہ نسبت) زیادہ جانتے ہیں۔ تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! اس مسئلہ کے بارے میں میرے نزدیک آپ کا جواب علی رضی اللہ عنہ کے جواب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے بہت بری بات کہی ہے اور تو نے قابلِ ملامت حرکت کی ہے، تو نے ایسے شخص کو ناپسند کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن کے علم کو سراہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی جب کسی چیز کے بارے میں اشکال ہوتا تھا تو وہ ان ہی سے راہنمائی لیتے تھے۔

1154 ۔ مُنذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

مَنْ دَمَعَتَا عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثْوَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ . ❶

ہمارے حق میں جس شخص کی آنکھ سے ایک بھی آنسو یا ایک بھی قطرہ ٹپک پڑا؛ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ٹھہرائے گا۔

1155 ۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يُولَدُ لَكَ ابْنٌ قَدْ نَحَلْتُهُ اسْمِي وَكُنْيَتِي)) . ❷

تیرے ہاں بچے کی پیدائش ہوگی جسے میں اپنا نام اور اپنی کنیت دوں گا۔

1156 ۔ امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ صِغَارًا تَنْتَفِعُوا بِهِ كِبَارًا، تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لِيَصِيرَ لِذَاتِ اللّٰهِ . ❸

بچپن میں ہی علم حاصل کرلو؛ تاکہ بڑے ہوکر اس سے فائدہ اُٹھا سکو، اللہ کے غیر سے علم سیکھو؛ تاکہ وہ بھی اللہ کے لیے ہی ہو جائے۔

1157 ۔ ابوحرب بن ابواسود الدؤلی بیان کرتے ہیں کہ:

اشْتَكَى أَبُو الْأَسْوَدُ الْفَالِجَ، فَنُعِتَ لَهُ ثَعْلَبٌ، فَطَلَبْنَاهَا فِي خَرِبِ الْبَصْرَةِ، فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَبُو حَرْبِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، فَقَالَ: أَقْرِىءْ أَبَاكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فُلَانٍ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لَأَذُودَنَّ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ عَنْ حَوْضِ رَسُولِ اللّٰهِ رَايَاتِ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ، كَمَا تُذَادُ غَرِيبَةُ الْإِبِلِ عَنْ حِيَاضِهَا . ❹

ابوالاسود رحمہ اللہ کو فالج کی شکایت ہوگئی تو انہیں بہ طور علاج کسی نے لومڑ کا بتلایا۔ ہم اسے بصرہ کے ویرانوں سے تلاش کر کے لائے۔ پھر (ایک روز) میں چکر لگا رہا تھا تو میرا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے مجھے اشارہ کیا تو میں اس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ ابوحرب بن ابوالاسود۔ اس نے کہا: اپنے والد کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا کہ عبداللہ بن فلاں آپ کو سلام کہتا تھا اور یہ بھی

---

❶ [لم أجد أحمد بن اسرائيل والباقون ثقات] ذخائر العقبى للمحب الطبرى، ص: ١٩

❷ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد للخطيب: ١١/ ٢١٨، العلل المتناهية لابن الجوزى: ١/ ٢٤٥

❸ إسناده ضعيف.

❹ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمى: ٩/ ١٣٥

علی ناصر

حدیث کے اردو مترجم کا اشکال اور اسکا جواب:

مترجم نے باقی سند کے راویوں کی توثیق کی ہے سوائے احمد بن اسرائیل کے، کہتا ہے ہم نے اسکو نہیں پایا(یعنی مجہول ہے)مگر یہ درست نہیں ہے ۔

(۱) ذھبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں اس کا ترجمہ لکھا ہے اور اسکو حافظ،فقیہ اور بغداد کا شیخ العلماء کہا ہے ۔

(۲)خطیب بغدادی نے کہا:عارف و صدوق تھا ،سنن پر اسنے بڑی تصنیف کی ہے۔

838- 11/67- النجاد الإمام الحافظ الفقيه شيخ العلماء ببغداد أبو بكر أحمد بن سلمان بن الحسن بن إسرائيل البغدادي الحنبلي: ولد سنة ثلاث وخمسين ومائتين، سمع يحيى بن جعفر بن الزبرقان وأحمد بن ملاعب والحسن بن مكرم وأبا داود السجستاني وأبا بكر بن أبي الدنيا وأحمد بن محمد البرتي

وإسماعيل بن إسحاق وهلال بن العلاء وطبقتهم؛ قال الخطيب: كان صدوقًا عارفًا، صنف كتابًا كبيراً في السنن،

الكتاب: تذكرة الحفاظ

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

وضع حواشيه: زكريا عميرات

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان

الطبعة: الأولى، ١٤١٩ هـ- ١٩٩٨ م،ج 3 ص 57

https://al-maktaba.org/book/1583/593

كتاب
تذكرة الحفاظ

تأليف
الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨هـ

وضع حواشيه
الشيخ زكريا عميرات

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

جميع الحقوق محفوظة

جميع حقوق الملكية الادبية والفنية محفوظة لدار الكتب العلمية بيروت - لبنان ويحظر طبع أو تصوير أو ترجمة أو إعادة تنضيد الكتاب كاملاً أو مجزأً أو تسجيله على أشرطة كاسيت أو إدخاله على الكمبيوتر أو برمجته على اسطوانات ضوئية إلا بموافقة الناشر خطياً.

Copyright ©
All rights reserved

Exclusive rights by DAR al-KOTOB al-ILMIYAH Beirut - Lebanon. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means, or stored in a data base or retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

الطبعة الأولى

١٤١٩هـ - ١٩٩٨م

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

العنوان : رمل الظريف، شارع البحتري، بناية ملكارت
تلفون وفاكس : ٣٦٤٣٩٨ - ٣٦٦١٣٥ - ٦٠٢١٣٣ (١ ٩٦١) ٠٠
صندوق بريد: ١١ - ٩٤٢٤ بيروت - لبنان

DAR al-KOTOB al-ILMIYAH
Beirut - Lebanon

Address : Ramel al-Zarif, Bohtory st., Melkart bldg., 1st Floore.
Tel. & Fax : 00 (961 1) 60.21.33 - 36.61.35 - 36.43.98
P.O.Box : 11 - 9424 Beirut - Lebanon

Dar al-Kotob al-Ilmiyah - Publishing House
P.o.box : 11-9424 Beirut - Lebanon
ISBN 2-7451-2217-7
EAN 9782745122179
No 02218

للآثار محطًا على أهل القياس صالحًا ناسكًا متعبدًا، روى عنه عبد الملك بن مروان الميداني وأحمد بن عمار بن عصمة ويعقوب بن إسحاق النسفيون وأبو علي منصور بن عبد الله الهروي وأبو نصر أحمد بن محمد الكلاباذي وآخرون.

ولما دخل أبو القاسم الكعبي شيخ المعتزلة نسف أكرموه إلا عبد المؤمن الحافظ فلم يأت إليه، قال الكعبي: نحن نأتيه؛ فلما دخل لم يقم الحافظ ولا التفت من محرابه، فكسر الكعبي خجله بأن قال: بالله عليك أيها الشيخ لا تقم - يعني ودعا له قائمًا وانصرف. قال الحافظ جعفر المستغفري أنا أبو جعفر محمد بن علي النسفي قال شهدت جنازة الشيخ أبي يعلى رحمه الله بالموصل فغشينا أصوات طبول مثل ما يكون من العساكر حتى ظن جمعنا أن جيشًا قد قدم، فكنا نقول ليتنا صلينا عليه قبل أن يغشانا هذا، فلما اجتمع قاموا للصلاة وانصتوا هدأ الصوت كأن لم يكن، ثم إني رأيت في النوم كأن إنسانًا واقفًا (؟) على رأس درب أبي يعلى وهو يقول: أيها الناس من أراد منكم الطريق المستقيم فعليه بأبي يعلى - أو نحو هذا. مات أبو يعلى في جمادى الآخرة سنة ست وأربعين وثلاث مائة رحمه الله تعالى.

أخبرنا أحمد بن هبة الله بن أحمد عن عبد الرحيم بن أبي سعد أنا عثمان بن علي البيكندي أنا الحسن بن عبد الملك النسفي أنا جعفر بن محمد المستغفري أنا الحسن بن علي بن قدامة أنا عبد المؤمن بن خلف أنا الهيثم بن خالد أنا أبو عثمان سعيد بن المغيرة نا الفزاري عن يزيد بن السمط عن الحكم بن عبيد الأيلي عن القاسم عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من قرأ في ليلة تنزيل السجدة واقتربت وتبارك كن له نورًا أو حرزًا من الشيطان ورفع في الدرجات.

علي ناصر

٨٣٨ $\frac{٦٧}{١١}$ **النجاد الإمام الحافظ الفقيه شيخ العلماء ببغداد أبو بكر أحمد بن سلمان بن الحسن بن إسرائيل البغدادي الحنبلي**: ولد سنة ثلاث وخمسين ومائتين، سمع يحيى بن جعفر بن الزبرقان وأحمد بن ملاعب والحسن بن مكرم وأبا داود السجستاني وأبا بكر بن أبي الدنيا وأحمد بن محمد البرتي وإسماعيل بن إسحاق وهلال بن العلاء وطبقتهم؛ قال الخطيب: كان صدوقًا عارفًا، صنف كتابًا كبيرًا في السنن، وكان له بجامع المنصور حلقة قبل الجمعة للفتوى وحلقة بعدها للإملاء. حدث عنه أبو بكر القطيعي والدارقطني وابن شاهين والحاكم وابن منده وابن رزقويه وأبو الحسين بن بشران وأخوه أبو

---

٨٣٨ - تاريخ بغداد: ٤/ ١٨٩ - ١٩٢. ميزان الاعتدال: ١/ ١٠١. الوافي بالوفيات: ٦/ ٤٠٠. البداية والنهاية: ١١/ ٢٣٤. لسان الميزان: ١/ ١٨٠. شذرات الذهب: ٢/ ٣٧٦.

(۳) شعیب الارنووط نے بھی ذہبی کے ترجمہ کو مسند احمد کے حاشیہ میں نقل کیا ہے۔

فقال في جُملَة ما ذكر: سمعتُ «مسند» أحمدابن
أبي بكر بن مالك في مئة وخمسين جزءاً، فعَجِبَ أبو
وقال: مئة وخمسون جزءاً من حديث أحمد ابن حن
رأينا عندَ شيخٍ من شيوخنا جزءاً من حديث أحمدابن
ذٰلك، فكيف في هٰذا الوقت هٰذا «المسند» الجليل

ثم ذكر المديني كيف أن الحاكمَ لم يبدأ بتأليف
الصحيحين» إلا بعد أن أقام في بغداد أشهراً، وسمع
بكر بن مالك القَطِيعي.

ومن طريف ما ذكره أبو موسى المدينيُّ في شِدة حِرْصِ العلماء على سماع «المسند» وعنايتهم به بما رواه عن أبي بكر القطيعي ـ وهو الذي انتشر «المسند» عنه ـ قال: رأيتُ أبا بكر أحمد بن سلمان النَّجَّاد[1] في النوم وهو على حالة جميلة، فقلت: أيَّ شيء كان خَبَرُك؟ قال: كل ما تحبُّ، الزم ما أنت عليه وما نحن عليه، فإنَّ الأمرَ هو ما نحن عليه وما أنتم عليه، ثم قال: بالله إلا حَفِظْتَ هٰذا «المسند»، فهو إمامُ المسلمين وإليه يَرجِعون، وقد كنتُ قديماً أسألك بالله إن أعَرْتَ منه أكثر من جزء لمن تعرفه لِيَبقى.

ومما يُدهِشُ أيضاً أن بعضَهم قد حَفِظَه كُلَّه، فقد سُئِلَ الشيخ الإمام الحافظ أبو الحسين علي بن الشيخ الإمام الحافظ الفقيه محمد اليُونيني رحمهما الله تعالى ـ فيما رواه ابن الجَزَري[2] ـ: أنت تحفظُ الكُتُبَ الستّة؟ فقال: أحفَظُها وما أحفظها، فقيل له: كيف هٰذا؟ فقال: أنا أحفظُ «مسند»

---

(١) هو الإمام المحدث الحافظ الفقيه المفتي شيخ العراق، مترجم في «سير أعلام النبلاء» ١٥/٥٠٢.

(٢) في «المصعد الأحمد» ص٣٢ (مقدمة الجزء الأول لمسند أحمد).

علی ناصر

شعیب الارنووط نے حاشیہ میں اسکا ترجمہ سیر اعلام النبلا سے نقل کیا ہے۔

"هوالإِمَامُ المحدِّث الحَافظ الفَقِيْه المُفْتِي شَيْخُ العِرَاق"

[الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

(٦٧٣ - ٧٤٨ هـ)

المحقق: محمد أيمن الشبراوي

الناشر: دار الحديث، القاهرة - مصر

عام النشر: ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦ م, ج 10 ص 386]

https://al-maktaba.org/book/22669/5901

تعدیل کے بہترین الفاظ، ثقہ، متقن، ثبت، حجہ، عدل، حافظ و ضابط ہیں:

ابن أبي حاتم في ألفاظ الجرح والتعديل . وقد رتبها فأحسن . فألفاظ التعديل مراتب : أعلاها : ثقة أو متقن أو ثبت أو حجة ، أو عدل حافظ ، أو ضابط

سیوطی نے ابن ابی حاتم سے نقل کیا ہے کہ :تعدیل کے بہترین الفاظ، ثقہ، متقن، ثبت، حجہ، عدل، حافظ و ضابط ہیں۔

الكتاب: تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي

المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (ت ٩١١هـ)

حققه: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

الناشر: دار طيبة,ج 1 ص 404

https://shamela.ws/book/9329/382

تدريب الراوي

في شرح تقريب النواوي

تأليف

الحافظ جلال الدين السيوطي

رحمه الله

٨٤٩ - ٩١١هـ

حققه

أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

طبعة مزيدة ومنقحة

الجزء الأول

مكتبة الكوثر

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى - رمضان ١٤١٤هـ مصر
الطبعة الثانية - رجب ١٤١٥هـ بيروت

مزيدة ومنقحة

مكتبة الكوثر
الرياض - شارع العليا - مقابل أسواق طيبة
هاتف: ٤٥٤٥١٣٢

18 www.shiafaith.org Telegram:t.me/asnaashar12

الثالثة عشرة : في ألفاظِ الجَرْحِ والتعديل . وقد رَتبها ابن أبي حاتمٍ فأَحْسَن . فألفاظ التَّعدِيل مَرَاتبُ : أعْلاها : ثِقةٌ أوْ مُتْقنٌ أوْ ثبتٌ أوْ حُجةٌ . أو عدْلٌ حافظٌ . أوْ ضابِطٌ .

علي ناصر

والمقيدين[1] ، والذين[2] عرفت عدالتهم ، وصدقهم في ضبط أسماء السامعين .

قال : ثم من المعلوم أنه لا بد من صون الراوي وستره . انتهى .

وفي هذا المعنى قال ابن معوذ :

تروي الأحاديث عن كلِ مسامحة[3] وإنها لمعـــــانيها[4] مَعـــــانيها

(الثالثة عشرة : في ألفاظ الجرح والتعديل ، وقد رتبها ابن أبي حاتم) في مقدمة كتابه : الجرح والتعديل[5] ، وفصل طبقات ألفاظهم فيها (فأحسن) وأجاد .

(فألفاظ التعديل مراتب) ذكرها المصنف كابن الصلاح ، تبعاً لابن أبي حاتم أربعة ، وجعلها الذهبي ، والعراقي خمسة ، وشيخ الإسلام[6] ستة

(أعلاها) بحسب ما ذكره المصنف (ثقة ، أو متقنٌ ، أو ثبت ، أو حجة ، أو عدل حافظ ، أو) عدل (ضابط) .

وأما المرتبة التي زادها الذهبي ، والعراقي ، فإنها أعلى من هذه ، وهو : ما كرر فيه[7] أحد هذه الألفاظ المذكور إما بعينه ، كثقة ثقة ، أو لا : كثقة ثبت ، أو ثقة

(١) ف « والمقتدين » .
(٢) ح بدون الواو .
(٣) ف « شامخة » .
(٤) ف « إنّما يعانيها » .
(٥) (٣٧/٢) .
(٦) انظر لهم : مقدمة الميزان (٤/١) ، والتبصرة والتذكرة (٣/٢) والتقييد والإيضاح ص ١٥٧ ، ومقدمة التقريب ٧٤ ، ونزهة النظر ص ٧٠ .
(٧) لا يوجد في ح .

ذھبی کا اپنی کتاب میں اسکے نام کے ساتھ "حافظ" لگانا ہی اسکی سب سے بڑی تعدیل ہے، جسکو شعیب الارنووط نے بھی مسند امام احمد کے حاشئے میں ذکر کیا ہے۔

ذھبی نے مستدرک علیٰ الصحیحین کی تلخیص میں اس کی روایت کو بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے:

2291 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ قَالَا: ثنا أَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، قَالُوا ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا، أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 2291 - على شرط البخاري ومسلم

مترجم کو احمد بن اسرائیل کا ترجمہ نا ملنا تعجب خیز ہے۔

[الكتاب: المستدرك على الصحيحين

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات: الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في

أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم

دراسة وتحقيق: مصطفى عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤١١ – ١٩٩٠,ج 2 ص 52]

https://shamela.ws/book/2266/2381

اردو اسکین:

مستدرک علی الصحیحین، ترجمہ: شیخ حافظ ابوالفضل محمد شفیق الرحمان قادری

ط: شبیر برادرز لاہور، ج 2 ص 468

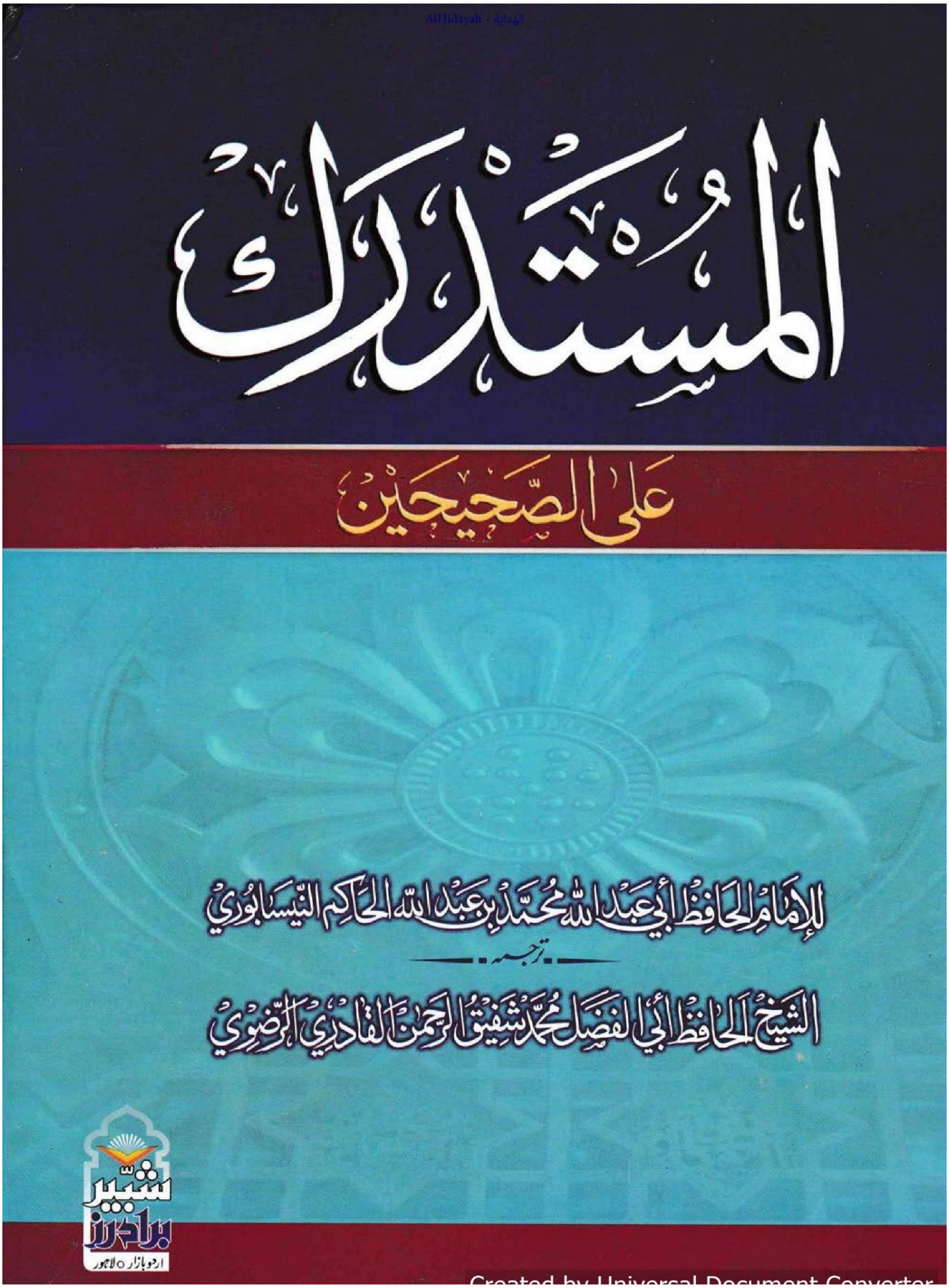
المستدرك
على الصحيحين
للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري
ترجمه
الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي
شبير برادرز
اردو بازار لاہور

وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمَاءِ، وَعَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ، وَاَنْ یَّبِیْعَ الرَّجُلُ اَرْضَهُ وَمَاءَهُ وَهٰذِهِ اَسَانِیْدُ کُلُّهَا صَحِیْحَةٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَاَحْسَنُ مَا فِی هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثُ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، وَهُوَ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اضافی) پانی بیچنے سے منع کیا ہے۔

❖•❖ یہ حدیث ایوب سے روایت کرنے میں حسین بن واقد منفرد ہیں اور یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

2290۔ اَخْبَرَنَا بَکْرُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ الصَّیْرَفِیُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِیُّ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی غُنْیَةَ حَدَّثَنِی اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشَّامَ فَکَانَ یَاْتِیْنَا اَنْبَاطٌ مِّنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِی الْبُرِّ وَالزَّیْتِ سِعْرًا مَّعْلُوْمًا وَاَجَلًا مَّعْلُوْمًا فَقِیْلَ لَهُ وَمِمَّنْ لَّهُمْ ذٰلِکَ قَالَ مَا کُنَّا نَسْاَلُهُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ملک شام میں غزوہ میں شریک تھے، ہمارے پاس شام کے نبطی (نصاریٰ) لوگ آیا کرتے تھے ہم ان کے ساتھ گندم اور زیتون کا ایک معین نرخ کے ساتھ ایک مخصوص مدت تک سودا کیا کرتے تھے ان سے پوچھا گیا: ان کے لئے یہ سودا کس کی طرف سے ہوا کرتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم ان سے یہ پوچھتے ہی نہیں تھے۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2291۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَیْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ بَالَوَیْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی الْعَنْبَرِیُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ

حدیث: 2290

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3466 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 14077

اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حدیث: 2291

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3460 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2199 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5030 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 2468 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10911

Created by Universal Document Converter

اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا، اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ (رضامندی کے ساتھ سوداختم) کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2292- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِىْ بَيْعَةٍ فَلَهُ اَوْكَسُهُمَا اَوِ الرِّبَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص ایک سودے میں دوسودے کرے اس کے لئے یاخسارہ ہوگا یاسود (یعنی وہ کسی طور بھی نقصان سے بچ نہیں سکے گا)

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2293- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ اَبِى الْعُمَيْسِ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اشْتَرَى الْاَشْعَثُ رَقِيْقًا مِّنْ رَقِيْقِ الْخُمُسِ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا، فَاَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَيْهِ فِىْ ثَمَنِهِمْ، فَقَالَ: اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ الَافٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُوْنُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ، فَقَالَ الْاَشْعَثُ: اَنْتَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ نَفْسِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ

حدیث: 2292

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3461 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4974 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10661 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 20461

حدیث: 2293

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3511 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10586 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4984 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 399 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 15185

Created by Universal Document Converter

امام حسینؑ کی خبرِ شہادت ملنے پر رسول خدا(ص) کا گریہ کرنا:

حضرت ام سلمہؓ سے روایت:

(1) الكتاب: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة

المؤلف: أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري

6755 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا- قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَائِمًا فِي بَيْتِي فَجَاءَ الْحُسَيْنُ يَدْرُجُ قَالَتْ: فَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَأَمْسَكْتُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَدْخُلَ فَيُوقِظَهُ. قَالَتْ: ثُمَّ غَفَلْتُ فِي شَيْءٍ فَدَبَّ فَدَخَلَ فَقَعَدَ عَلَى بَطْنِهِ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ نَحِيبَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَجِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ما علمت به. فقال: إِنَّمَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ- عَلَيْهِ السَّلَامُ- وَهُوَ عَلَى بَطْنِي قَاعِدٌ فَقَالَ لِي: أَتُحِبُّهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ أَلَا أُرِيكَ التُّرْبَةَ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى. قَال: فضرب بجناحه فأتاني هذه التربة. قالت:

فإذا فِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ: لَيتَ شِعْرِي مَنْ يَقْتُلُكَ بَعْدِي ". رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مُخْتَصَرًا عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ عَلَى الشَّكِّ.

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ،وہ فرماتی ہیں:پیغمبر اکرم اپنے گھر میں سو رہے تھے،اتنے میں امام حسین علیہ السلام گھر میں داخل ہوئےاور دورازے پے بیٹھ گئے،امام حسین علیہ السلام کی عمر اس وقت پانچ برس سے زیادہ نہیں تھی،جناب ام سلمہ کہتی ہیں :میں بھی دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ سوچ کر انکو روک لیا کہ انکے اندر جانے سے کہیں رسول اکرمؐ بیدار نہ ہو جائیں ،میرا دھیان کسی اور طرف گیا ہی تھا کہ امام حسینؑ گھٹنیوں کے بل چلتے ہوئے آپؐ کے حجرہ مبارک کے اندر داخل ہو گئے اور آپ کے شکم مبارک پر بیٹھ گئے،ام سلمہ فرماتی ہیں :میں نے رسول اکرم کے بلند گریہ (نحیب:سسکیوں کے ساتھ سخت گریہ،بلند آواز سے سسکیوں کے ساتھ رونا) کی آواز سنی ،اندر داخل ہو کر میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ کیا ہو گیا؟رسول اکرمؐ نے فرمایا:ابھی جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور حسینؑ میرے شکم پر بیٹھے ہوئے تھے،اس نے سوال کیا:کیا آپؐ اس سے

محبت کرتے ہیں؟تو میں نے کہا:ہاں،جبرائیل نے کہا:آپؐ کی امت انہیں قتل کرے گی،کیا آپؐ کو وہ خاک دکھاوں جس پر حسینؑ شہید ہونگے؟میں نے کہاں:ہاں!پس جبرائیل نے پر مارا اور میرے لئے وہ تربت لے آئے،جناب ام سلمہ فرماتی ہیں:اس وقت رسول اکرمؐ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی ،آپؐ رو رہے تھے اور کہ رہے تھے:کاش مجھے معلوم ہوتا کون تمہیں قتل کرے گا میرے بعد۔

[الكتاب: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة

المؤلف: أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري

تقديم: د أحمد معبد عبد الكريم

(عضو هيئة التدريس بجامعة الإمام محمد بن سعود سابقا)

المحقق: دار المشكاة للبحث العلمي بإشراف أبو تميم ياسر بن إبراهيم

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض - السعودية

الطبعة: الأولى، ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م,ج 7 ص 238]

https://shamela.ws/book/21765/3238#p1

كتاب

إتحاف الخيرة المهرة

بزوائد المسانيد العشرة

للإمام الحافظ شهاب الدين

أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري

تقديم فضيلة الشيخ الدكتور

أحمد معبد

عضو هيئة التدريس بجامعة

الإمام محمد بن سعود الإسلامية سابقاً

تحقيق

دار المشكاة للبحث العلمي

بإشراف

أبو تميم ياسر بن إبراهيم

المجلد السابع

دار الوطن للنشر

أبا عبد الله بشط الفرات . فقلت : ماذا يا أبا عبد الله ؟ فقال : دخلت على النبي ﷺ وعيناه تفيضان ، فقلت : يا نبي الله ، ما لعينيك تفيضان أغضبك أحد ؟ قال : بلى قام من عندي جبريل قبل قليل فحدثني أن الحسين يقتل بشط الفرات . قال : فهل لك أن أشمك من تربته ؟ فقلت : نعم فمد يده فقبض قبضة من تراب فأعطانيها فلم أملك عيناي أن فاضتا »[(١)] .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل[(٢)] وأبو يعلى[(٣)] بسند صحيح .

[٦٧٥٤/١] وعن عمار بن أبي عمار ، عن ابن عباس – رضي الله عنهما – قال : « رأيت النبي ﷺ فيما يرى النائم بنصف النهار وهو قائم أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم ، فقلت : بأبي [أنت][(٤)] وأمي يا رسول الله ما هذا ؟ قال : هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم . قال : [فأحصينا ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم][(٥)] »[(٦)] .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل[(٧)] وأحمد بن منيع وعبد بن حميد[(٨)] بسند صحيح .

[٦٧٥٤/٢] **زاد أحمد بن منيع[(٩)]** : عن عمار ، أن أم سلمة قالت : « سمعت الجن تنوح على الحسين » .

[٦٧٥٥] وعن أم سلمة – رضي الله عنها – قالت : « كان النبي ﷺ نائمًا في بيتي ، فجاء الحسين [يدرج][(١٠)] قالت : فقعدت على الباب ، فأمسكته مخافة أن يدخل فيوقظه . قالت : ثم غفلت في شيء فدب فدخل فقعد على بطنه ، قالت : فسمعت نحيب رسول الله ﷺ فجئت فقلت : يا رسول الله ، ما علمت به . فقال : إنما جاءني جبريل – عليه السلام – وهو على بطني قاعد ، فقال لي : أتحبه ؟ فقلت : نعم . قال : إن أمتك ستقتله ألا أريك التربة التي يقتل بها ؟ قال : فقلت : بلى . قال : فضرب [بجناحه][(١١)] فأتاني هذه التربة . قالت :

---

(١) قال الهيثمي في المجمع (١٨٧/٩) : رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ، ورجاله ثقات ، ولم ينفرد نجي بهذا .
(٢) مسند أحمد (٨٥/١) .
(٣) (٢٩٨/١ رقم ٣٦٣) .
(٤) من مسند أحمد .
(٥) في « الأصل ، م » : فحفظنا ذلك فوجدناه قبل ذلك ، والمثبت من مسند أحمد .
(٦) قال الهيثمي في المجمع (١٩٤/٩) : رواه أحمد والطبراني ، ورجال أحمد رجال الصحيح .
(٧) مسند أحمد (٢٤٢/١، ٢٨٣) .
(٨) المنتخب (٢٣٥ رقم ٧١٠) .
(٩) المطالب العالية (٢٥٩/٤ رقم ٣٩٦٣/١) .
(١٠) في « الأصل » : درج .
(١١) في « الأصل ، م » : بيده . والمثبت من المنتخب .

علي ناصر

[فإذا][1] في يده تربة حمراء وهو يبكي ويقول : ليت شعري من يقتلك بعدي »[2] .

رواه عبد بن حميد[3] **بسند صحيح** ، وأحمد بن حنبل[4] مختصرًا عن عائشة أو أم سلمة على الشك .

[٦٧٥٦] وعن سفيان قال : « وبلغني أن علي بن الحسين جاءه قوم فأثنوا عليه فقال : ويحكم ما أكذبكم وأجرأكم على الله ، نحن قوم من صالحي قومنا (وحسبنا)[5] أن نكون من صالحي قومنا » .

[**رواه**][6] **الحارث بن أبي أسامة**[7] **بسند منقطع** .

[٦٧٥٧/١] وعن أنس بن مالك - رضي الله عنه - قال : « استأذن ملك القطر ربه أن يزور النبي ﷺ فأذن له ، وكان في يوم أم سلمة ، فقال النبي ﷺ : يا أم سلمة ، احفظي علينا الباب لا يدخل علينا أحد . (فبينا)[8] هي على الباب إذ جاء الحسين بن علي ، فاقتحم ففتح الباب فدخل ، فجعل النبي ﷺ يلتزمه ويقبله فقال الملك : أتحبه ؟ قال : نعم . [قال : إن أمتك ستقتله ، إن شئت أريتك المكان الذي تقتله فيه . قال : نعم][9] قال : فقبض قبضة من المكان الذي قتل (فيه)[10] فأراه فجاء بسهلة - أو تراب أحمر - فأخذته أم سلمة فجعلته في [ثوبها][11] . قال ثابت : فكنا نقول أنها كربلاء »[12] .

رواه أبو يعلى[13] **وابن حبان في صحيحه**[14] .

---

(١) في « الأصل » : وإذا . والمثبت من « م » والمنتخب .
(٢) قال الهيثمي في المجمع (١٨٧/٩) : رواه أحمد ، ورجاله رجال الصحيح .
(٣) المنتخب (٤٤٢-٤٤٣ رقم ١٥٣٣) .
(٤) مسند أحمد (٢٩٤/٦) .
(٥) في البغية : تحسبنا . وهو تحريف .
(٦) سقطت من « الأصل » وأثبتها من « م » .
(٧) البغية (٢٩٨ رقم ٩٩٨) .
(٨) في « م » : فبينما .
(٩) سقطت من « الأصل ، م » وأثبتها من مسند أبي يعلى .
(١٠) في مسند أبي يعلى : به .
(١١) في « الأصل ، م » : تورها . والمثبت من مسند أبي يعلى وصحيح ابن حبان .
(١٢) قال الهيثمي في المجمع (١٨٧/٩) : رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني بأسانيد ، وفيها عمارة بن زاذان ، وثقه جماعة ، وفيه ضعف ، وبقية رجال أبي يعلى رجال الصحيح .
(١٣) (١٢٩/٦-١٣٠ رقم ٣٤٠٢) .
(١٤) (١٥/ ١٤٢ رقم ٦٧٤٢) .

علي ناصر

(2) الكتاب: فضائل الصحابة ,المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ):

1357 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّه قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّه بْنُ سَعِيد، عَنْ أَبِيه، عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: وَكِيعٌ شَكَّ هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا: " لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ: لِي إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ فَإِنْ شِئْتَ آتِيكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا قَالَ: فَأَخْرَجَ إِلَيَّ تُرْبَةً حَمْرَاءَ ".

حضرت ام سلمہ یا عائشہ سے روایت ہے رسولؐ اکرم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا، جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اس نے مجھ سے کہا: آپؐ کے اس صاحبزادے کو شہید کر دیا جائے گا، اگر آپؐ چاہیں تو آپ کے لئے اس جگہ کی مٹی بھی لا سکتا ہوں جس جگہ ان کی شہادت ہوگی۔ پھر اس نے مجھے سرخ مٹی نکال کر دی۔

]الكتاب: فضائل الصحابة

المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن

أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ)

المحقق: د. وصي الله محمد عباس

الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤٠٣ – ١٩٨٣,ج 2 ص 770]

https://al-maktaba.org/book/13136/1336

اردو اسکین

فضائل الصحابہ، ادارة اسلامية لاہور کراچی ، تحقیق: شیخ وصی اللہ محمد

عباس، ترجمہ و توضیح: حافظ فیض اللہ ناصر، ص 488 , ح 1357

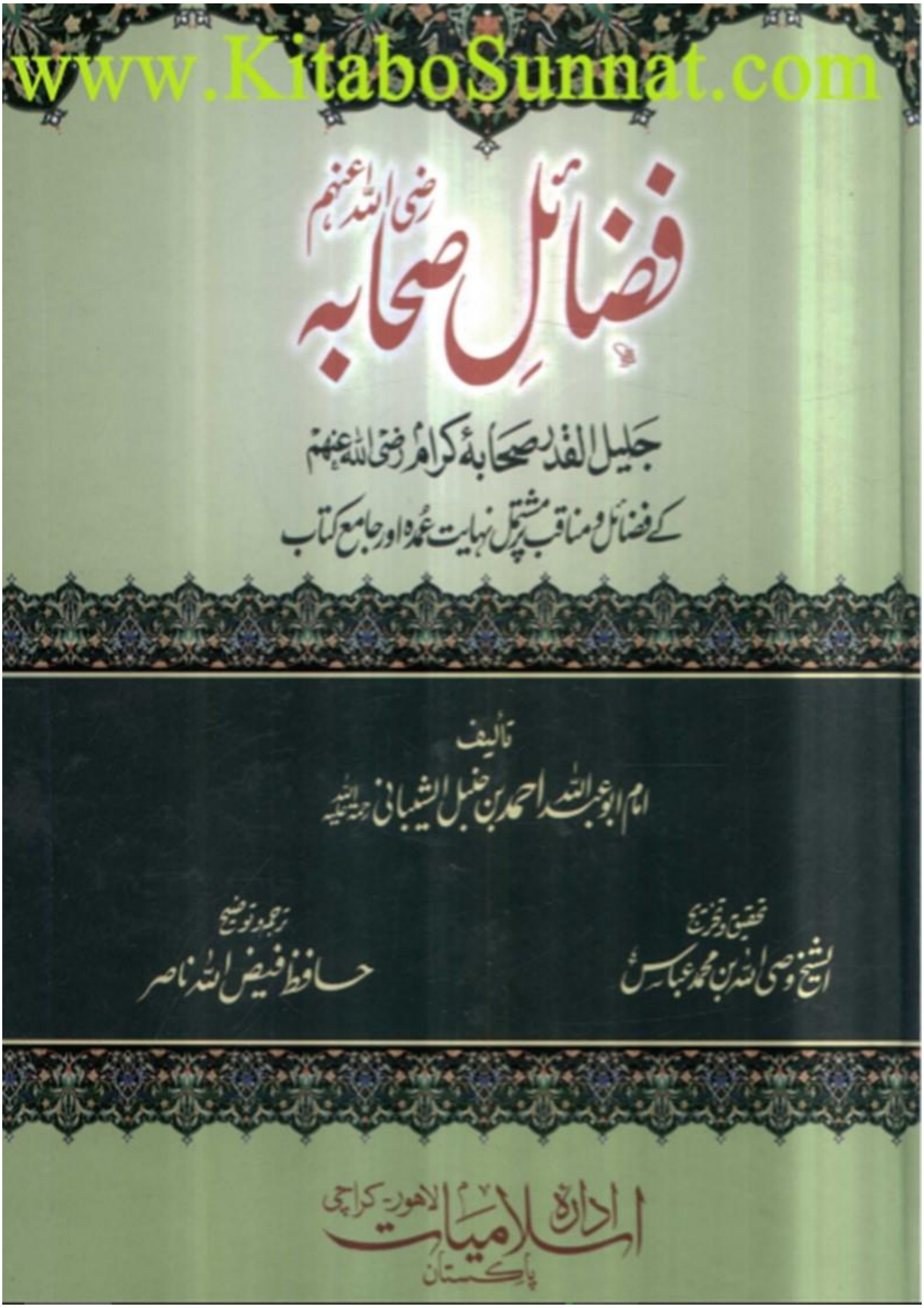
www.KitaboSunnat.com
فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم
جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب
تالیف
امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق و تخریج
الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس
ترجمہ و توضیح
حافظ فیض اللہ ناصر
ادارہ اسلامیات
لاہور۔ کراچی
پاکستان

رسول اللہ ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کو چوما، انہیں سینے سے لگایا اور انہیں سونگھنے لگے۔ آپ کے پاس ایک انصاری بیٹھا ہوا تھا، وہ یہ دیکھ کر بولا: میرا بھی ایک بیٹا ہے جو جوان ہو چکا ہے لیکن میں نے تو اسے کبھی نہیں چوما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی تمہارے دل سے ہمدردی چھین لی ہے تو اس میں میرا کیا گناہ ہے؟

1357 ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ فَإِنْ شِئْتَ آتِيكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا)) قَالَ: ((فَأَخْرَجَ إِلَيَّ تُرْبَةً حَمْرَاءَ)). ❶

میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا، جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اس نے مجھ سے کہا: آپ کے اس صاحبزادے حسین کو شہید کر دیا جائے گا، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مٹی بھی لا دیتا ہوں جس میں ان کی شہادت ہوگی۔ پھر اس نے مجھے سرخ مٹی نکال کر دی۔

1358 ۔ سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن:١٥] نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا)). ❷

رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آ گئے۔ ان دونوں نے سرخ قمیصیں زیب تن کر رکھی تھیں۔ وہ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ (منبر سے نیچے) اُترے اور ان دونوں کو اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا ہے کہ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ ''تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تو بس ایک آزمائش ہیں۔'' میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع کر دیا۔'' میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ گرتے پڑتے چلے آ رہے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہوا، یہاں تک کہ میں نے اپنی بات منقطع کی اور انہیں اُٹھا لیا۔

توضیح:...... وہ گرتے پڑتے آ رہے تھے، یعنی جب گرتے تو خود ہی اُٹھ کر چلنے لگ جاتے۔ یہ کسی بھی بچے کا ایسا انداز ہوتا ہے کہ جسے دیکھ کر انسان کا دل محبت سے سرشار ہو جاتا ہے اور پیار سے معمور ہو کر شفقت کے جذبات میں بہہ جاتا ہے اور فوراً آگے بڑھ کر اسے اُٹھا لیتا ہے، تاکہ وہ اس تک پہنچنے میں مزید مشقت نہ اُٹھائے۔ اس وقت یہی کیفیت، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، نبی ﷺ کی تھی، کہ آپ خطبہ چھوڑ کر اسی وقت نیچے اُترے اور انہیں اُٹھا لیا۔ یقیناً یہ دونوں اصحاب

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٢٩٤۔ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ١٨٧۔ المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١١٣۔ المستدرك للحاكم: ٣/ ١٧٦

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥/ ٣٥٤۔ سنن أبي داود: ١/ ٢٩٠۔ سنن الترمذي: ٥/ ٦٥٨۔ سنن النسائي: ٣/ ١٠٨۔ سنن ابن ماجه: ٢/ ١١٩٠

علی ناصر

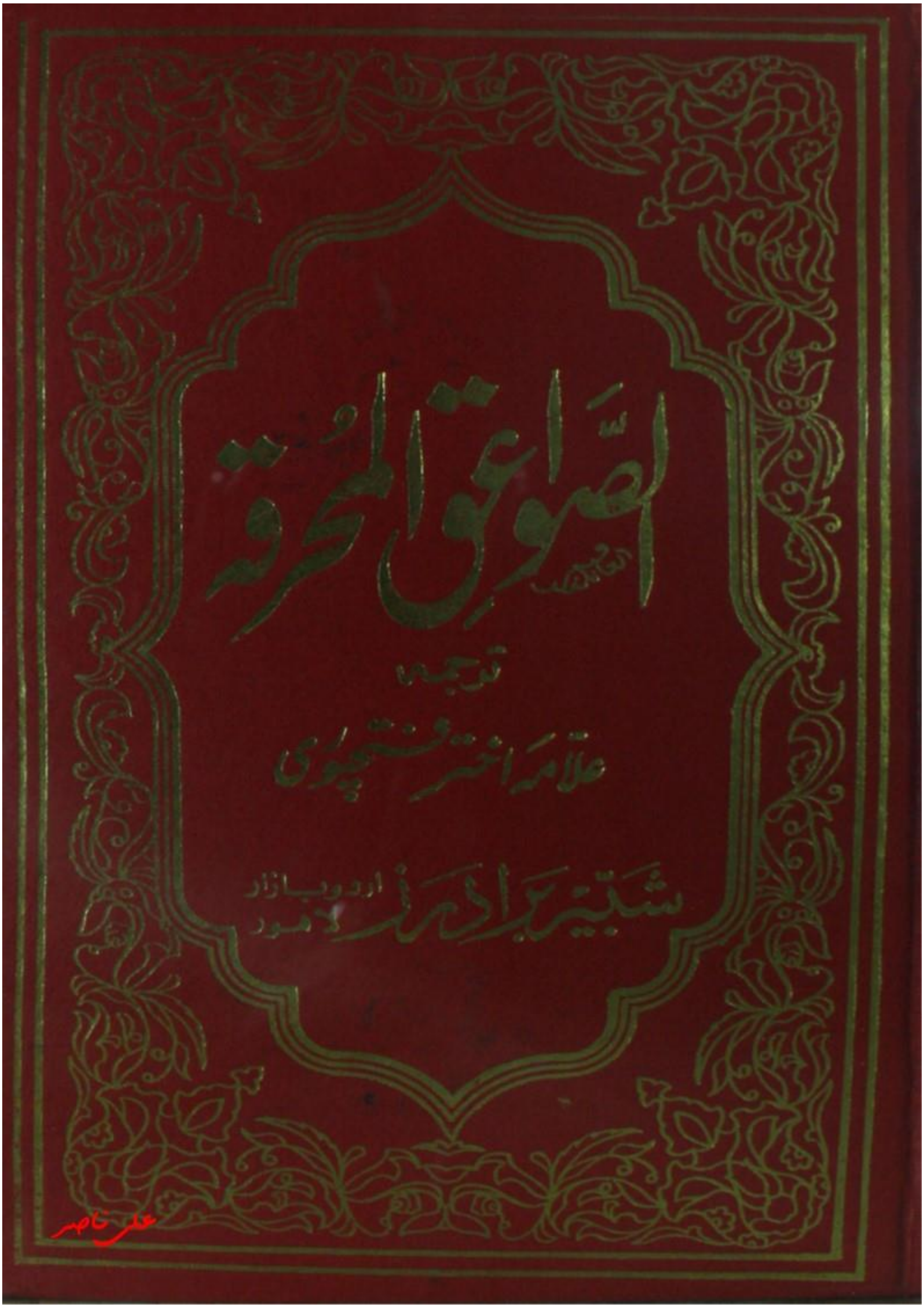
الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز اردو بازار لاہور
علی ناصر

ابن سعد نے عمران بن سلیمان سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں۔ عرب جاہلیت میں یہ دونوں نام رکھا کرتے تھے۔

۲۸۔ ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طف میں مارا جائے گا اور وہ میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لایا اور بتایا کہ اس جگہ وہ قتل ہو کر پڑا ہو گا۔

۲۹۔ ابو داؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت الحرث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل نے مجھے آکر بتایا کہ میری امت میرے اس بیٹے یعنی حسین کو عنقریب قتل کریگی اور وہ میرے پاس سرخ مٹی بھی لایا۔

احمد نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ اس نے مجھے کہا کہ تیرا یہ بیٹا یعنی حسین قتل ہو گا اور اگر آپ چاہیں تو میں اس جگہ کی مٹی آپ کو دکھاؤں جہاں یہ قتل ہو گا۔ آپ نے فرمایا پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی۔

۳۰۔ بغوی نے اپنی معجم میں حضرت انس کی حدیث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بارش کے فرشتے نے میری زیارت کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تو اللہ تعالےٰ نے اسے اجازت عطا فرما دی۔ اس روز حضرت ام سلمہ کی باری تھی۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا دروازے کی نگرانی کرنا تاکہ کوئی آدمی داخل نہ ہو۔ ابھی وہ دروازے پر ہی تھیں کہ حضرت

علی ناصر
marfat.com

1391 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا حَجَّاجٌ، نا حَمَّادٌ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ مَعِي فَبَكَى، فَتَرَكْتُهُ فَدَنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِبْرِيلُ أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أُرِيتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَإِذَا الْأَرْضُ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ.

حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں: جبرائیلؑ نبیؐ کے پاس موجود تھے اور حسینؑ میرے ساتھ تھے، وہ رونے لگ گئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا، وہ نبیؐ کے پاس چلے گئے، تو جبرائیلؑ نے کہا: اے محمد! کیا آپؐ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبرائیل نے کہا: یقیناً آپ کی امت عنقریب اسے شہید کر دے گی اور اگر آپؐ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جس میں انکی شہادت ہوگی، پھر انہوں نے آپ کو وہ مٹی دکھائی تو وہ اس زمین کی تھی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

[الكتاب: فضائل الصحابة

المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن

أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ)

المحقق: د. وصي الله محمد عباس

الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤٠٣ – ١٩٨٣,ج 2 ص 782]

https://shamela.ws/book/13136/1370

اردو اسکین

فضائل الصحابہ، ادارۃ اسلامیۃ لاہور کراچی، تحقیق: شیخ وصی اللہ محمد

عباس، ترجمہ و توضیح: حافظ فیض اللہ ناصر، ح 1391

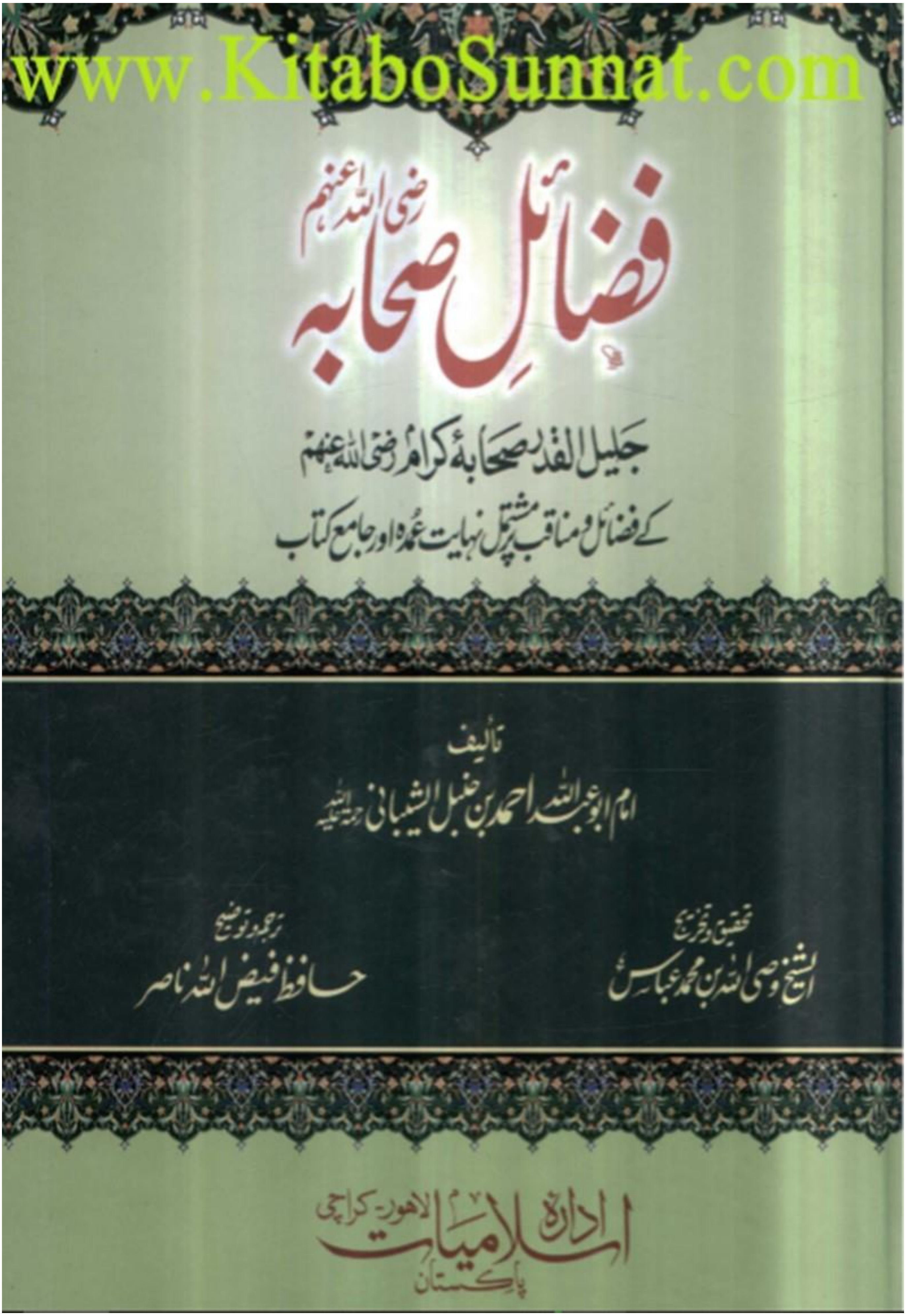
www.KitaboSunnat.com
فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم
جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب
تألیف
امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق و تخریج
الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس
ترجمہ و توضیح
حافظ فیض اللہ ناصر
ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)). ❶

میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب ان سے ایک آدمی نے مچھر کے خون (یعنی مچھر مارنے کے گناہ) کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا: تیرا تعلق کن سے ہے؟ اس نے جواب دیا: اہل عراق سے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ جگر کو شہید کر دیا ہے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: یہ دونوں (یعنی سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

توضیح:...... سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے بیشتر لوگ کوفہ کے باشندے تھے، جو اس وقت عراق کا دارالخلافہ ہوا کرتا تھا۔ انہی لوگوں نے بار بار خطوط لکھ کر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا تھا اور اپنی وفاداریوں کا یقین دلایا تھا، لیکن جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو ان لوگوں نے اپنی وفاداریاں بدل لیں اور آپ کے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ کے مقابلے میں آ کھڑے ہوئے۔ ایسے بدکردار و بدطینت لوگوں کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

أتـرجـو أمة قتـلـت حسيناً   شـفـاعة جده يوم الحساب

''جن لوگوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے، کیا وہ روز حساب ان کے نانا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت کی اُمید رکھیں گے؟''

1391۔ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْحُسَيْنُ مَعِي فَبَكَى، فَتَرَكْتُهُ فَدَنَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ جِبْرِيلُ: أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أُرِيتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَإِذَا الْأَرْضُ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ. ❷

جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور حسین میرے ساتھ تھے، وہ رونے لگ گئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا: یقیناً آپ کی اُمت عنقریب اسے شہید کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جس میں ان کی شہادت ہوگی۔ پھر انہوں نے آپ کو وہ مٹی دکھلائی تو وہ اس زمین کی تھی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

1392۔ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نعش مبارک آئی تو سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کوفیوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، غَرُّوهُ وَذَلُّوهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ غُدَيَّةً بِبُرْمَةٍ قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فِيهَا عَصِيدَةً، تَحْمِلُهَا فِي طَبَقٍ لَهَا حَتَّى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟)) قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ، قَالَ: ((اذْهَبِي فَادْعِيهِ،

❶ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١٣٧ ـ سنن الترمذي: ٥/ ٦٥٧ ـ مسند أبي داود الطيالسي: ٢/ ١٩٢

❷ [إسناده حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١١٤ ـ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ١٨٩

علي ناصر

حضرت انس بن مالک سے روایت:

(1) كتاب: المسند (تحقيق: أحمد شاكر - حمزة الزين)

المؤلف :الإمام ابن حنبل؛ أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد الله، الشيباني الوائلي:

13794 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنسٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: " احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ "، فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَوَثَبَ حَتَّى دَخَلَ، فَجَعَلَ يَصْعَدُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: أَتُحِبُّهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نَعَمْ "، قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَرَاهُ تُرَابًا أَحْمَرَ، فَأَخَذَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ذَلِكَ التُّرَابَ فَصَرَّتْهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهَا، قَالَ: " فَكُنَّا نَسْمَعُ يُقْتَلُ بِكَرْبَلَاءَ "

حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش کے ذمے دار فرشتے نے اللہ تعالی سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی ،اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی،نبیؐ نے اس موقع پر حضرت ام سلمہ سے فرمایا:دروازے پر اس چیز کا خیال رکھو کہ ہمارے پاس کوئی اندر نہ آنے پائے ،تھوڑی دیر میں حضرت امام حسینؑ آئے اور گھر میں داخل ہونا چاہا،حضرت ام سلمہ نے انکو روکا تو وہ کود کر اندر داخل ہو گئے اور جاکر نبیؐ کی پشت پر بیٹھنے لگے،اس فرشتے نے نبیؐ سے پوچھا کہ کیا آپؐ کو اس سے محبت ہے؟نبی کریمؐ نے فرمایا:ہاں!تو فرشتے نے کہا کہ یاد رکھیئے!آپ کی امت اسے قتل کر دے گی ،اگر آپ چاہیں تو میں آپؐ کو وہ جگہ بھی دکھا سکتا ہوں جہاں یہ شہید ہونگے ،یہ کہ کر فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی آ گئی،حضرت ام سلمہ نے وہ مٹی لے کر اپنے دوپٹے میں باندھ لی۔

[كتاب: المسند (تحقيق: أحمد شاكر - حمزة الزين)

المؤلف :الإمام ابن حنبل؛ أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد الله، الشيباني الوائلي

المحقق: أحمد شاكر - حمزة الزين

حالة الفهرسة: غير مفهرس

الناشر: دار الحديث

سنة النشر: 1416 – 1995, ج 11 ص 274[

https://ar.pdf.lib.efatwa.ir/90859/11/274

اردو اسکین:

مسند امام احمد بن حنبل، ترجمہ: مولانا محمد ظفر اقبال،ط:مکتب رحمانیہ، ج 5 ص 810

43 www.shiafaith.org Telegram:t.me/asnaashar12

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

حمزة أحمد الزين

الجزء الحادي عشر

من الحديث ١٢٧١٨

إلى الحديث ١٤٧٩٤

دار الحديث

القاهرة

علي ناصر

١٣٧٢٧ـ **حدثنا** معاوية بن عمرو ثنا زائدة ثنا عمرو بن عبد الله بن وهب ثنا زيد العمى عن أنس بن مالك عن النبى ﷺ قال « من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال ثلاث مرات أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله فتحت له من الجنة ثمانية أبواب من أيها شاء دخل».

١٣٧٢٨ـ **حدثنا** سليمان بن حرب ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ «يبقى من الجنة ما شاء الله أن يبقى فينشئ الله لها خلقا ما شاء».

١٣٧٢٩ـ **حدثنا** عبد الصمد بن حسان قال أنا عمارة يعنى ابن زاذان عن ثابت عن أنس قال: استأذن ملك المطر أن يأتى رسول الله ﷺ فأذن له فقال لأم سلمة «احفظى علينا الباب لا يدخل أحد» فجاء الحسين بن على رضى الله تعالى عنهما فوثب حتى دخل فجعل يصعد على منكب النبى ﷺ فقال له الملك أتحبه قال النبى ﷺ «نعم» قال: فإن أمتك تقتله وإن شئت أريتك المكان الذى يقتل فيه قال: فضرب بيده فأراه ترابا أحمر فأخذت أم سلمة ذلك التراب فصرته فى طرف ثوبها قال فكنا نسمع يقتل بكربلاء.

(١٣٧٢٧) **إسناده ضعيف**، لأجل زيد بن الحواري العمي، فقد ضعفه الترمذي ٧٨/١ رقم ٥٥ في الطهارة/ ما يقال بعد الوضوء، وهو عند النسائي ٩٣/١ رقم ١٤٨ وذكروا له روايات أخرى وصححوها، فيرقى الحديث إلى الحسن.

علي ناصر

(١٣٧٢٨) **إسناده صحيح**، وقد رواه البخاري ٣٦٩/١٣ رقم ٧٣٨٤ (فتح) في التوحيد، ومسلم في الجنة ٢١٨٨/٤ رقم ٢١٤٨، وابن حبان ٤٨٥/١٦ رقم ٧٤٤٨ (الاحسان) وليس معنى الحديث زوال أهل الجنة، وإنما معناه أنه لتوسع الجنة المستمر يخلق الله خلقاً يعيشون في ذلك التوسع ولله في خلقه شؤن.

(١٣٧٢٩) **إسناده صحيح**، وقد أخرجه ابن حبان ٥٥٤ رقم ٢٢٤١ (موارد) والبيهقي في الدلائل ٤٦٩/٦.

جلد پنجم

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(مترجم)

حدیث نمبر: ۱۰۹۹۸ تا حدیث نمبر: ۱۴۱۵۷

مؤلف: حضرت الامام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

علی ناصر

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

مخلوق کو پیدا کر کے جنت کے باقی ماندہ حصے میں اسے آباد کر دے گا۔

(١٣٨٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَوَثَبَ حَتَّى دَخَلَ فَجَعَلَ يَصْعَدُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُهُ وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَرَاهُ تُرَابًا أَحْمَرَ فَأَخَذَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ذَلِكَ التُّرَابَ فَصَرَّتْهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهَا قَالَ فَكُنَّا نَسْمَعُ يُقْتَلُ بِكَرْبَلَاءَ [راجع: ١٣٥٧٣].

(١٣٨٣٠) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش کے ذمے دار فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی، نبی علیہ السلام نے اس موقع پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دروازے پر اس چیز کا خیال رکھو کہ ہمارے پاس کوئی اندر نہ آنے پائے، تھوڑی دیر میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آئے اور گھر میں داخل ہونا چاہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں روکا تو وہ کود کر اندر داخل ہو گئے اور جا کر نبی علیہ السلام کی پشت پر، مونڈھوں اور کندھوں پر بیٹھنے لگے، اس فرشتے نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس سے محبت ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! تو فرشتے نے کہا کہ یاد رکھئے! آپ کی امت اسے قتل کر دے گی، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ بھی دکھا سکتا ہوں جہاں یہ شہید ہوں گے، یہ کہہ کر فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی آ گئی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے کر اپنے دوپٹے میں باندھ لی۔

(١٣٨٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ ثَلَاثَ حَصَيَاتٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً ثُمَّ وَضَعَ أُخْرَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَمَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ وَذَاكَ أَمَلُهُ الَّتِي رَمَى بِهَا

علی ناصر

(١٣٨٣١) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے تین کنکریاں لیں اور ان میں سے ایک کو، پھر دوسری کو، پھر تیسری کو، زمین پر رکھ کر فرمایا یہ ابن آدم ہے، یہ اس کی موت ہے، اور یہ اس کی امیدیں ہیں۔

(١٣٨٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ تَعَالَ نُؤْمِنْ بِرَبِّنَا سَاعَةً فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ فَغَضِبَ الرَّجُلُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَى إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ يُرَغِّبُ عَنْ إِيمَانِكَ إِلَى إِيمَانِ سَاعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِنَّهُ يُحِبُّ الْمَجَالِسَ الَّتِي تُبَاهَى بِهَا الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَام

(١٣٨٣٢) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب اپنے کسی ساتھی سے ان کی ملاقات ہوتی تو اس سے کہتے کہ آؤ، تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان لے آئیں، ایک دن انہوں نے یہی بات ایک آدمی سے کہی

(2) صحيح ابن حبان: المسند الصحيح على التقاسيم والأنواع من غير وجود قطع في سندها ولا ثبوت جرح في ناقليها:

٤٨٥٥ - أَخبَرنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ :حَدثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخ، قَالَ :حَدثنا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، قَالَ :حَدثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ :اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ ربَّه أَنْ يَزُورَ النَّبِيَّ صلى الله عَلَيه وسَلم، فَأَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِي يَوْمِ أُمِّ سلَمَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عَلَيه وسَلم" :احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لاَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ"، فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ بنُ عَلِيٍّ فطَفَرَ، فَاقْتَحَمَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّب عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صلى الله عَلَيه وسَلم، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يتَلَثَّمهُ وَيُقَبِّلهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ :أَتُحِبُّه؟ قَالَ" :نَعَمْ"، قَالَ :أَمَا إِنَّ أُمَّتك سَتَقْتُلُهُ، إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيه؟ قَالَ" :نَعَمْ"، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، فَأَرَاهُ إِيَّاه، فَجَاءَهُ بِسهْلَةٍ أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سلَمَةَ، فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا.

قَالَ ثَابِتٌ :كُنَّا نقُولُ: إِنَّها كَرْبَلاَءُ] .٦٧٤٢[

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں:ایک مرتبہ بارش کے فرشتے نے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ نبیؐ اکرم کی خدمت میں حاضر ہو،پروردگار نے اسکو اجازت دے دی،نبیؐ اکرم اس دن ام المومنین جناب ام سلمہ کے یہاں تھے،نبیؐ اکرم نے ان سے کہا کہ دروازے پر خیال رکھنا کہ کوئی اندر داخل ہونے پائے ،اس لئے ام المومنین جناب ام سلمہ دروازے پر ہی موجود تھیں کہ اسی وقت حضرت امام حسین علیہ السلام داخل ہوئے ،انھوں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئے اور نبیؐ کی پشت پر چڑھنے لگے ،نبیؐ اکرم انھیں لپٹانے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے،فرشتے نے نبیؐ اکرم سے دریافت کیا:کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں ؟ نبیؐ اکرم نے جواب دیا:ہاں!فرشتے نے جواب دیا لیکن آپؐ کی امت انھیں شہید کر دے گی اور اگر آپؐ چاہیں تو میں آپکو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انھیں شہید کیا جائے گا،نبیؐ اکرم نے کہا :دکھاو وہ مقام،تو اس فرشتے نے اس جگہ کی مٹی لی جہاں امام حسینؑ کو شہید کیا جانا تھا اور نبیؐ اکرم کو دکھائی وہ نرم اور باریک

مٹی تھی (راوی کو شک ہوا شائد یہ الفاظ تھے) سرخ مٹی لایا تھا۔جناب ام سلمہ نے وہ مٹی اپنے کپڑے میں رکھ لی۔

ثابت کہتے ہیں :ہم کہا کرتے تھے وہ زمین کربلا ہے۔

[الكتاب: صحيح ابن حبان: المسند الصحيح على التقاسيم والأنواع من غير وجود قطع في سندها ولا ثبوت جرح في ناقليها

المؤلف: أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد التميمي البُستي (ت ٣٥٤ هـ)

المحقق: محمد علي سونمز، خالص آي دمير

الناشر: دار ابن حزم - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤٣٣ هـ - ٢٠١٢ م, ج 6 ص 51]

https://shamela.ws/book/537/5270

اردو اسکین:

الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان,

ط:شبیر برادرز اردو بازار لاھور,ج 7 ص 376

www.KitaboSunnat.com

لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو‘ اگر میں عـ
خطاب ﷜ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ!
دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو‘ کیونکہ اس کے کچ
کو‘ ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے‘ و
جائے گا وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے‘ جس طرح تیـ
وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے کونے کا جائزہ لیا جاتا ہے‘ تو وہا
جگہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے‘ تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے نصـ
وہاں کچھ نہیں ملتا جو گوبر اور خون پر سبقت لے گیا ہو (نبی اکر
جس کا ایک بازو عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا اور وہ تھرتھرا۔
اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری ﷜ بیان کرتے ہیں: میں اس
ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں: حضرت علی بن
حضرت علی ﷜ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی ﷜ نے اس شخص
گیا اور میں نے اس کا جائزہ لیا تو وہ بالکل ویسا ہی تھا‘ جس طر

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَتْلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ابْنَ ابْنَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس امت کے نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حضرت امام حسین ﷜)
کو قتل (شہید) کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ اَنْ يَزُورَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِي يَوْمِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ، فَبَيْنَمَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَظَفِرَ، فَاقْتَحَمَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَتَلَثَّمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: اَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، اِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، فَاَرَاهُ اِيَّاهُ، فَجَاءَهُ بِسَهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ، فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
AlHidayah - الهداية

52 www.shiafaith.org Telegram:t.me/asnaashar12

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ثَابِتٌ: كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّهَا كَرْبَلَاءُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بارش کے فرشتے نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو تو پروردگار نے اسے اجازت دیدی۔ نبی اکرم ﷺ اس دن سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا دروازے کا خیال رکھنا کوئی بھی شخص اندر نہ آئے تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابھی دروازے پر موجود تھیں کہ اسی دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) وہ آ گئے انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر آ گئے وہ نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر چڑھنے لگے نبی اکرم ﷺ انہیں ساتھ لپٹانے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے۔ فرشتے نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔ فرشتے نے کہا: لیکن آپ ﷺ کی امت تو انہیں شہید کر دے گی اگر آپ ﷺ چاہیں تو میں آپ ﷺ کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تو اس فرشتے نے اس جگہ کی مٹھی بھر مٹی لی جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانا تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کو دکھائی وہ فرشتہ نرم (یعنی باریک) مٹی لے کر آیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ مٹی لایا تھا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے لی اور اسے اپنے کپڑے میں رکھ لیا۔

علی ناصر

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ الْعَجَمَ مِنْ اَهْلِ خُوْزَ وَكِرْمَانَ

خوز اور کرمان سے تعلق رکھنے والے عجمیوں کے ساتھ مسلمانوں کے جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

6742– حديث حسن، إسناده ضعيف، عمارة بن زادان مختلف فيه ضعفه الدارقطني وابن عمار الموصلي والساجي، وقال الأثرم عن أحمد: يروى عن ثابت عن أنس مناكير، وقال البخاري: ربما يضطرب في حديثه، وقال الآجري عن أبي داود: ليس بذاك، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به ليس بالمتين، ووثقه المؤلف والعجلي ويعقوب بن سفيان ورواية عن أحمد، وقال ابن معين: صالح، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وقال ابن عدي: هو عندي لا بأس به ممن يكتب حديثه، وباقي رجال السند رجال الصحيح. وأخرجه أبو يعلى "3402"، والطبراني "2813" من طرق عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/242 و265، والبزار "2642"، والطبراني "2813"، والبيهقي في "الدلائل" 6/469، وكذا أبو نعيم "492" من طرق عن عمارة بن زادان، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/187 ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى والبزار والطبراني وقال: عمارة بن زادان وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجال أبي يعلى رجال الصحيح. وفي الباب عن علي عند أحمد 1/85، وفي سنده نجي لم يوثقه غير المؤلف. وعن أم سلمة عند ابن أبي شيبة 15/97_98، والطبراني "2817" و"2819"و"2820"و"2821"، وقال الهيثمي: 9/189: ورجال أحد أسانيد الطبراني ثقات. وعن أبي أمامة عند الطبراني في "الكبير" "8096" وحسن إسناده الذهبي في "السير" 3/289، وقال الهيثمي 9/189: ورجاله موثقون، وفي بعضهم ضعف. وعن عائشة أو أم سلمة عند أحمد 6/294، ورجاله ثقات رجال الشيخين. وعن أم الفضل بنت الحارث، عند الحاكم 3/176_177 وفي سنده انقطاع وضعف. وعن أبي الطفيل عند الطبراني، وحسن إسناده الهيثمي 9/190.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
AlHidayah - الهداية

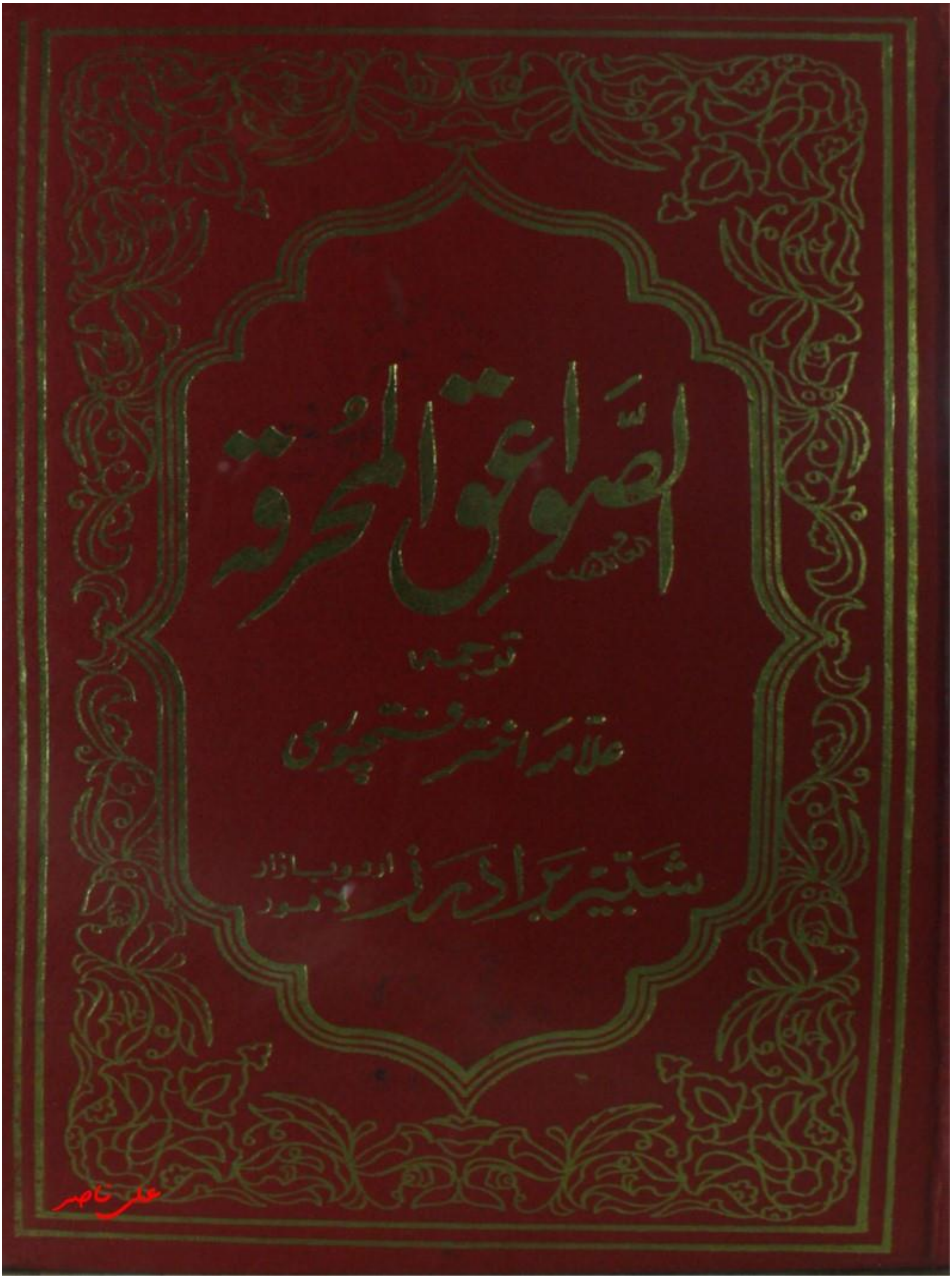
الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز
اردو بازار
لاہور
علی ناصر

ابن سعد نے عمران بن سلیمان سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں۔ عرب جاہلیت میں یہ دونوں نام رکھا کرتے تھے۔

۲۸ :۔ ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طف میں مارا جائے گا اور وہ میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لایا اور بتایا کہ اس جگہ وہ قتل ہو کر پڑا ہو گا۔

۲۹ :۔ ابو داؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت الحرث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل نے مجھے آکر بتایا کہ میری امت میرے اس بیٹے یعنی حسین کو عنقریب قتل کریگی اور وہ میرے پاس سرخ مٹی بھی لایا۔

احمد نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ اس نے مجھے کہا کہ تیرا یہ بیٹا یعنی حسین قتل ہوگا اور اگر آپ چاہیں تو میں اس جگہ کی مٹی آپ کو دکھاؤں جہاں یہ قتل ہوگا۔ آپ نے فرمایا پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی۔

۳۰ :۔ بغوی نے اپنی معجم میں حضرت انس کی حدیث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بارش کے فرشتے نے میری زیارت کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرما دی۔ اس روز حضرت ام سلمہ کی باری تھی۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا دروازے کی نگرانی کرنا تاکہ کوئی آدمی داخل نہ ہو۔ ابھی وہ دروازے پر ہی تھیں کہ حضرت

علی ناصر
marfat.com

حسین اندر گھس آئے اور چھلانگ لگا کر آپ پر سوار ہو گئے۔ اور حضور علیہ السلام انہیں چومنے لگے۔ تو فرشتے نے آپ سے کہا کیا آپ کو ان سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں۔ فرشتے نے کہا عنقریب آپ کی اُمت اسے قتل کرے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں یہ قتل ہوگا۔ اس نے آپ کو وہ جگہ دکھائی اور سرخ مٹی بھی لے کر آیا۔ ام سلمہ نے اُسے لیکر کپڑے میں باندھ لیا۔ ثابت کہتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ جگہ کربلا ہے۔

ابو حاتم نے اسے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے اور احمد نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ اور عبد بن حمید اور ابن احمد نے بھی ایسی ہی ایک روایت بیان کی ہے۔ لیکن اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ وہ فرشتہ جبریل تھا۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ دو واقعے ہیں اور دوسری میں یہ اضافہ بھی ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا کرب وبلا کی خوشبو آتی ہے۔ سہلۃ بکسر الاول سخت ریت کو کہتے ہیں۔ جو باریک اور نرم نہ ہو۔

الملا کی روایت اور ابن احمد کی زیادۃ المسند میں ہے کہ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ پھر آپ نے وہ مٹی مجھے دے دی۔ اور فرمایا کہ یہ اس زمین کی مٹی ہے جہاں اسے قتل کیا جائے گا جب یہ مٹی لہو ہو جائے تو سمجھ لینا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے اس مٹی کو ایک بوتل میں رکھ دیا اور میں کہا کرتی تھی کہ ایک دن یہ خون میں تبدیل ہو جائے گی۔ وہ بہت بڑا دن ہوگا۔ اور حضرت ام سلمہ ہی کی روایت میں ہے کہ قتل

علی ناصر

marfat.com

حضرت ابو امامہ کی روایت:

المعجم الكبير,المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ):

8096 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ: «لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ» - يَعْنِي حُسَيْنًا - قَالَ: وَكَانَ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّاخِلَ، وَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «لَا تَدَعِي أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيَّ» فَجَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَاحْتَضَنَتْهُ وَجَعَلَتْ تُنَاغِيهِ وَتُسَكِّنُهُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ فِي الْبُكَاءِ خَلَّتْ عَنْهُ، فَدَخَلَ حَتَّى جَلَسَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ

بِي؟» قَالَ: نَعَمْ، يَقْتُلُونَهُ، فَتَنَاوَلَ جِبْرِيلُ تُرْبَةً، فَقَالَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَضَنَ حُسَيْنًا كَاسِفَ الْبَالِ، مَهْمُومًا، فَظَنَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّهُ غَضِبَ مِنْ دُخُولِ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ، إِنَّكَ قُلْتَ لَنَا لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَدَعَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ، فَجَاءَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ، فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُونَ هَذَا» . وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَكَانَا أَجْرَأَ الْقَوْمِ عَلَيْهِ، فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللهِ يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَذِهِ تُرْبَتُهُ» وَأَرَاهُمْ إِيَّاهَا

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: حضور اکرم نے عورتوں سے فرمایا:اس بچے (امام حسینؑ) کو مت رلانا(جو اس وقت کم سن تھے)،ابو امامہ فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ کی باری کا دن تھا،پس حضرت جبرائیل تشریف لائے رسول اکرم حجرہ مبارک میں داخل ہوئے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:میرے پاس کسی کو داخل نہ ہونے دینا۔امام حسینؑ تشریف لائے اور انھوں نے نبیؐ کریم کی طرف دیکھا کہ آپ حجرہ میں ہیں تو داخل ہونا چاہا

لیکن جناب ام سلمہ نے ان کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور ان کو بہلانے لگیں،تاکہ حضور اکرمؐ کی طرف نہ جائیں ،جب امام حسینؑ زیادہ رونے لگے تو جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑ دیا،وہ حجرہ کے اندر داخل ہو کر نبیؐ کی گود میں بیٹھ گئے ،حضرت جبرائیلؑ نے کہا:آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو قتل کر دے گی ،نبیؐ کریم نے فرمایا:کیا وہ اس کو قتل کرینگے اور وہ مومن ہونگے،حضرت جبرائیلؑ نے کہا:ہاں! وہ ہی اس کو قتل کرینگے۔پس جبرائیلؑ نے ان کے مقتل کی مٹی پکڑ کر کہا:فلاں فلاں جگہ کی ہے ،پس رسولؐ اکرم امام حسینؑ کو اپنی گود میں لے کر حجرے سے باہر نکلے ،دل کی حالت غمگین اور بدلی ہوئی تھی ،حضرت ام سلمہ نے گمان کیا کہ بچے کے داخل ہونے کی وجہ سے غصے میں ہیں ،عرض کی :اے اللہ کے نبیؐ! میں آپ پر قربان،آپ نے فرمایا تھا کہ اس بچے کو نہ رلانا اور مجھے حکم دیا تھا کہ کسی کو حجرہ میں داخل نہ ہونے دینا،پس یہ آئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا ،آپؐ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا ،آپؐ نکل کر صحابہ کی طرف چلے گئے،وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے فرمایا:بے شک میری امت اس بچے کو

قتل کرے گی،ان لوگوں میں ابوبکر و عمر بھی تھے ،یہ دونوں آپ کے سامنے بات کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے،ان دونوں نے عرض کی :اۓ اللہ کے نبی!وہ مومن ہو کر بھی قتل کرینگے ؟فرمایا:ہاں!،یہ ان کے قتل گاہ کی مٹی ہے،ان سے کو دکھایا۔

[الكتاب: المعجم الكبير

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي،

أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ)

المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي

دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الثانية

عدد الأجزاء:٢٥

ويشمل القطعة التي نشرها لاحقا المحقق الشيخ حمدي السلفي

من المجلد ١٣ (دار الصميعي - الرياض / الطبعة الأولى،

١٤١٥ هـ - ١٩٩٤ م، ج 8 ص 285]

https://shamela.ws/book/1733/10031

الْبَصْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَ
شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، أنا الْحُ
وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَ

8019- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِ
الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُ
وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهُ دَفْنُهُ

8020- حَدَّثَنَا أَبُو حَبِيبٍ
الْمُهْتَدِي الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ خَ
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ
أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ
ثَلَاثًا لِكَيْ يُفْهَمَ عَنْهُ

کہ
س کا
کہ
تا کہ
بھا جائے۔

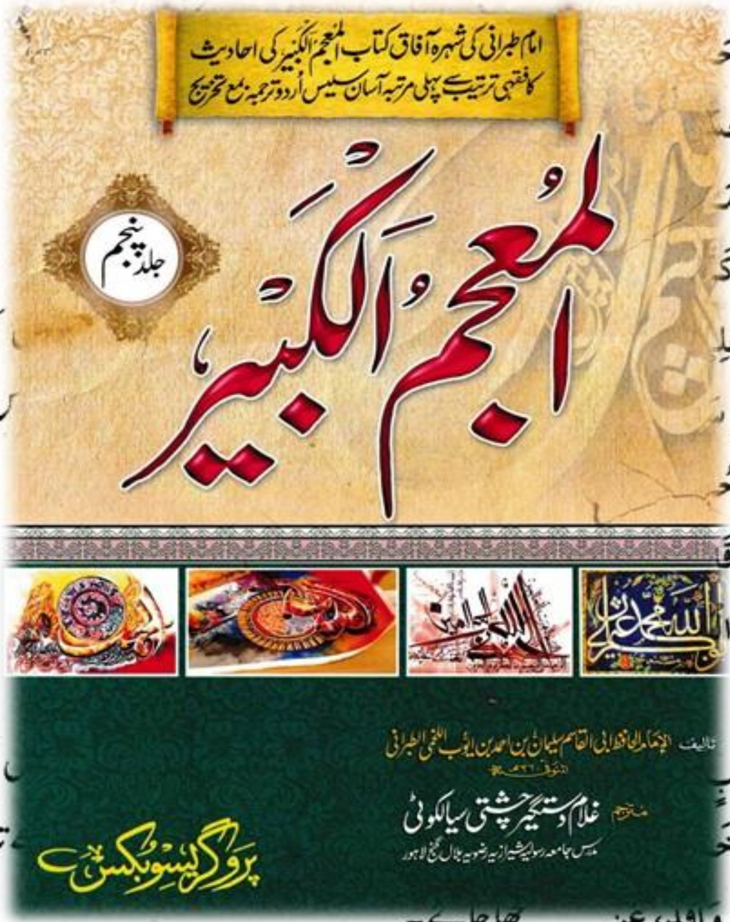

8021- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: اس بچے کو مت رُلانا' یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو اس وقت بچے تھے) فرماتے ہیں: اُم سلمہ کی باری کا دن تھا' پس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے' رسول کریم ﷺ حجرہ

ابو غالب صاحب المحجن واسمه حزور

علی ناصر

8020- قال فی المجمع جلد1صفحہ129' واسناده حسن .

8021- قال فی المجمع جلد9صفحہ189' ورجاله موثقون وفی بعضهم ضعف .

علی ناصر

وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ: لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ -يَعْنِي حُسَيْنًا -قَالَ: وَكَانَ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّاخِلَ، وَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: لَا تَدَعِي أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيَّ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَاحْتَضَنَتْهُ وَجَعَلَتْ تُنَاغِيهِ وَتُسَكِّنُهُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ فِي الْبُكَاءِ خَلَّتْ عَنْهُ، فَدَخَلَ حَتَّى جَلَسَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ بِي؟ قَالَ: نَعَمْ، يَقْتُلُونَهُ، فَتَنَاوَلَ جِبْرِيلُ تُرْبَةً، فَقَالَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَضَنَ حُسَيْنًا كَاسِفَ الْبَالِ، مَهْمُومًا، فَظَنَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّهُ غَضِبَ مِنْ دُخُولِ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ، إِنَّكَ قُلْتَ لَنَا لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَدَعَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ، فَجَاءَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُونَ هَذَا -وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ

ابو غالب صاحب المعجمن واسمه حزور

شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے پاس کسی کو داخل نہ ہونے دینا۔ پس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آئے' پس جب اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا کہ آپ حجرہ میں ہیں تو داخل ہونا چاہا' لیکن حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پکڑ کر گود میں ڈال لیا' پس بہلانے پھسلانے لگیں (کہ حضور ﷺ کے پاس نہ جائیں کہ آپ ﷺ نے منع کیا ہے) پس جب وہ زیادہ روئے تو اُنہوں نے چھوڑ دیا۔ پس وہ داخل ہوکر نبی کریم ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اُمت آپ کے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اس کو قتل کریں گے اور وہ مؤمن ہوں گے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! قتل کریں گے۔ پس جبریل علیہ السلام نے (ان کے مقتل کی) مٹی پکڑ کر کہا: فلاں فلاں جگہ کی ہے۔ پس رسول کریم ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں لے کر نکلے' دل کی حالت غمگین اور بدلی ہوئی تھی۔ پس حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ بچے کے داخل ہونے کی وجہ سے غصے میں ہیں' عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں آپ پر قربان' آپ نے فرمایا تھا: اس بچے کو نہ رُلانا اور مجھے حکم دیا کہ کسی کو داخل نہ ہونے دینا۔ پس یہ آئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ پس آپ ﷺ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا' پس آپ نکل کر صحابہ کی طرف چلے

اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَانَا أَجْرَأَ الْقَوْمِ عَلَيْهِ، فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَهَذِهِ تُرْبَتُهُ وَأَرَاهُمْ إِيَّاهَا

گئے وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے فرمایا: بے شک میری اُمت اس (بچے) کو قتل کرے گی۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کے سامنے بات کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے ان دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ مؤمن ہو کر بھی قتل کریں گے؟ فرمایا: جی ہاں! یہ ان (کے مقتل) کی مٹی ہے! اور ان سب کو دکھائی۔

علی ناصر

8022- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت والا ہوتا ہے۔

8023- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا: الْعَبْدُ الْآبِقُ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں کے اوپر سے نہیں گزرتی ہیں: (۱) بھاگے ہوئے غلام کی (۲) وہ عورت جس کا شوہر ناراضگی کی حالت میں رات گزارے (۳) وہ امام جو لوگوں کی امامت کروائے اور لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں۔

8024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

8022- ورواه أحمد جلد5صفحه260' قال في المجمع جلد2صفحه2' ورجاله موثقون .

(تصحيح) سير أعلام النبلاء, المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ):

امام ذھبی نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کے ترجمہ میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور روایت کو حسن درجہ کا کہا ہے۔

[الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: حسين أسد (جـ ١، ٦)، شعيب الأرنؤوط (جـ ٢، ٥، ١٩، ٢٠)، محمد نعيم العرقسوسي (جـ ٣، ٨، ١٠، ١٧، ١٨، ٢٠)، مأمون الصاغرجي (جـ ٤)، علي أبو زيد (جـ ٧، ١٣)، كامل الخراط (جـ ٩)، صالح السمر (جـ ١١، ١٢)، أكرم البوشي (جـ ١٤، ١٦)، إبراهيم الزيبق (جـ ١٥)، بشار معروف (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)، محيي هلال السرحان (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)

بإشراف: شعيب الأرناؤوط

تحقيق قسم السيرة النبوية والخلفاء الراشدون: بشار عواد معروف

الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م, ج 3 ص 289]

https://shamela.ws/book/10906/2897

وعن سعيد بن عمرو: أن الحسنَ قال للحُسين: وددتُ أنّ لي بعضَ شِدَّةِ قلبك، فيقولُ الحسينُ: وأنا وددتُ أنّ لي بعضَ ما بُسِطَ من لسانك.

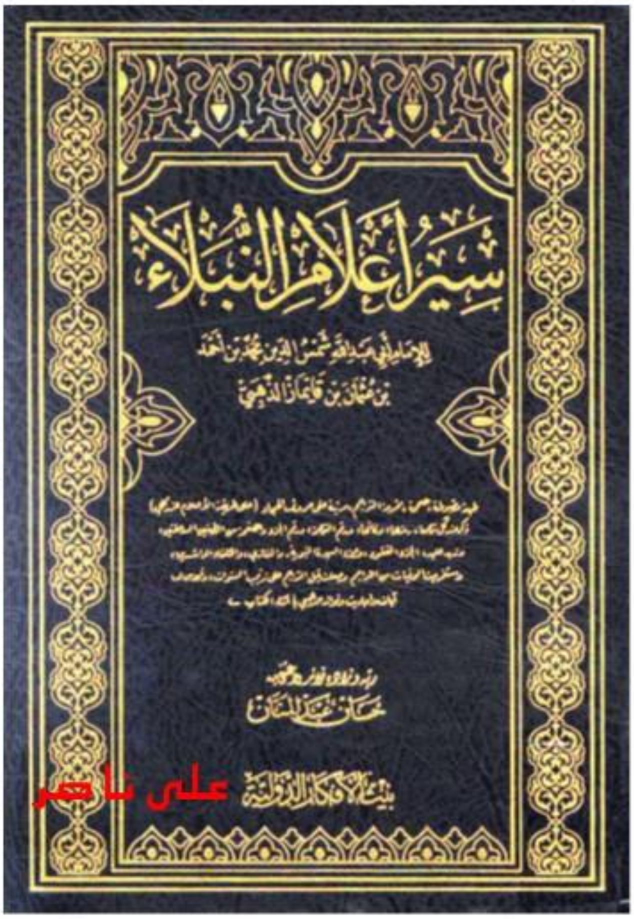

عُمَارة بن زاذان: حدثنا ثابت، عن أنس، قال: استأذن مَلَكُ القَطْرِ على النبيِّ ﷺ، فقال النبيُّ ﷺ: «يا أُمَّ سلمة! احفظي علينا البابَ» فجاءَ الحُسَينُ، فاقتحم، وجعلَ يَتَوثَّبُ على النبي ﷺ، ورسولُ اللّه يُقبِّلُه. فقال المَلَكُ: أتُحِبُّه؟ قال: «نعم». قال: إن أُمتك ستَقتُلُه، إن شئتَ أريتُكَ المكان الذي يُقتَلُ فيه. قال: «نعم»، فجاءه بسهلة أو تراب أحمر.

قال ثابت: كنا نقول: إنها كربلاء.

علي بن الحسين بن واقد، حدثنا أبي، حدثنا أبو غالب، عن أبي أمامة، قال رسولُ اللّه ﷺ لنسائه: «لا تُبكُوا هذا»، يعني حُسَيناً: فكان يوم أم سلمة، فنزل جبريلُ، فقال رسولُ اللّه لأمِّ سلمة: لا تَدَعي أحداً يدخل. فجاءَ حسينٌ، فبكى، فخلّتهُ يدخلُ، فدخلَ حتى جلس في حجر رسول اللّه ﷺ فقال جبريل: إنّ أمتَك ستَقتُله. قال: يقتلونه وهم مؤمنون؟ قال: نعم، وأراه تُربَتَه.

إسناده حسن.

خالد بن مخلد: حدثنا موسى بنُ يعقوب، عن هاشم بن هاشم، عن عبد اللّه بن وهب بن زَمْعَة، عن أُمِّ سَلَمة: أنَّ رسولَ اللّه ﷺ اضطجعَ ذاتَ يوم، فاستيقظَ وهو خائِرٌ، ثم رَقَدَ، ثم استيقظ خائِراً، ثم رَقَدَ، ثم استيقظ، وفي يده تربةٌ حمراءُ، وهو يُقلِّبُها.

قلتُ: ما هذه؟ قال: أخبرني جبريلُ أنَّ هذا يُقتَلُ بأرضِ العراقِ، للحُسَين، وهذه تُربَتُها.

ورواه إبراهيمُ بنُ طَهْمَان عن عباد بن إسحاق، عن هاشم، ولم يذكر اضطجع.

أحمد: حدثنا وكيع: حدثنا عبدُ اللّه بنُ سعيد، عن أبيه، عن عائشةَ، أو أمِّ سلمة: أنّ رسولَ اللّه ﷺ قال لها: «لقد دخلَ عليَّ البيتَ مَلَكٌ لم يدخُلْ عليَّ قبلها، فقال: إنّ حُسَيناً مقتولٌ، وإنْ شئتَ أريتُكَ التربة...» الحديث.

ورواه عبدُ الرزاق، أخبرنا عبدُ اللّه مثلَه، وقال: أم سلمة، ولم يَشُكّ.

ويُروى عن أبي وائل، وعن شَهْرِ بن حَوْشَب، عن أُمِّ سلمة.

ورواه ابنُ سعد من حديث عائشة. وله طرق أُخَر.

وعن حمّاد بن زيد، عن سعيد بن جُمْهَان، أنّ النبيَّ ﷺ أتاهُ جبريلُ بترابٍ من التُربةِ التي يُقتَلُ بها الحسينُ. وقيل: اسمُها كَربلاء. فقال النبيُّ ﷺ: «كَرْبٌ وبلاءٌ».

إسرائيل: عن أبي إسحاق، عن هانئ بن هانئ، عن عليٍّ، قال: لَيُقتَلَنَّ الحسينُ قتلاً، وإني لأعرفُ تُرابَ الأرضِ التي يُقتَلُ بها.

أبو نُعيم: حدثنا عبدُ الجبّار بنُ العبّاس، عن عمّار الدُّهني: أنّ كعباً مرَّ على عليٍّ، فقال: يُقتَلُ من ولد هذا رجلٌ في عِصابةٍ لا يَجفُّ عَرَقُ خيلهم حتى يَرِدُوا على مُحمّدٍ ﷺ فمرَّ حَسَنٌ، فقيل: هذا؟ قال: لا. فمرَّ حُسينٌ، فقيل: هذا؟ قال: نعم.

حُصَين بن عبد الرحمن: عن العلاء بن أبي عائشة، عن أبيه، عن رأس الجالوت، قال: كنا نسمعُ أنّه يُقتَلُ بكَرْبَلاء ابنُ نبيٍّ.

المُطَّلِبُ بنُ زياد، عن السُّدّي، قال: رأيتُ الحُسَينَ وله جُمّةٌ خارجةٌ من تحت عِمامَتِه.

وقال العَيْزارُ بنُ حُرَيث: رأيتُ على الحسين مِطْرَفاً من خَزّ.

وعن الشَّعبي، قال: رأيتُ الحسين يَتَخَتَّمُ في شهر رمضان.

وروى جماعة: أنّ الحُسَينَ كان يَخضِبُ بالوسمة وأنّ خِضابَه

رسول اکرمؐ اور امیرالمومنینؑ کا امام حسینؑ پر گریہ،رسول خدا کا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کو امام حسین کی شہادت کی خبر دینا:

نجی حضرمی سے روایت:

37367 - مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ , وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَتِهِ حَتَّى حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى: صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ , صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ , فَقُلْتُ: مَاذَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ , قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ , قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ , مَا لِعَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: «قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ , فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا»

حضرت نجی خضرمی سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت علیؑ کے ساتھ سفر کیا،وہ حضرت علیؑ کے لئے وضو کا انتظام کرنے لگے یہاں تک کہ وہ نینوی شہر کے برابر ہو گئے،ارادہ ان کا صفین کی طرف جانے کا

تھا،انھوں نے پکارا ٹھرو ابو عبداللہ ٹھہرو ابوعبداللہ ،میں نے کہا کیا ہو گیا ابوعبداللہ کو؟انھوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس گیااس حالت میں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے،حضرت علیؑ نے بتلایا میں نے عرض کیا ائے اللہ کے رسولؐ آپ کی آنکھیں بہ رہی ہیں ،کیا کسی نے آپ کو غصہ دلا دیا ہے؟آپؐ نے فرمایا:جبرائیلؑ میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پس اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا وہ بہ پڑیں۔

[الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار ,المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: 235هـ)
المحقق: كمال يوسف الحوت ،الناشر: مكتبة الرشد - الرياض
الطبعة: الأولى، 1409،ج 7 ص 478]

http://lib.efatwa.ir/42216/7/478/37367

اردو اسکین

کتاب:مصنف ابن ابی شیبہ، ترجمہ:مولانا محمد اویس سرور،ط:مکتبہ رحمانیہ

اردو بازار لاہور،ج 11 ص 576

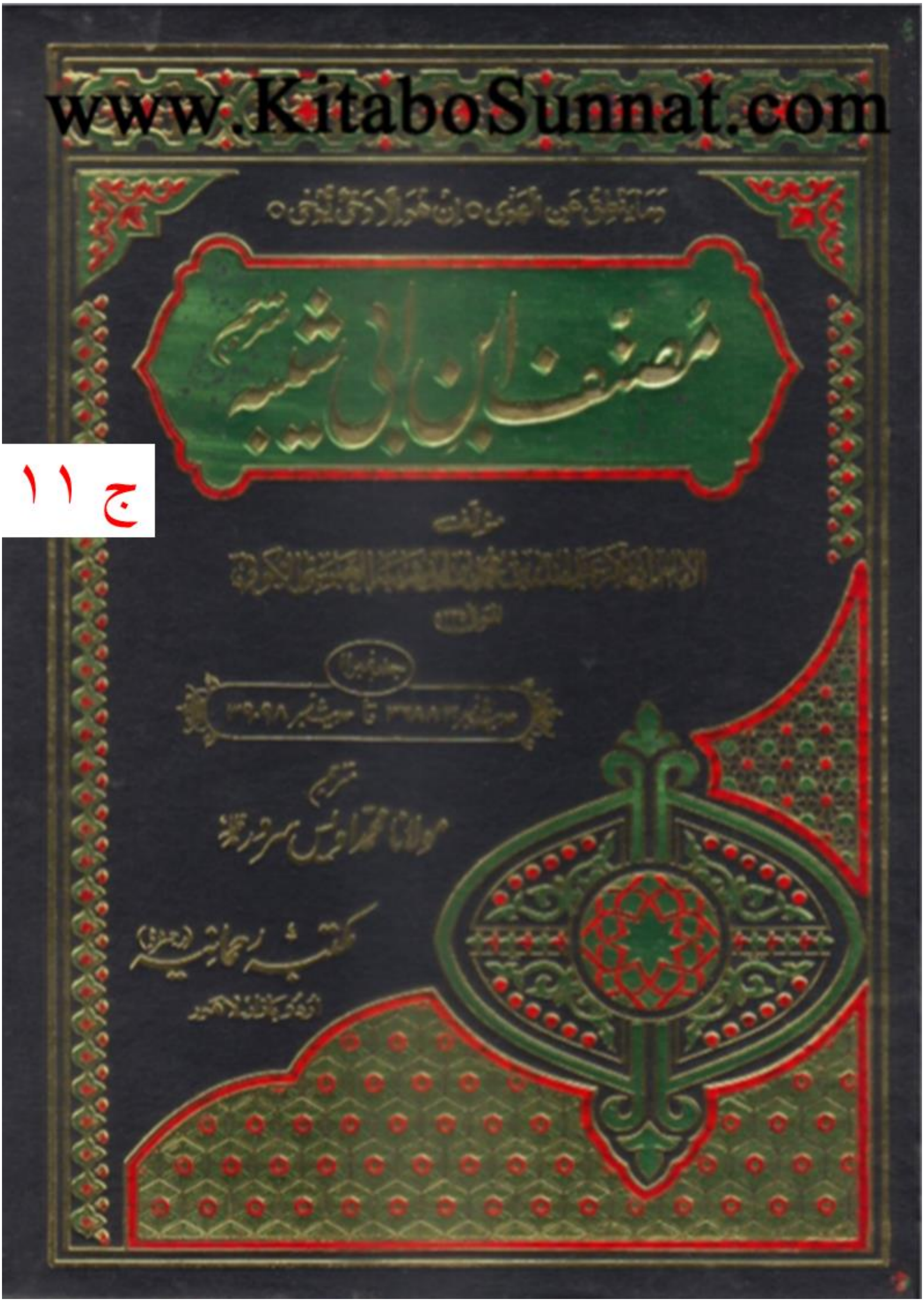
www.KitaboSunnat.com
مصنف ابن ابی شیبہ
مترجم
ج ١١

www.KitaboSunnat.com

(٣٨٥٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ ، وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَتِهِ حَتَّى حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى : صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْتُ : مَاذَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا لِعَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ أَأَغْضَبَكَ أَحَدٌ ، قَالَ : قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا.

(احمد ۸۵۔ ابو یعلی ۳۵۸)

(۳۸۵۲۲) حضرت نجی حضرمی سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وضو وغیرہ کا انتظام کرنے لگے یہاں تک کہ وہ نینوی شہر کے برابر ہو گئے ارادہ ان کا صفین کی طرف جانے کا تھا تو انہوں نے پکارا ٹھہرو ابو عبداللہ ٹھہرو ابو عبداللہ میں نے کہا کیا ہو گیا ابو عبداللہ کو انہوں نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آنکھیں بہہ رہی ہیں کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پس اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا وہ بہہ پڑیں۔

علي ناصر

(٣٨٥٢٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلاَّمٍ أَبِي شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِي هَرْثَمٍ ، قَالَ : بَعَرَتْ شَاةٌ لَهُ ، فَقَالَ لِجَارِيَةٍ لَهُ : يَا جَرْدَاءُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي هَذَا الْبَعْرُ حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَكُنْت مَعَهُ بِكَرْبَلاَءَ فَمَرَّ بِشَجَرَةٍ تَحْتَهَا بَعْرُ غِزْلاَنٍ فَأَخَذَ مِنْهُ قَبْضَةً فَشَمَّهَا ، ثُمَّ قَالَ : يُحْشَرُ مِنْ هَذَا الظَّهْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(۳۸۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ان کی بکری نے مینگنیاں کیں انہوں نے اپنی باندی سے کہا اے کم بالوں والی اس مینگنی نے ایک حدیث یاد کروادی جو میں نے امیر المؤمنین (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے سنی تھی جبکہ میں ان کے ساتھ مقام کربلا میں تھا وہ ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرن کی مینگنی تھی اس زمین سے ایک مشت مٹی لی اور اسے سونگھا پھر فرمایا اس زمین کی پشت سے ستر ہزار کو جمع کیا جائے گا جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٨٥٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ : أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، قَالَ : بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ رَحِيمٌ مُطَاعٌ ، قَالَ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ حُزْهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ : فَذَهَبَ فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقِيهِ ، فَتَقَطَّعَ فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلِهِ فِي الرِّكَابِ.

(۳۸۵۲۴) حضرت وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں موجود تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک

المصنف

لابن أبي شيبة

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المولود سنة ١٥٩هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥هـ

رضي الله عنه

حققه وقوّم نصوصه وخرّج أحاديثه

محمد عوامة

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

٣٨٢٦٤ - ٣٩٠٩٨

علی نا صر

مؤسسة علوم القرآن

شركة دار القبلة

رسول الله! تطلعتُ فرأيتك تقلّب شيئاً في كفِّك والصبيُّ نائم على
١٥ : ٩٨ بطنك ودموعُك تسيل، فقال: «إن جبريل أتاني بالتربة التي يقتل عليها، وأخبرني أن أمتي يقتلونه».

٣٨٥٢٢ ـ حدثنا محمد بن عبيد قال: حدثني شُرحبيل بن مدرك الجعفي، عن عبد الله بن نُجيّ الحضرمي، عن أبيه: أنه سافر مع عليّ ـ وكان صاحب مِطْهَرته ـ حتى حاذى نِيْنوى وهو منطلق إلى صِفّين فنادى: صبراً أبا عبد الله، صبراً أبا عبد الله! فقلت: ماذا: أبا عبد الله! قال: دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وعيناه تفيضان، قال: قلت: يا رسول الله! ما لعينيك تَفيضان؟ أأغضبك أحد؟ قال: «قام من عندي جبريل فأخبرني أن الحسين يقتل بشطّ الفرات، فلم أملك عينيَّ أنْ فاضتا». علي ناصر

٣٨٥٢٣ ـ حدثنا معاوية قال: حدثنا الأعمش، عن سلام أبي

٣٨٥٢٢ ـ رواه الطبراني في الكبير ٣ (٢٨١١) من طريق المصنف، به.

ورواه أحمد ١ : ٨٥، والبزار في «مسنده» (٨٨٤)، وأبو يعلى (٣٥٨ = ٣٦٣) بمثل إسناد المصنف.

قال الهيثمي في «مجمع الزوائد» ٩ : ١٨٧ بعد أن عزاه لهؤلاء الأربعة: «رجاله ثقات، ولم ينفرد نُجَيّ بهذا»، وكأنه يشير إلى كلمة ابن حبان في «ثقاته» ٥ : ٤٨٠: «لا يعجبني الاحتجاج بخبره إذا انفرد»، وانظر بشأنه «فتح الباري» ١ : ٣٩٢ (٢٨٦)، والتعليق على ترجمته في «الكاشف» (٥٨٠٣)، والحديث ثابت.

ونينوى المذكورة هنا: ناحية بسواد الكوفة، وهي غير نينوى التي بالموصل، وإن كان كلاهما بالعراق.

٣٨٥٢٣ ـ «معاوية»: كذا في النسخ، والمصنف يروي عن معاوية بن عمرو الأزدي، وعن معاوية بن هشام القصار، لكن كلاهما لا يرويان عن الأعمش، إنما =

حدیث کی تصحیح:

بوصیری نے اس روایت کو اپنی کتاب أتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة میں نقل کرنے کے بعد مصنف أبن أبي شيبة والی روایت کی تصحیح کی ہے:

رَوَاهُ أَبو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو يَعْلَى بِسَنَدٍ صَحِيحٍ.

[الكتاب: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة

المؤلف: أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري

تقديم: د أحمد معبد عبد الكريم

(عضو هيئة التدريس بجامعة الإمام محمد بن سعود سابقا)

المحقق: دار المشكاة للبحث العلمي بإشراف أبو تميم ياسر بن إبراهيم

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض - السعودية

الطبعة: الأولى، ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م، ج 7 ص 238]

https://shamela.ws/book/21765/3238

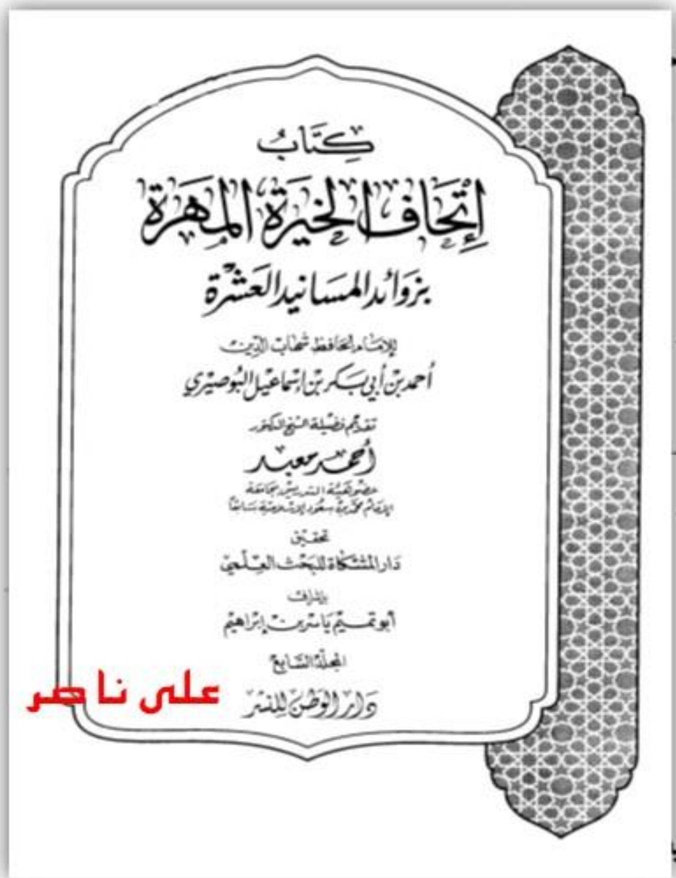

رواه مسدد وأبو بكر بن أبي شيبة[١] وأ-

[٦٧٥٠] وعن عمير بن إسحاق قال : «
للحسن : هات أقبل منك حيث رسول الله
على سرته فقبلها »[٣] .

رواه مسدد ومحمد بن يحيى بن أبي عمر
والحاكم[٦] وصححه .

[٦٧٥١] وعن أبي ليلى – رضي الله عنه -
يحبو حتى جلس على صدره .] فبال عليه
ابني ابني . ثم دعا بماء فصبه عليه » .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة[٨] بسند ضعيف

[٦٧٥٢] وعن سعيد بن زيد – رضي الله
رضي الله عنهما – فقال : اللهم إني أحبه

رواه أبو بكر بن أبي شيبة[١٠] وعنه أبو ي

٢٨ - مناقب الحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله عنهما

[٦٧٥٣] عن عبد الله بن نجي ، عن أبيه : « أنه سافر مع علي بن أبي طالب ، وكان صاحب مطهرته ، فلما حاذى نينوى ، وهو منطلق إلى صفين ، فنادى عليٌّ : اصبر أبا عبد الله ، اصبر

---

(١) وأخرجه في المصنف أيضًا (١٢/٩٩ رقم ١٢٢٣٦) .
(٢) مسند أحمد (٥/٣٦٦) .
(٣) قال الهيثمي في المجمع (٩/١٧٧) : رواه أحمد والطبراني ، ورجالهما رجال الصحيح غير عمير بن إسحاق ، وهو ثقة .
(٤) مسند أحمد (٢/ ٢٥٥، ٤٢٧، ٤٨٨، ٤٩٣) .
(٥) (١٥/ ٤٢٠ رقم ٦٩٦٥) .
(٦) المستدرك (٣/١٦٨) .
(٧) سقطت من « الأصل » واستدركتها من المصنف .
(٨) وأخرجه في المصنف أيضًا (١/١٢٠-١٢١) .
(٩) قال الهيثمي في المجمع (٩/١٧٦) : رواه الطبراني ، ورجاله رجال الصحيح غير يزيد بن يحنس ، وهو ثقة .
قلت : فاته عزو الحديث إلى مسند أبي يعلى .
(١٠) المطالب العالية (٤/٢٥٨-٢٥٩ رقم ١/٣٩٦٠) .
(١١) (٢/٢٥٣-٢٥٤ رقم ٩٦٠) .

أبا عبد الله بشط الفرات . فقلت : ماذا يا أبا عبد الله ؟ فقال : دخلت على النبي ﷺ وعيناه تفيضان ، فقلت : يا نبي الله ، ما لعينيك تفيضان أغضبك أحد ؟ قال : بلى قام من عندي جبريل قبل قليل فحدثني أن الحسين يقتل بشط الفرات . قال : فهل لك أن أشمك من تربته ؟ فقلت : نعم فمد يده فقبض قبضة من تراب فأعطانيها فلم أملك عيناي أن فاضتا »(1) .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل(2) وأبو يعلى(3) بسند صحيح .

[1/6754] وعن عمار بن أبي عمار ، عن ابن عباس – رضي الله عنهما – قال : « رأيت النبي ﷺ فيما يرى النائم بنصف النهار وهو قائم أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم ، فقلت : بأبي [أنت](4) وأمي يا رسول الله ما هذا ؟ قال : هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم . قال : [فأحصينا ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم](5) »(6) .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل(7) وأحمد بن منيع وعبد بن حميد(8) بسند صحيح .

[2/6754] **زاد أحمد بن منيع(9)** : عن عمار ، أن أم سلمة قالت : « سمعت الجن تنوح على الحسين » .

[6755] وعن أم سلمة – رضي الله عنها – قالت : « كان النبي ﷺ نائمًا في بيتي ، فجاء الحسين [يدرج](10) قالت : فقعدت على الباب ، فأمسكته مخافة أن يدخل فيوقظه . قالت : ثم غفلت في شيء فدب فدخل فقعد على بطنه ، قالت : فسمعت نحيب رسول الله ﷺ فجئت فقلت : يا رسول الله ، ما علمت به . فقال : إنما جاءني جبريل – عليه السلام – وهو على بطني قاعد ، فقال لي : أتحبه ؟ فقلت : نعم . قال : إن أمتك ستقتله ألا أريك التربة التي يقتل بها ؟ قال : فقلت : بلى . قال : فضرب [بجناحه](11) فأتاني هذه التربة . قالت :

(1) قال الهيثمي في المجمع (9/187) : رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ، ورجاله ثقات ، ولم ينفرد نجي بهذا .
(2) مسند أحمد (1/85) . (3) (1/298 رقم 363) .
(4) من مسند أحمد .
(5) في « الأصل ، م » : فحفظنا ذلك فوجدناه قبل ذلك ، والمثبت من مسند أحمد .
(6) قال الهيثمي في المجمع (9/194) : رواه أحمد والطبراني ، ورجال أحمد رجال الصحيح .
(7) مسند أحمد (1/242، 283) . (8) المنتخب (235 رقم 710) .
(9) المطالب العالية (4/209 رقم 1/3963) .
(10) في « الأصل » : درج .
(11) في « الأصل ، م » : بيده . والمثبت من المنتخب .

علي ناصر

ابن حجر نے اپنی کتاب صوائق محرقہ میں نقل کیا ہے کہ:

ابن سعد نے شعبی سے بیان کیا ہے کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے حضرت علیؑ کربلا سے گزرے ،یہ فرات کے کنارے نینوی بستی کے بالمقابل ہے ۔آپ نے کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا، آپ کو بتایا گیا کہ اس زمین کو کربلا کہتے ہیں ،تو آپ رو پڑے ،یہاں تک کے آپ کے آنسوں سے زمین تر ہو گئ ،پھر فرمایا میں رسول کریم کے پاس گیا تو آپ رو رہے تھے،میں نے پوچھا آپ کس وجہ سے گریہ کناں ہیں؟فرمایا:ابھی جبرائیل آئے تھے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؑ فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہوگا،جسے کربلاء کہا جاتا ہے ،پھر جبرائیل نے ایک مٹھی مٹی مجھے سونگھائی تو میں اپنے آنسوں کو روک نہ سکا۔

صواعق محرقہ، ترجمہ:علامہ اختر فتحپوری ،ط:شبیر برادرز اردو بازار لاھور

ص:641

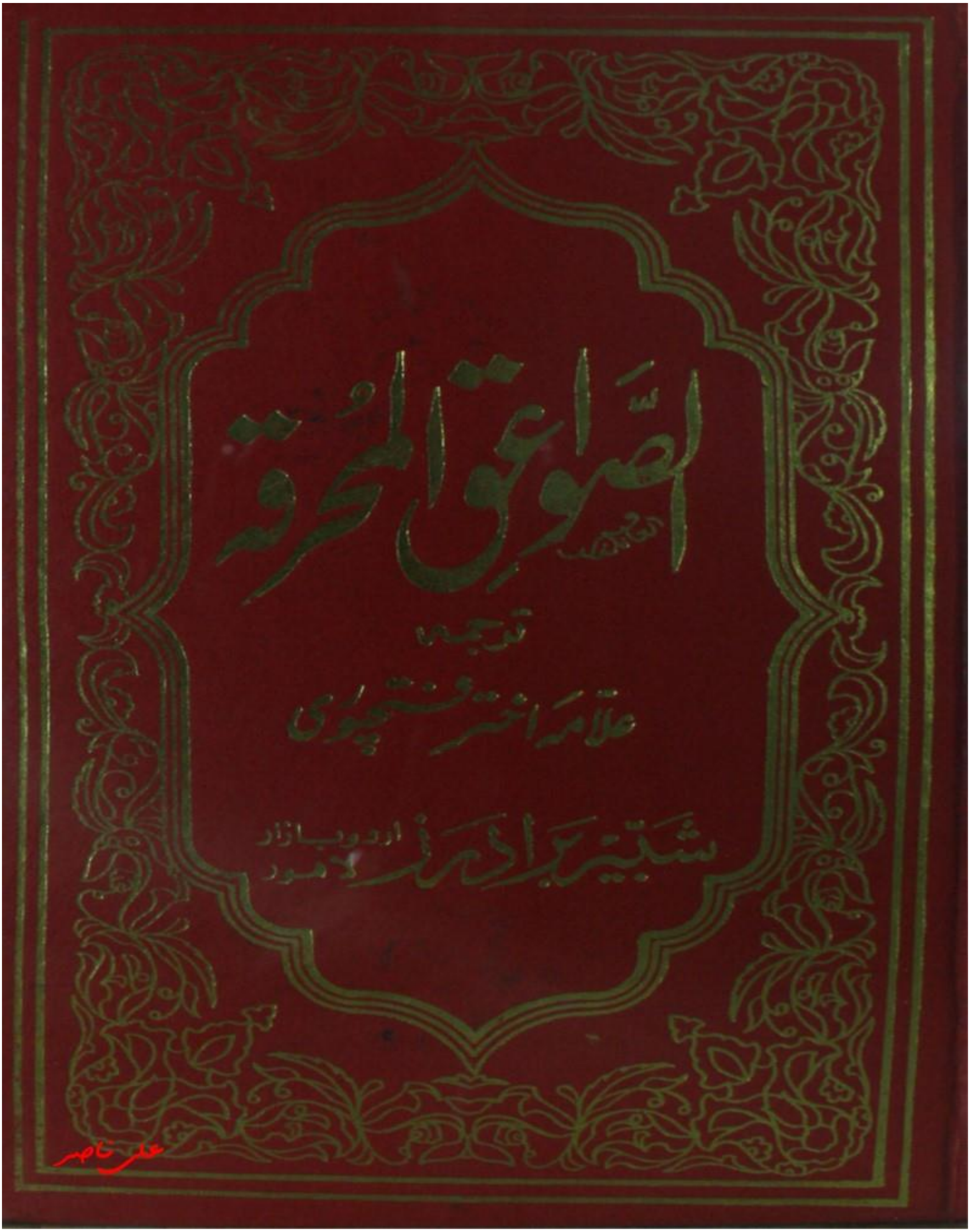
الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز اردو بازار لاہور
علی ناصر

حسین کے روز میں نے اُسے پکڑا تو وہ خون ہو گئی تھی ۔

ایک روایت میں ہے کہ پھر جبریل نے کہا کیا میں آپ کو ان کے قتل گاہ کا مٹی دکھاؤں وہ چند مٹھیاں مٹی لے کر آیا ۔ جسے میں نے ایک بوتل میں رکھ دیا ۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں جب قتل حسین کی رات آئی تو میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سُنا ۔

اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو ۔ تمہیں
عذاب و ذلّت کی خوشخبری ہو تم پر ابن داؤد ،
موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی زبان سے لعنت پڑ
چکی ہے ۔

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں رو پڑی اور میں نے بوتل کو کھولا تو وہ مٹی خون ہو کر بہہ پڑی اور ابن سعد نے شعبی سے بیان کیا ہے ۔ کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے حضرت علی کربلا سے گذرے ۔ یہ فرات کے کنارے نینوی بستی کے بالمقابل ہے ۔ آپ نے وہاں کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا آپ کو بتایا گیا کہ اسے کربلا کہتے ہیں ۔ تو آپ رو پڑے ۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی ۔ پھر فرمایا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ۔ تو آپ رو رہے تھے ۔ میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے گریہ کناں ہیں فرمایا ۔ ابھی جبریل نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہوگا ۔ جسے کربلا کہا جاتا ہے ۔ پھر جبریل نے ایک مٹھی میں مٹی پکڑ کر مجھے سونگھائی تو میں اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکا ۔

احمد نے حضرت علی سے مختصر روایت کی ہے کہ میں نبی

علی ناصر

marfat.com

نبیؐ کریم نے جناب ام سلمہ کو خواب میں امام حسینؑ کی شہادت کی خبر دی اور امام حسینؑ پر کا گریہ کیا:

ترمذی نے روایت نقل کی کہ جناب ام سلمہ نے نبیؐ اکرم کو روتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی،آپ نے نبیؐ اکرم سے اس حال کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا :ابھی حسینؑ کو قتل کیا گیا ہے۔

صواعق محرقہ، ترجمہ:علامہ اختر فتحپوری ،ط:شبیر برادرز اردو بازار لاھور ص:642

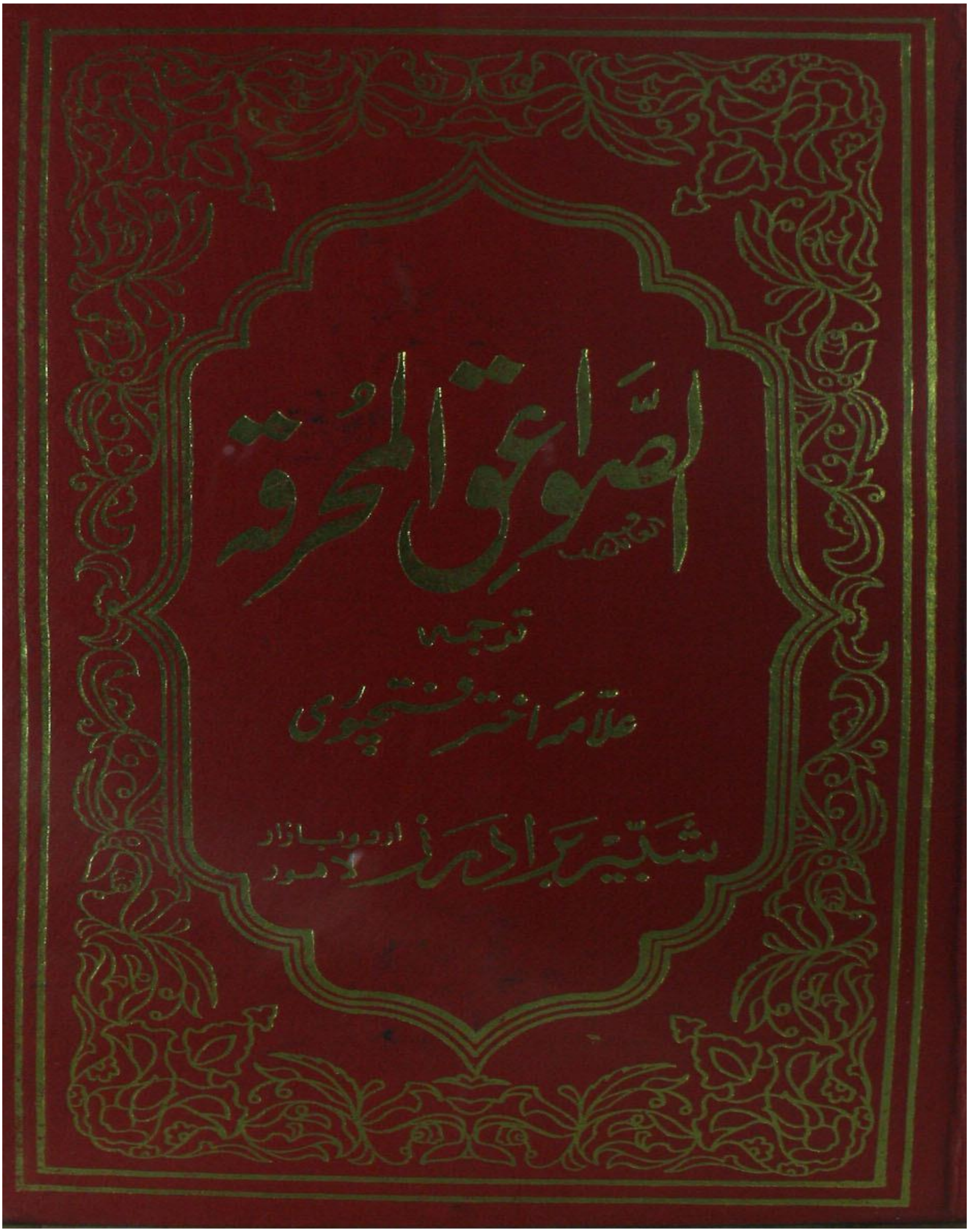
الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز
اردو بازار
لاہور

عرضِ حال

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "الصواعق المحرقہ" کا اردو ترجمہ "برق سوزاں" اہل علم حضرات کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے ایک گونہ مسرت حاصل ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مخالفین و معاندین کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے نہایت مدلل اور مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ نیز ان کی شان و عظمت کا اس رنگ میں تحفظ کیا گیا ہے کہ بے اختیار مؤلف کے لئے منہ سے دعائے خیر نکلتی ہے۔ اس کے علاوہ مؤلف نے صحابہ کرام کے مشاجرات و مناقشات پر بھی اس عالمانہ انداز میں گفتگو کی ہے کہ قاری کے دل میں محبت کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اس چرخ نیلی فام کے نیچے صحابہ کی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے اور یہی وہ جماعت ہے جس کے بارے میں سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتباہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کے متعلق بات کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، پس جو شخص اہل بیت اور صحابہ کرام کے متعلق ژاژ خائی کرتا ہے حقیقت میں وہ اپنی عاقبت آپ خراب کرتا ہے۔

مجھے مدت سے جستجو تھی کہ کوئی شخص اس بے نظیر اور لاجواب کتاب کو اردو زبان میں منتقل کر دے، سو میں جناب علامہ اختر فتح پوری کا ممنون ہوں کہ انھوں نے میری اس خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے اسے نہایت سلیس اور شگفتہ انداز میں اردو زبان میں منتقل کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں میں اپنے واجب الاحترام بزرگ محترم جناب سید صادق علی شاہ صاحب مدظلہ العالی کا سپاس گزار ہوں،

marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آگے ساری وہی حدیث بیان کی ہے۔

الملا نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی قبرِ حسین کے پاس سے گذرے اور فرمایا یہاں ان کی سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے کوچ کی جگہ ہے۔ یہ آلِ محمد کے نوجوانوں کے خون بہنے کی جگہ ہے وہ اس میدان میں قتل ہوں گے اور زمین و آسمان ان پر روئیں گے۔

ابن سعد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کمرہ تھا۔ جس کی سیڑھی حضرت عائشہ کے حجرہ میں تھی۔ جس سے آپ چڑھ کر وہاں جایا کرتے تھے۔ جب آپ جبریل علیہ السلام سے ملاقات کا ارادہ کرتے تو وہاں چڑھ جاتے اور حضرت عائشہ کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی اوپر نہ آئے۔ حضرت حسین حضرت عائشہ کی لاعلمی میں اوپر چڑھ گئے تو جبریل نے کہا یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ نے حضرت حسین کو پکڑ کر اپنی ران پر بٹھالیا تو جبریل نے آپ سے کہا کہ عنقریب آپ کی امت اسے قتل کرے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بیٹے کو، جبریل نے کہا ہاں! اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس علاقے کے متعلق بھی بتادوں جس میں اسے قتل کیا جائے گا۔ تو جبریل نے عراق کے علاقے طف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہاں سے سرخ مٹی اٹھاکر آپ کو دکھائی اور کہا یہ اس جگہ کی مٹی ہے جہاں حضرت حسین قتل ہوکر گریں گے۔

ترمذی نے حضرت ام سلمہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا اور

marfat.com

آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی ۔ آپ نے حضور علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ابھی حسین کو قتل کیا گیا ہے ۔

اسی طرح حضرت ابن عباس نے نصف النہار کے وقت آپ کو پراگندہ مو ، غبار آلود صورت میں دیکھا ۔ آپ ہاتھ میں ایک خون کی بوتل اٹھائے ہوئے تھے ۔ حضرت ابن عباس نے آپ سے پوچھا تو فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ۔ میں اس دن سے ہمیشہ اس کی جستجو میں رہا ۔ یہاں تک کہ حضرت حسین حضور علیہ السلام کے فرمان کے عین مطابق ارض عراق میں ، نواحِ کوفہ میں ، کربلا میں شہید ہو گئے ۔ یہ جگہ طف کے نام سے بھی معروف ہے ۔ آپ کو سنان بن نخعی نے قتل کیا ۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک اور آدمی نے آپ کو ۶۱ھ میں دس محرم کو جمعہ کے روز ۵۶ سال چند ماہ کی عمر میں قتل کیا ۔

جب وہ آپ کو قتل کر چکے تو آپ کے سر کو یزید کی طرف بھیجا اور پہلی منزل میں اُتر کر سر سے پینے لگے ۔ اسی اثناء میں ایک ہاتھ دیوار سے باہر آیا ۔ جس کے ساتھ ایک لوہے کا قلم تھا ۔ اس نے خون سے ایک سطر لکھی ہے

کیا وہ اُمت جس نے حسین کو قتل کیا ہے ۔ یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی اُمید رکھتی ہے ۔

پس وہ سر کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اس شعر کو منصور بن عمار نے بیان کیا ہے ۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی ذکر کیا ہے ۔ کہ یہ شعر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تین سو سال قبل ایک پتھر پہ پایا گیا ۔ اور وہ ارض روم کے ایک گرجا میں بھی لکھا ہوا تھا ۔

marfat.com

اس روایت کو حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں نقل کیا ہے ، تلخیص میں ذھبی نے اس روایت پر سکوت اختیار کیا ہے۔

6764 - أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، حَدَّثَنِي رَزِينٌ، حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يَبْكِي وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا»

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 6764 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

[الكتاب: المستدرك على الصحيحين

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات: الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم

دراسة وتحقيق: مصطفى عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤١١ – ١٩٩٠, ج 4 ص 20]

https://shamela.ws/book/2266/7485

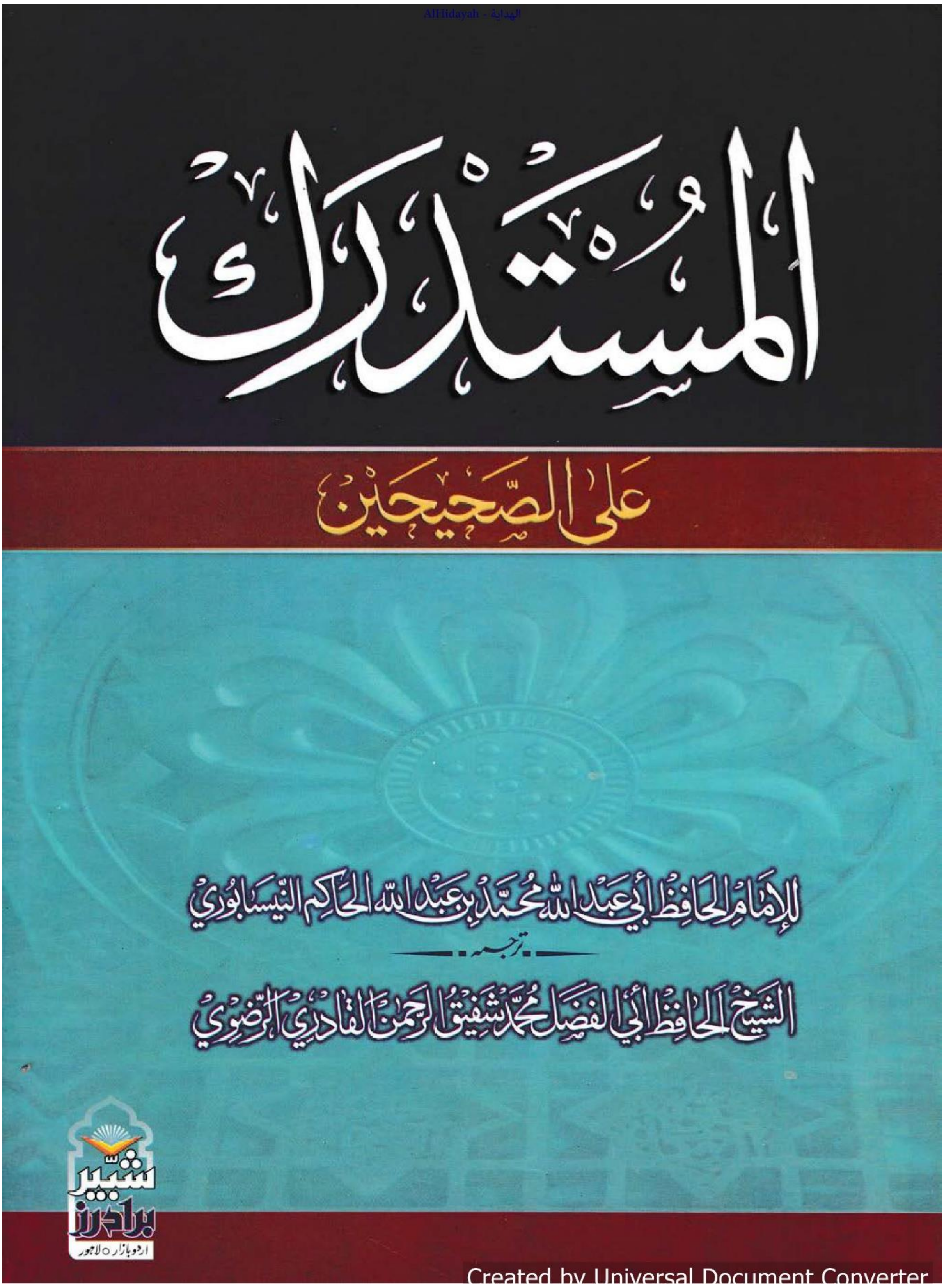
AlHidayah - الهداية
المستدرك
على الصحيحين
للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري
ترجمه
الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي
شبير برادرز
اردو بازار ○ لاہور
Created by Universal Document Converter

AlHidayah - الهداية

المستدرك

على الصحيحين

جلد 5

تصنيف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمه

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Created by Universal Document Converter

AlHidayah - الهداية

مَخْزُومٍ، وَاَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ وَاٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْهُنَّ اُمُّ سَلَمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6763 – كذا قال سنة اثنتين وهو خطأ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے دوسرے سال جنگ بدر سے پہلے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام "ہند بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم" ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور سب سے آخر میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا۔

علی ناصر

6764 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُوْنِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، حَدَّثَنِيْ رَزِيْنٌ، حَدَّثَتْنِيْ سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى اُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يَبْكِي وَعَلَى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6764 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سلمٰی فرماتی ہیں: میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، آپ زاروقطار رو رہی تھیں، میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، آپ کا چہرہ انور اور داڑھی مبارک غبار آلود ہے اور آپ رو رہے ہیں، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی میرے نواسے حسین کو شہید کردیا گیا ہے۔

6765 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ نَشِيطٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ، قَالَ: اَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ اُعَزِّيهَا بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

✧✧ شہر بن حوشب کہتے ہیں: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت پر میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تعزیت کرنے گیا۔

6766 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ اَبِيْ عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، يُخْبِرُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ اَخْبَرَتْهُمْ اَنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، فَكَذَّبُوهَا وَقَالُوا: مَا اَكْذَبَ الْغَرَائِبَ حَتّٰى اَنْشَاَ نَاسٌ اِلَى الْحَجِّ، فَقِيْلَ لَهَا: تَكْتُبِينَ اِلٰى اَهْلِكِ، فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ فَرَجَعُوا اِلَى

6764:الجامع للترمذی - ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب والحسين' حديث: 3787'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء ' ومن نساء اهل البصرة - سلمى عن ام سلمة' حديث: 19711

Created by Universal Document Converter

نبیؐ کریمؐ کا حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کو خواب میں امام حسینؑ کی شہادت کی خبر دینا،امام حسینؑ کے غم میں آپؐ کے بال بکھرے ہوئے اور لباس گرد آلود تھے:

حضرت ابن عباس علیہ السلام سے روایت:

(1)مسند الإمام أحمد بن حنبل,المؤلف: الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ):

2165 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ " قَالَ عَمَّارٌ: " فَحَفِظْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ "

میں نے ایک مرتبہ نصف نہار کے وقت خواب میں نبیؐ اکرم کی زیارت کی اور آپ کے بال بکھرے ہوئے اور لباس گرد آلود تھے،آپ کے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا ،آپؐ اس میں کوئی چیز تلاش کر رہے تھے

،میں نے عرض کیا:اۓ اللہ کے رسولؐ یہ کیا ہے؟تو آپؐ نے فرمایا:یہ حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔عمار کہتے ہیں ہم نے وہ تاریخ یاد رکھی پھر معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کی اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

[الكتاب: مسند الإمام أحمد بن حنبل

المؤلف: الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون

إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسة الرسالة

عدد الأجزاء: ٥٠ (آخر ٥ فهارس)

الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م, ج 4 ص 59-60 ,ح 2165]

https://shamela.ws/book/25794/1569#p1

مسند الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١هـ)

أشرف على تحقيقه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء وخرج أحاديثه وعلق عليه
شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

الجزء الرابع

مؤسسة الرسالة

على ناصر

بقليل، أو بعده بقليل، استيقظَ رسول الله ﷺ، فجَلَسَ يَمسَحُ النوم عن وجهه بيده، ثم قرأ العَشرَ الآياتِ خواتمَ سورة آل عمران، ثم قام إلى شَنٍّ مُعلَّقة، فتوضأ منها، فأحسن وُضوءَه، ثم قام يُصلي، قال ابنُ عباس: فقُمْتُ، فصَنَعْتُ مثلَ الذي صَنَعَ، ثم ذهبتُ، فقُمْتُ إلى جَنْبه، فوضع يدَه اليُمنى[1] على رأسي، وأخذ أُذُني اليمنى فَفَتَلَها، فصَلَّى ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثم أوْتَرَ، ثم اضطَجَعَ حتى أتاه المؤذِّنُ، فقام فصلَّى ركعتينِ خفيفتينِ، ثم خَرَجَ، فصلَّى الصبحَ[2].

٢١٦٥ ـ حدثنا عبدُ الرحمٰن، حدثنا حماد بن سلمة، عن عمار بن أبي عمار عن ابن عباس، قال: رأيتُ النبيَّ ﷺ في المنام بنِصْفِ النهار، أشعثَ أغبرَ، معه قارورةٌ فيها دمٌ يَلتَقِطُه أو يَتَتَبَّعُ فيها شيئاً، قال: قلتُ: يا رسولَ الله، ما هٰذا؟ قال: «دَمُ الحُسين وأَصحابه، لم أَزَلْ أَتتبَّعُهُ منذُ

علی ناصر

(١) لفظة: «اليمنى» سقطت من (م).

(٢) إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في «موطأ مالك» ١/ ١٢١-١٢٢. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (٣٨٦٦) و(٤٧٠٨)، والبخاري (١٨٣) و(٩٩٢) و(١١٩٨) و(٤٥٧٠) و(٤٥٧١) و(٤٥٧٢)، ومسلم (٧٦٣) (١٨٢)، وأبو داود (١٣٦٧)، وابن ماجه (١٣٦٣)، والترمذي في «الشمائل» (٢٦٢)، والنسائي ٣/ ٢١٠-٢١١، وابن خزيمة (١٦٧٥)، وأبو عوانة ١/ ٣١٥-٣١٦، والطحاوي ١/ ٢٨٨، وابن حبان (٢٥٩٢)، والطبراني (١٢١٩٢)، والبيهقي ٣/ ٧. وسيأتي برقم (٣٣٧٢)، وانظر (١٩١٢).

وقوله: «يمسح النوم عن وجهه بيده» أي: ما يعتري العين من أثره، والشن: القربة العتيقة.

اليوم». قال عمار: فحفِظْنا ذٰلك اليومَ، فوجدناه قُتِلَ ذٰلك اليومَ[1].

٢١٦٦ - حدثنا عبد الرحمٰن، حدثنا سُفيانُ، عن سلمةَ بنِ كُهيل، عن عِمران بن الحَكَم[2]

عن ابن عباس، قال: قالت قريشٌ للنبيِّ ﷺ: ادْعُ لنا ربَّكَ أن يَجعَلَ لنا الصَّفا ذهباً، ونؤمِنَ بكَ. قال: «وتَفْعَلُونَ؟» قالوا: نعم. قال: فدعا، فأتاه جبريلُ فقال: إنَّ رَبَّكَ يقرأُ عليك السلامَ، ويقول لك: إن شئتَ أُصبِحَ لهم الصَّفا ذهباً، فمَن كَفَرَ بعدَ ذٰلك منهم عذَّبْتُه عذاباً لا أُعذِّبُه أحداً من العالَمين، وإن شئتَ فَتَحْتُ لهم بابَ التوبةِ والرحمةِ. قال: «بَل بابُ التَّوبةِ والرَّحمةِ»[3].

على ناصر

(١) إسناده قوي على شرط مسلم.
وأخرجه الطبراني (٢٨٢٢) و(١٢٨٣٧)، والحاكم ٤/٣٩٧-٣٩٨ من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي، وسيأتي برقم (٢٥٥٣).

(٢) في «تعجيل المنفعة» ص٢١٩ قال ابن حجر: عمران بن الحكم السلمي، عن ابن عباس رضي الله عنهما، كذا وقع، والصواب: عمران بن الحارث أبو الحكم كما في «صحيح مسلم» وغيره. وسيأتي في «المسند» برقم (٣٢٢٣) على الصواب.

(٣) إسناده صحيح على شرط مسلم، عمران بن الحكم: صوابه عمران بن الحارث السلمي أبو الحكم الكوفي، من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري.
وأخرجه عبد بن حميد (٧٠٠)، والطبراني (١٢٧٣٦)، والبيهقي في «دلائل النبوة» ٢/٢٧٢ من طريقين عن سفيان الثوري، بهٰذا الإسناد.
وأخرجه البيهقي ٢/٢٧٢ من طريق مالك بن مغول، عن سلمة بن كهيل، عن رجل من بني سليم، عن ابن عباس. وسيأتي برقم (٣٢٢٣)، وانظر (٢٣٣٣).

(2)فضائل الصحابة,المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ):

١٣٨٠ - حَدَّثنَا عَبْدُ اللّٰه قَالَ :حَدَّثنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرّحْمَنِ، نا حَمَّاد بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ ":رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ، أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰه، مَا هَذَا؟ قَالَ :دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ قَالَ عَمَّار: فَحَفِظْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَلَيْهِ السَّلامُ."

[الكتاب: فضائل الصحابة

المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ)

المحقق: د. وصي الله محمد عباس

الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤٠٣ – ١٩٨٣, ج 2 ص 778, ح 1380]

https://shamela.ws/book/13136/1359

اردو اسکین

فضائل الصحابہ، ادارۃ اسلامیۃ لاہور کراچی ، تحقیق: شیخ وصی اللہ محمد

عباس،ترجمہ و توضیح :حافظ فیض اللہ ناصر، ص 490, ح 1380

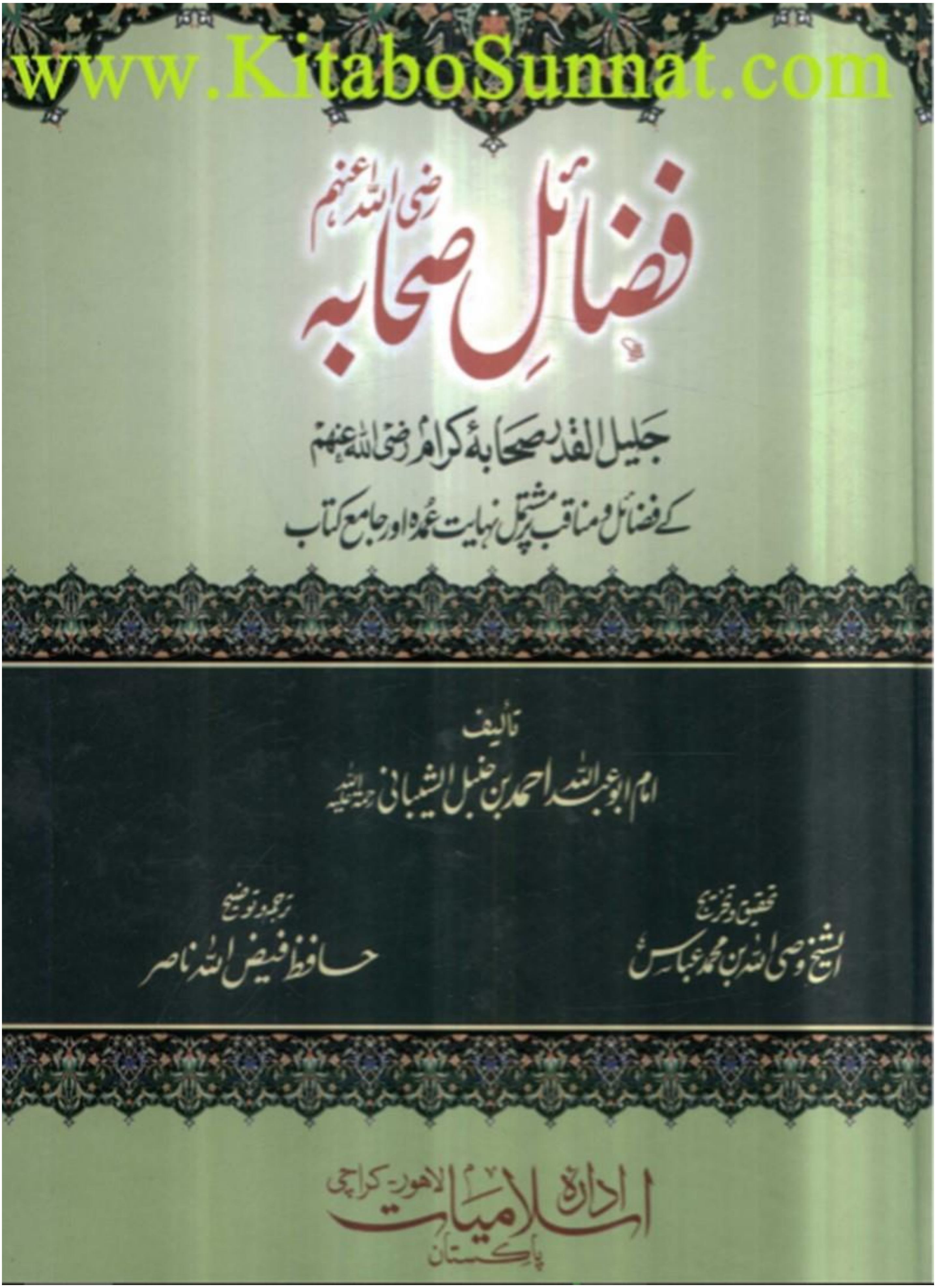
www.KitaboSunnat.com
فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم
جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب
تالیف
امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق و تخریج
الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس
ترجمہ و توضیح
حافظ فیض اللہ ناصر
ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ خَيْرٌ مِنِّي، وَلَقَدْ عَلِمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْتَخْلِيْنِي دُونَهُمَا وَأَنَا صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ. ❶

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما مجھ سے بہتر ہیں، حالانکہ انہیں علم ہے کہ وہ (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ) ان کے بجائے مجھ سے علیحدگی میں باتیں کیا کرتے تھے اور سفید خچر کی ذمہ داری بھی میرے پاس ہی ہوتی تھی۔

توضیح:...... "اَلشَّهْبَاءُ" سے مراد ایسا جانور ہوتا ہے جس کی پیشانی میں خال خال ہی سیاہ بال ہو۔

1380 ۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ، أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ)) قَالَ عَمَّارٌ: فَحَفِظْنَا ذَالِكَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ❷

میں نے ایک مرتبہ نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا، آپ اس میں کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ عمار کہتے ہیں کہ ہم نے وہ تاریخ یاد رکھی، پھر معلوم ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

1381 ۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قَائِلًا أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ فَلَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ))، فَأَحْصَيْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ❸

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ہم نے اس دن کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ پھر انہوں نے معلوم کیا تو پتا چلا کہ ان کی (یعنی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی) اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

1382 ۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ)). ❹

❶ إسناده حسن.

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/ ٢٤٣ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٩٧ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١١٦

❸ إسناده صحيح. ❹ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٣/ ١٤ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ٦٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علي ناصر

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو ملے اور فرمایا: اپنا کپڑا اٹھایئے تاکہ میں آپ کے جسم کے اس حصے کو بوسہ دے سکوں جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ تو حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھالیا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ ان کی ناف پر رکھ دیا۔

1387۔ زُہیر بن اقمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) وَلَوْلَا عَزِيمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا حَدَّثْتُ. ❶

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یقیناً میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انہوں نے آپ کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کو اس سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو یہاں موجود ہے وہ یہ بات اس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم نہ ہوتا تو میں یہ بات بیان نہ کرتا۔

1388۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)). ❷

اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، سو تو بھی اس سے محبت فرما۔

1389۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَغْبَرَ أَشْعَثَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ مُنْذُ الْيَوْمَ أَلْتَقِطُهُ)) فَأُحْصِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ. ❸

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ دن یاد رکھا تو انہوں نے اسی روز انہیں شہید ہوا پایا۔

1390۔ یعقوب بن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥/ ٣٦٦۔ المستدرك للحاكم: ٣/ ١٧٦۔ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ١٧٦

❷ [إسناده صحيح] مضى برقم: ١٣٨٣ ❸ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١١٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ علي ناصر

(3)التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة,المؤلف: أبو عبد الله، محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي الأندلسي ثم القرطبي (ت ٦٧١ هـ):

وذكر الإمام أحمد بن حنبل (١)قال: ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال حَدَّثنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ " قَالَ عَمَّارٌ: " فَحَفِظْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ " ، وهذا سند صحيح لا مطعن فيه.

الكتاب: التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة

المؤلف: أبو عبد الله، محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي الأندلسي ثم القرطبي (ت ٦٧١ هـ)

تحقيق ودراسة: د. الصادق بن محمد بن إبراهيم

أصل التحقيق: أطروحة دكتوراة من الجامعة الاسلامية، ١٤٢٣ هـ

الناشر: مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع، الرياض - السعودية

الطبعة: الأولى، ١٤٢٥ هـ ج 3 ص 1120

https://shamela.ws/book/21536/1113

اردو اسکین:

کتاب: سفر آخرت کی منازل (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة)، مولانا غلام نصیر الدین گولڑوی، ط: فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ج 2 ص 443-444

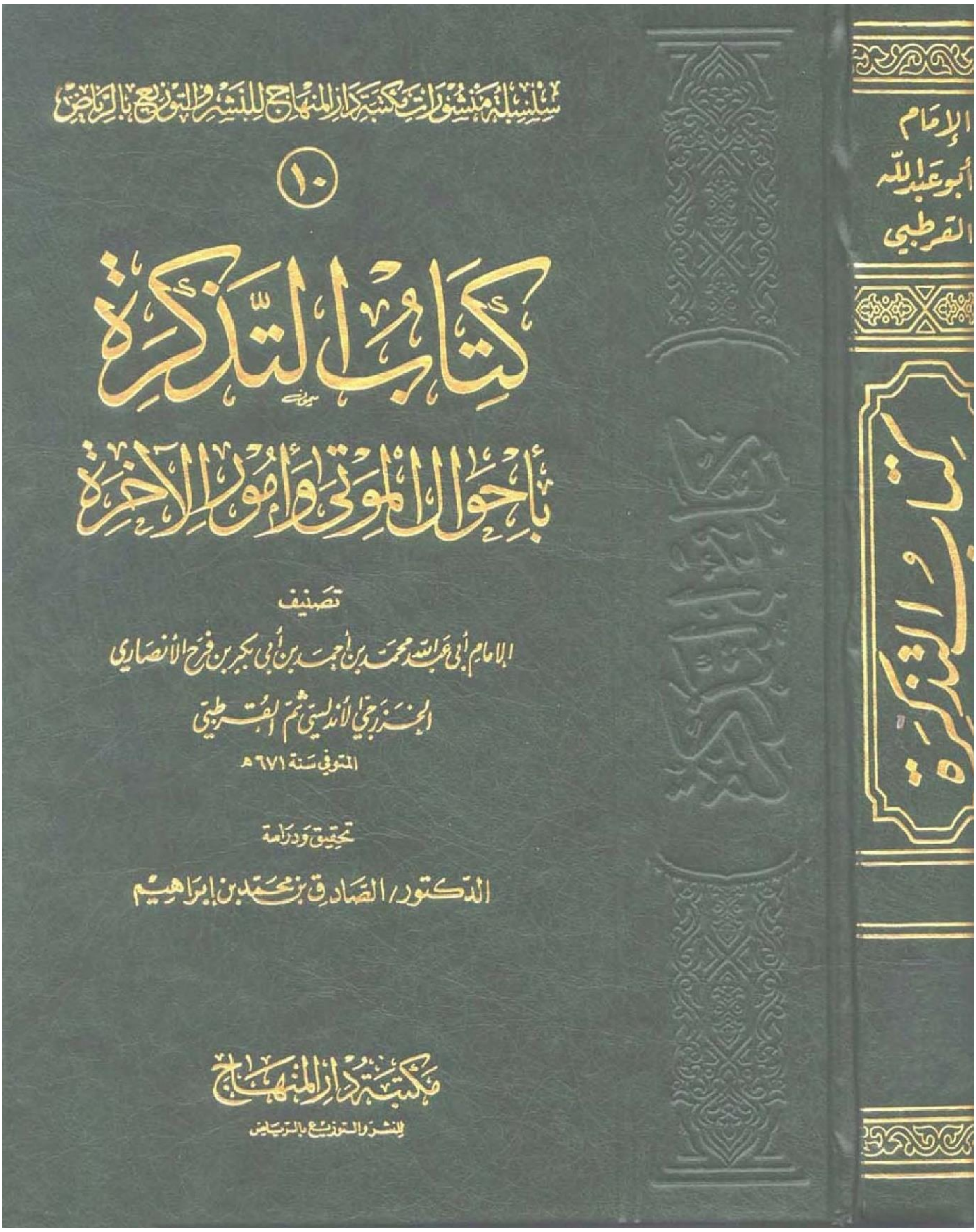
سلسلة منشورات مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع بالرياض
١٠
كتاب التذكرة
بأحوال الموتى وأمور الآخرة
تصنيف
الإمام أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري
الخزرجي الأندلسي ثم القرطبي
المتوفى سنة ٦٧١ هـ
تحقيق ودراسة
الدكتور/ الصادق بن محمد بن إبراهيم
مكتبة دار المنهاج
للنشر والتوزيع بالرياض
الإمام
أبو عبد الله
القرطبي

سلسلة منشورات مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع بالرياض ١٠

كتاب التذكرة
بأحوال الموتى وأمور الآخرة

تصنيف

الإمام أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري

الخزرجي الأندلسي ثم القرطبي

المتوفى سنة ٦٧١ هـ

تحقيق ودراسة

الدكتور/ الصادق بن محمد بن إبراهيم

المجلد الأول

مكتبة دار المنهاج

للنشر والتوزيع بالرياض

Created by Universal Document Converter

ح دار المنهاج للنشر والتوزيع، ١٤٢٥هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
القرطبي، محمد بن أحمد
التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة. /محمد بن أحمد القرطبي.- الرياض، ١٤٢٥هـ
٣مج.
ردمك: ٢ ـ ٠ ـ ٩٥٥٧ ـ ٩٩٦٠ (مجموعة)
٠ ـ ١ ـ ٩٥٥٧ ـ ٩٩٦٠ (ج١)
١ ـ الموت ٢ ـ الحياة الأخرى أ ـ العنوان
ديوي ٢٤٣ ١٤٢٥/٣٨٠٠

جميع حقوق الطبع محفوظة لدار المنهاج بالرياض

الطبعة الأولى

١٤٢٥هـ

حقوق الطبع محفوظة © ١٤٢٥هـ، لا يسمح بإعادة نشر هذا الكتاب أو أي جزء منه بأي شكل من الأشكال أو حفظه ونسخه في أي نظام ميكانيكي أو إلكتروني يمكن من استرجاع الكتاب أو ترجمته إلى أي لغة أخرى دون الحصول على إذن خطي مسبق من الناشر.

مكتبة دار المنهاج
للنشر والتوزيع
المملكة العربية السعودية ـ الرياض
المركز الرئيسي: طريق الملك فهد/ شمال الجوازات
هاتف ٤٦٥٥٥٣ - فاكس ٤٠٨٣٦٩٨ - ص ب ٩٩٢٩ الرياض ١١٥٥٣
الفروع: طريق خالد بن الوليد (إنكاس سابقاً) ت ٣٣٢٢٠٩٥
طريق الأمير عبدالله/ت ٢٦٣١٦٢٢ * مكة المكرمة ـ الشامية
هاتف ٥٧٣٠٩٨٠

Created by Universal Document Converter

وفي هذه الرواية اختلاف، وقد قيل إن يزيد بن معاوية هو الذي قتل القاتل.

علي ناصر

وذكر الإمام **أحمد بن حنبل**[١] قال: ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال: حدثنا حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن ابن عباس قال: رأيت النبي ﷺ نصف النهار أشعث أغبر معه قارورة فيها دم، يلتقطه أو يتبع فيها[٢]، قال قلت: يا رسول الله ما هذا؟ قال: دم الحسين وأصحابه، لم أزل أتتبعه منذ اليوم. قال عمار: فحفظنا ذلك اليوم فوجدناه قتل ذلك اليوم، وهذا سند صحيح لا مطعن فيه.

وساق القوم حرم رسول الله ﷺ كما تساق الأسارى حتى إذا[٣] بلغوا بهم إلى[٤] الكوفة خرج الناس فجعلوا[٥] ينظرون إليهم، وفي الأسارى علي بن حسين، وكان شديد المرض قد جمعت يداه[٦] إلى عنقه، وزينب بنت علي وبنت فاطمة الزهراء وأختها أم كلثوم، وفاطمة وسكينة بنتا الحسين، وساق الظلمة الفسقة معهم رؤوس القتلى.

وروى[٧] فطر عن منذر الثوري عن محمد بن الحنفية قال: قتل مع الحسين سبعة عشر رجلاً كلهم من ولد فاطمة عليها السلام.

وذكر أبو عمر بن عبد البر[٨] «عن الحسن البصري قال: أصيب مع الحسين بن علي ستة عشر رجلاً من أهل بيته ما على وجه الأرض لهم يومئذٍ[٩] شبيه.

وقيل: إنه قتل مع الحسين من ولده وإخوته وأهل بيته ثلاثة وعشرون رجلاً».

---

(١) في مسنده ١/ ٢٤٢، ح٢١٦٥؛ والطبراني في الكبير ٣/ ١١٠، ح٢٨٢٢، إسناده قوي على شرط مسلم، انظر: حاشية مسند أحمد ٤/ ٥٩، ح٢١٦٥.

(٢) في (المسند): أو يتتبع فيها شيئاً.

(٣) (إذا): ليست في (ظ).

(٤) (إلى): ليست في (ظ).

(٥) (فجعلوا): ليست في (ظ).

(٦) في (ظ): يده.

(٧) ذكر هذه الرواية ابن عبد البر في الاستيعاب ١/ ٣٩٦.

(٨) في الاستيعاب له ١/ ٣٩٦.

(٩) (يومئذٍ): ليست في (ظ).

Created by Universal Document Converter

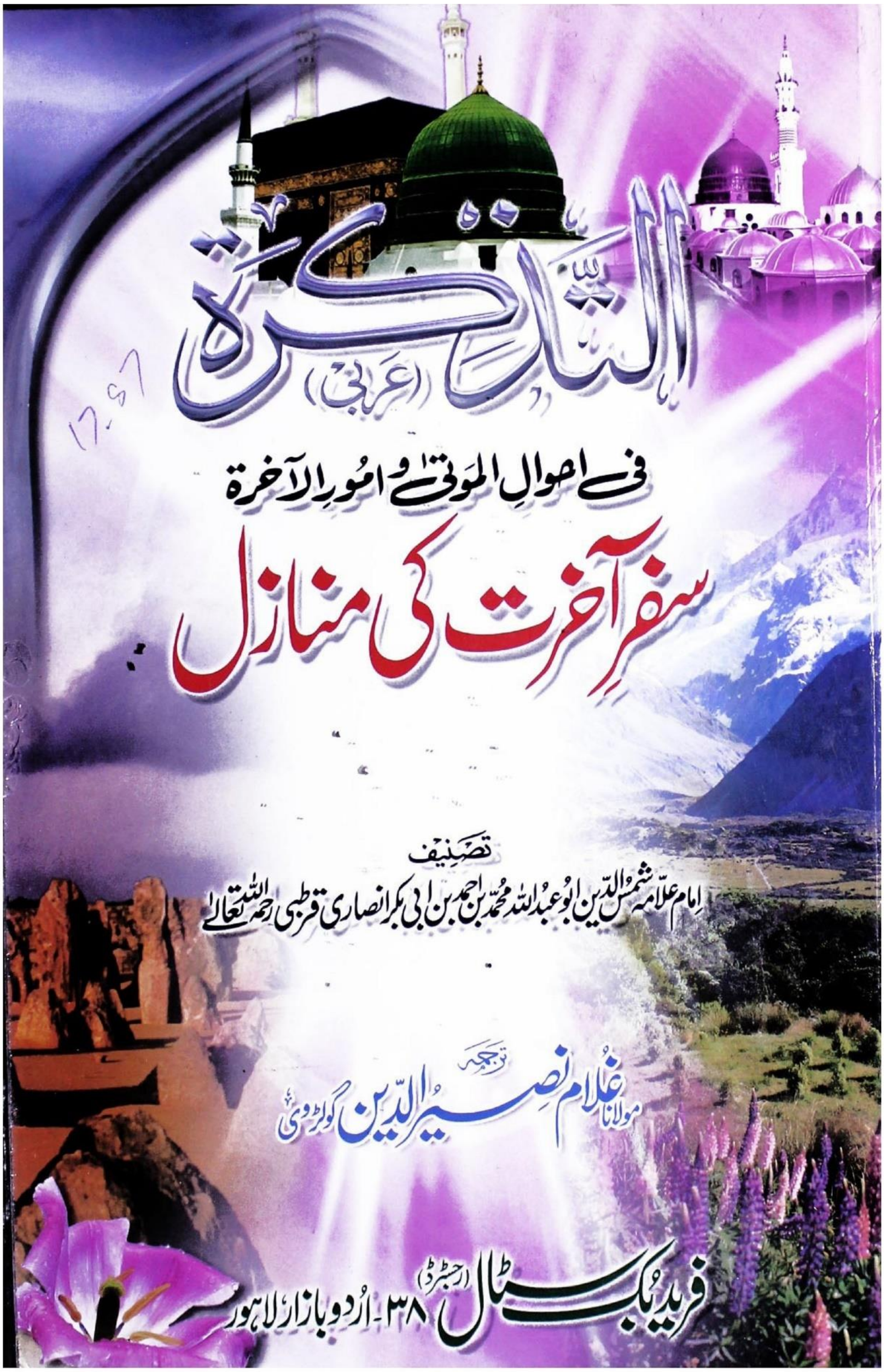

Marfat.com
Created by Universal Document Converter

وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى

اور جو اُس کے پاس مومن ہو کر آئے کہ اُس نے نیک کام کیے ہوں تو ایسے ہی لوگوں کیلئے بُلند درجے ہیں (طٰہٰ:۷۵)

التذکرۃ (عربی)

في احوال الموتى و امور الآخرة

سفرِ آخرت کی منازل (مترجم)

موت، قبر، عالمِ برزخ، حشر و نشر کے احوال، شفاعت، حساب و کتاب، حوضِ کوثر، میزان، پُل صراط، جنت اور دوزخ کے بارے میں تفصیلات، اُمتِ مسلمہ میں ہونے والے فتنوں کا تذکرہ، امام مہدی کی تشریف آوری اور علاماتِ قیامت، ایک عظیم مفسّر اور محدّث کے قلم سے

تصنیف

امام علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر انصاری قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ

المتوفي ۶۷۱ھ

ترجمہ

مولانا غلام نصیر الدین

ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

Created by Universal Document Converter

Copyright ©
All Rights reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

85152

فرید بک سٹال ۳۸۔اُردو بازار لاہور

تصحیح : محمد نواز نظامی، فیاض رضوی، محمد ارشاد
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : شعبان 1427ھ / اگست 2006ء
الطبع الثانی : رجب 1429ھ / جولائی 2008ء
قیمت : [redacted] روپے

Farid Book Stall
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

Marfat.com
Created by Universal Document Converter

خلیفہ ابنِ خیاط لکھتا ہے:

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی ذمہ داری شمر بن ذی جوشن اور امیر جیش عمرو بن سعد پر عائد ہوتی ہے اور وہی قاتل حسین علیہ السلام ہیں۔ شمر کا جسم پھلبہری کے مرض کی وجہ سے سفید داغوں والا تھا۔ شمر کو سامانِ حرب دے کر قتلِ حسین کے لیے تیار کر کے بھیجنے والا خولی بن یزید اصبحی تھا جو قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتا تھا۔ شہید ہونے کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک جسم پاک سے جدا کر کے شمر، عبیداللہ ابنِ زیاد کے پاس لایا تھا اور اس نے یہ اشعار پڑھے تھے کہ:

أوقـر ركـابـي فـضة وذهبـاً أنـي قتـلـت الـملـك الـمـحـجبا

قتـلـت خيـر الـنـاس أمـا و أبـا وخيـرهـم اذ يـنـسبـون نسبـا

''میرے اونٹوں کو سونے اور چاندی سے لاد دو بے شک میں نے ایک محفوظ ترین شہزادے کو قتل کیا ہے''۔

''میں نے ایک ایسے نجیب الطرفین شہزادے کو قتل کیا ہے کہ اگر لوگوں کے نسب بیان کیے جائیں تو وہ ان میں سب سے اچھی ماں اور سب سے اچھے باپ کا نورِ نظر اور جگر پارہ ہے''۔

محولہ بالا روایت کے راوی ابنِ عبدالبر ہیں جیسا کہ انہوں نے ''الاستیعاب'' میں اسے بیان کیا ہے لیکن ایک دوسری روایت یہ ہے، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کو اُٹھا کر ابنِ زیاد کے دربار میں لانے والا شخص بشر بن مالک الکندی تھا اور اسی نے ابن زیاد کے سامنے مذکورہ بالا اشعار پڑھے تھے۔

اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: ''في أرض نجد و حرا ويثربا '' کہ وہ شہزادہ سرزمین نجد، حرا اور یثرب کے لوگوں میں تمام اعلیٰ سے اعلیٰ نسب والوں میں سب سے عالی نسب تھا۔

ابنِ زیاد اس کے یہ اشعار سن کر سخت آگ بگولا ہو کر کہنے لگا:

''جب تو جانتا تھا کہ وہ سب لوگوں سے افضل ہے تو تو نے اس کو قتل کیوں کیا؟ یعنی وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف سن کر جل بھن کر رہ گیا اور کہا: ''بخدا! تو کبھی مجھ سے بھلائی حاصل نہ کر سکے گا اور میں تجھے بھی تیرے ممدوح کے ساتھ ہی لاحق کر کے رہوں گا۔''

پھر ابنِ زیاد آگے بڑھا اور اس کی گردن تن سے جدا کر دی۔ (بہر حال یہ روایت مختلف فیہ ہے)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کو خود یزید بن معاویہ نے قتل کر دیا تھا۔

علی ناصر

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے (خواب میں) دیکھا، نصف النہار کا وقت ہے، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ہیں، آپ کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں، آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس

Marfat.com Created by Universal Document Converter

میں خون ہے' آپ اس کو اُلٹا پلٹا کر غور سے دیکھ رہے ہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔''

حضرت عمار کہتے ہیں: ہم نے وہ دن یاد رکھا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم نے دیکھا کہ انہوں نے اس دن میں شہادت پائی۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۲۴۲)

علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

''اس حدیث کی سند صحیح ہے' اس میں کوئی راوی مطعون نہیں ہے۔''

علی ناصر

پھر یزیدی فوج رسول اللہ ﷺ کے گھرانے والوں کو اس طرح بے ادبی کے ساتھ لے کر گئے جس طرح قیدیوں کو ہانک کر لے جایا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ کوفہ پہنچے تو لوگ اپنے گھروں سے باہر نکل آئے اور وہ نبی کے گھرانے والوں کو دیکھتے تھے' ان قیدیوں میں علی ابنِ حسین (حضرت زین العابدین) بھی تھے۔ آپ شدید بیمار تھے' اس کے باوجود ظالموں نے آپ کے دونوں ہاتھوں کو ان کی گردن کی طرف کر کے باندھا ہوا تھا۔ ان میں حضرت زینب بنتِ علی و بنتِ فاطمہ اور حضرت زینب کی بہن اُم کلثوم بھی تھیں۔ ان کے علاوہ حضرت امام حسین کی دو صاحبزادیاں حضرت فاطمہ بنتِ حسین اور سکینہ بنتِ حسین بھی اس میں موجود تھیں۔ ان یزیدی ظالموں اور فاسقوں نے قیدیوں کے ساتھ شہداء کربلا کے سروں کو بھی کاٹ کر اپنے ہمراہ اُٹھا رکھا تھا۔

امام ثوری کا بیان ہے' حضرت محمد بن حنفیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شہید ہونے والوں میں سترہ (۱۷) مرد تو صرف وہی تھے جو تمام کے تمام حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کی اولادِ اطہار میں سے تھے۔

ابنِ عبدالبر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ کے اہلِ بیت میں سے سولہ (۱۶) ایسے مردوں نے مرتبۂ شہادت کو پایا کہ پوری روئے زمین پر ان ایسا کوئی شخص اس وقت موجود نہیں تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے بھائی' ان کی اولاد اور ان کے اہلِ خانہ میں سے تینتیس (۳۳) مرد شہید ہوئے۔

''صحیح بخاری' کتاب المناقب'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت میں رکھ دیا گیا اور وہ سر مبارک کو چھڑی سے کچوکے لگانے لگا اور آپ کے حسن کے متعلق بھی کچھ بکواس کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بہت مشابہ تھے اور آپ وسمہ کے ساتھ خضاب استعمال فرماتے تھے اور وہ فاسق (بدمعاش اوباش) چھڑی کے ساتھ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزت اور کرامت والے سر مبارک میں خراشیں لگا رہا تھا اور عبیداللہ ابنِ زیاد نے سر مبارک کا سوراخ لمبا کر دیا یہاں تک کہ اس کو نیزے میں نصب کر دیا' اس پر اکثر لوگ سخت ناراض ہوئے۔ پھر ایک شخص اُٹھا' اس کا نام

Marfat.com Created by Universal Document Con

اسی روایت کو ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں نقل کیا ہے۔

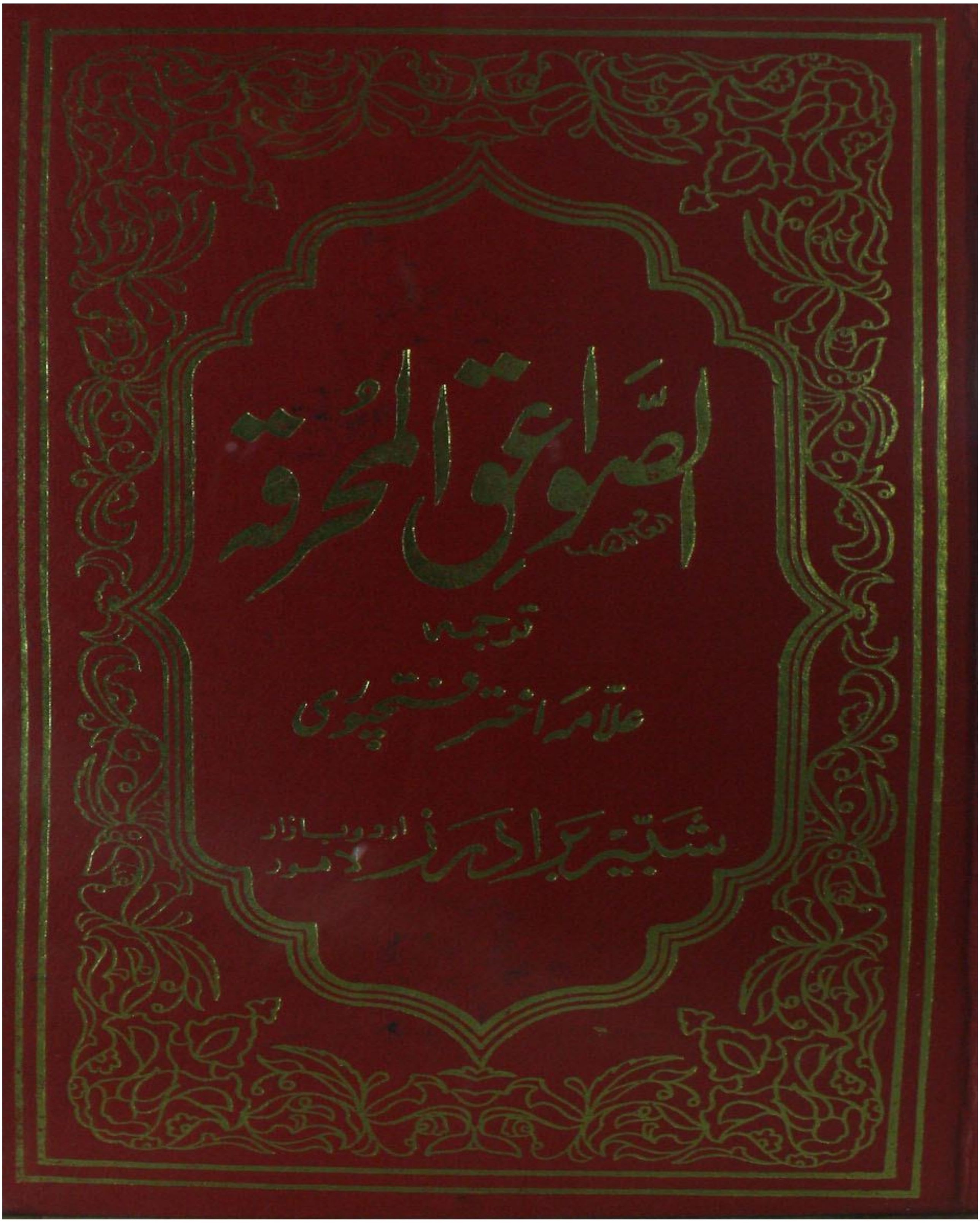

آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی ۔ آپ نے حضور علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ابھی حسین کو قتل کیا گیا ہے ۔

اسی طرح حضرت ابن عباس نے نصف النہار کے وقت آپ کو پراگندہ مو ، غبار آلود صورت میں دیکھا ۔ آپ ہاتھ میں ایک خون کی بوتل اٹھائے ہوئے تھے ۔ حضرت ابن عباس نے آپ سے پوچھا تو فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ۔ میں اس دن سے ہمیشہ اس کی جستجو میں رہا ۔ یہاں تک کہ حضرت حسین حضور علیہ السلام کے فرمان کے عین مطابق ارض عراق میں ، نواحِ کوفہ میں ، کربلا میں شہید ہو گئے ۔ یہ جگہ طف کے نام سے بھی معروف ہے ۔ آپ کو سنان بن نخعی نے قتل کیا ۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک اور آدمی نے آپ کو ۶۱ھ میں دس محرم کو جمعہ کے روز ۵۶ سال چند ماہ کی عمر میں قتل کیا ۔

جب وہ آپ کو قتل کر چکے تو آپ کے سر کو یزید کی طرف بھیجا اور پہلی منزل میں اُتر کر سر سے پینے لگے ۔ اسی اثناء میں ایک ہاتھ دیوار سے باہر آیا ۔ جس کے ساتھ ایک لوہے کا قلم تھا ۔ اس نے خون سے ایک سطر لکھی ہے

کیا وہ اُمت جس نے حسین کو قتل کیا ہے ۔ یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی اُمید رکھتی ہے ۔

پس وہ سر کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اس شعر کو منصور بن عمار نے بیان کیا ہے ۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی ذکر کیا ہے ۔ کہ یہ شعر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تین سو سال قبل ایک پتھر پہ پایا گیا ۔ اور وہ ارض روم کے ایک گرجا میں بھی لکھا ہوا تھا ۔

علی ناصر

marfat.com

صواعق محرقہ، ترجمہ:علامہ اختر فتحپوری ،ط:شبیر برادرز اردو بازار لاھور

ص:643

عمار ابن ابو عمار سے روایت:

فضائل الصحابة, المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ):

1396 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ أَشْعَثُ أَغْبَرُ فِي يَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا الدَّمُ؟ فَقَالَ: «دَمُ الْحُسَيْنِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ فَأُحْصِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ» .

عمار ابن ابو عمار بیان کرتے ہیں:ابن عباس نے ایک دن نصف نہار کے وقت خواد میں نبیؐ اکرم کو دیکھا،آپؐ کے بال بکھرے ہوئے اور لباس غبار آلود تھا،اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا،میں نے

عرض کیا:اے اللہ کے رسول!یہ خون کیسا ہے؟تو آپؐ نے فرمایا:یہ حسینؑ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ،میں صبح سے اسکی تلاش میں لگا ہوا ہوں،اس دن کو یاد رکھ لیا گیا،پھر لوگوں نے دیکھا کہ امام حسینؑ اسی روز شہید کئے گئے۔

[الكتاب: فضائل الصحابة

المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ)

المحقق: د. وصي الله محمد عباس

الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤٠٣ – ١٩٨٣, ج 2 ص 784, ح 1396]

https://shamela.ws/book/13136/1375

اردو اسکین

فضائل الصحابہ،ادارۃ اسلامیۃ لاہور کراچی ، تحقیق: شیخ وصی اللہ محمد عباس،ترجمہ و توضیح :حافظ فیض اللہ ناصر، ص 495,ح 1396

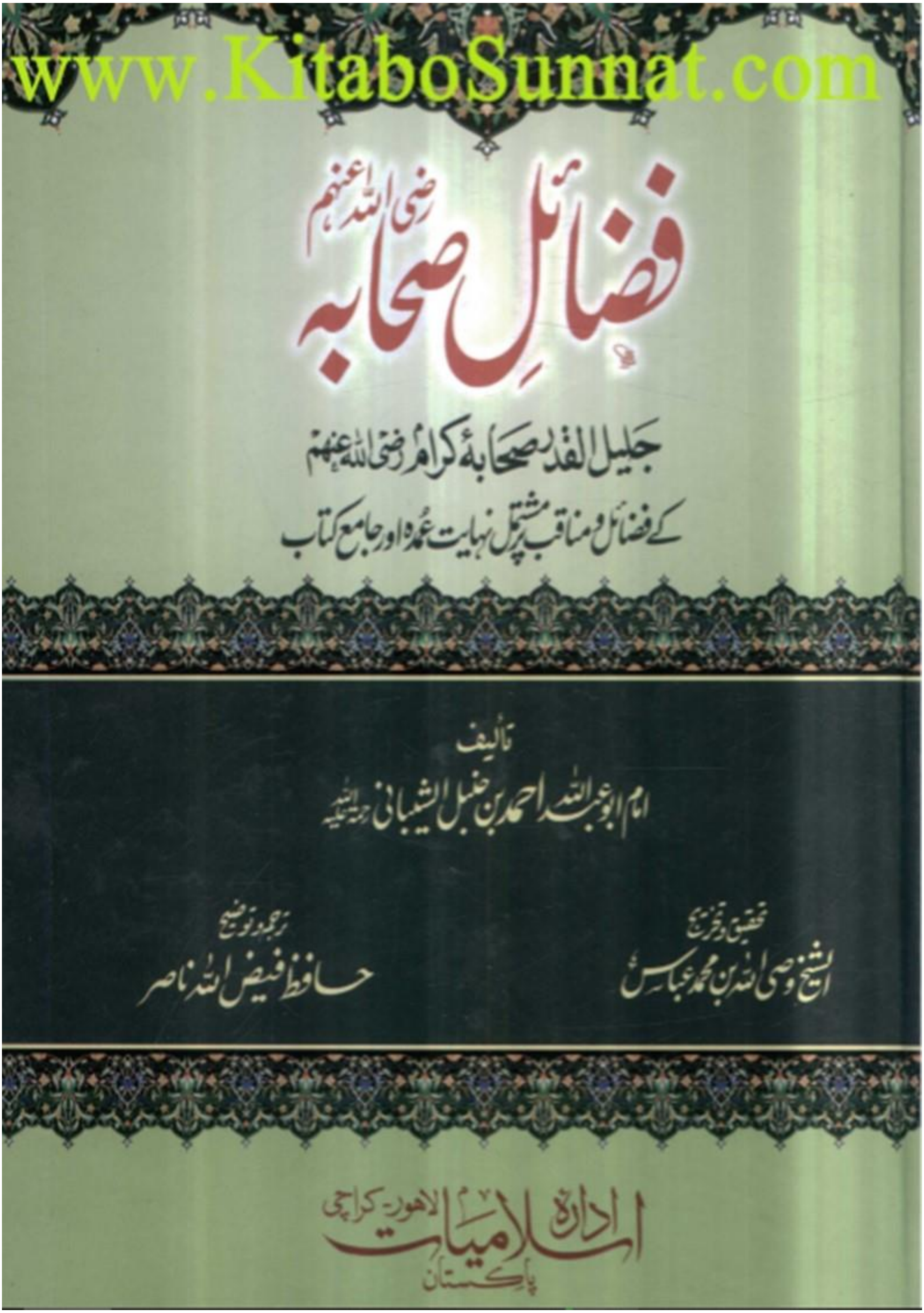
www.KitaboSunnat.com
فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم
جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب
تالیف
امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق و تخریج
الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس
ترجمہ و توضیح
حافظ فیض اللہ ناصر
ادارہ اسلامیات لاہور - کراچی
پاکستان

هُرَيْرَةَ وَكَانَ لَنَا صَدِيقًا، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فَاهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتِ إِنْ تُقَبِّلِي مُقَبَّلَ رَسُولِ اللّٰهِ فَافْعَلِي فَتَزَوَّجَتْهُ. ❶

قریش کے کچھ نوجوانوں نے سہیل بن عمرو کی صاحبزادی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور سیدنا حسن بن علی ؓ نے بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے ہمارے دوست سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ان کا منہ چوم رہے تھے، لہٰذا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ کا بوسہ کیا ہوا منہ چومنا چاہتی ہو تو (ان سے شادی) کر لو۔ چنانچہ انہوں نے ان سے شادی کر لی۔

1394 ۔ سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبِهِ فِي أَنْفِهِ، وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا، قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب سیدنا حسین ؓ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ چھڑی ان کے ناک میں مار کر کہنے لگا: میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا۔ تو میں نے کہا: سنو! یقیناً یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

1395 ۔ سیدنا انس ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ ابْنَ زِيَادٍ حَيْثُ أُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِقَضِيبٍ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❸

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب سیدنا حسین ؓ کا سر آیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی انہیں مارنے لگا، تو میں نے کہا: سنو! یقیناً یہ نبی ﷺ کے ساتھ ان دونوں (حسن و حسین ؓ) میں سے زیادہ مشابہ ہے۔

1396 ۔ عمار بن ابو عمار ؒ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ أَشْعَثُ أَغْبَرُ فِي يَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا الدَّمُ؟ فَقَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ)) فَأُحْصِيَ ذَالِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ. ❹

سیدنا ابن عباس ؓ نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ کے بال بکھرے ہوئے تھے اور جسم غبار آلود تھا، اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ خون کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ اس دن کو یاد رکھ لیا گیا، پھر لوگوں نے دیکھا کہ سیدنا حسین ؓ اسی روز شہید کیے گئے۔

1397 ۔ سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ:

---

❶ إسناده ضعيف.

❷ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١٣٥

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٧/ ٩٤ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١٣٥

❹ [إسناده صحيح] مضى برقم: ١٣٨١، ١٣٨٩

علي ناصر

جس شخص نے خواب میں رسولؐ اکرم کو دیکھا اس نے بلا شبھہ رسولؐ اکرم کو ہی خواب میں دیکھا:

صحیح بخاری کی حدیث:

محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے:

110 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

ہم سے موسی نے بیان کیا،ان سے ابوعوانہ نے ابو حصین کے واسطہ سے نقل کیا،وہ ابوصالح سے روایت کرتے ہیں ،وہ ابو ہریرہ سے وہ رسولؐ اکرم سے کہ (اپنی اولاد) کا میرے نام کے اوپر نام رکھو،مگر میری کنیت اختیار نہ کرو اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلا شبہ اس نے مجھے

دیکھا۔کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا،اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔

صحيح بخاري حديث 110 حديث 6197

https://sunnah.com/bukhari:110

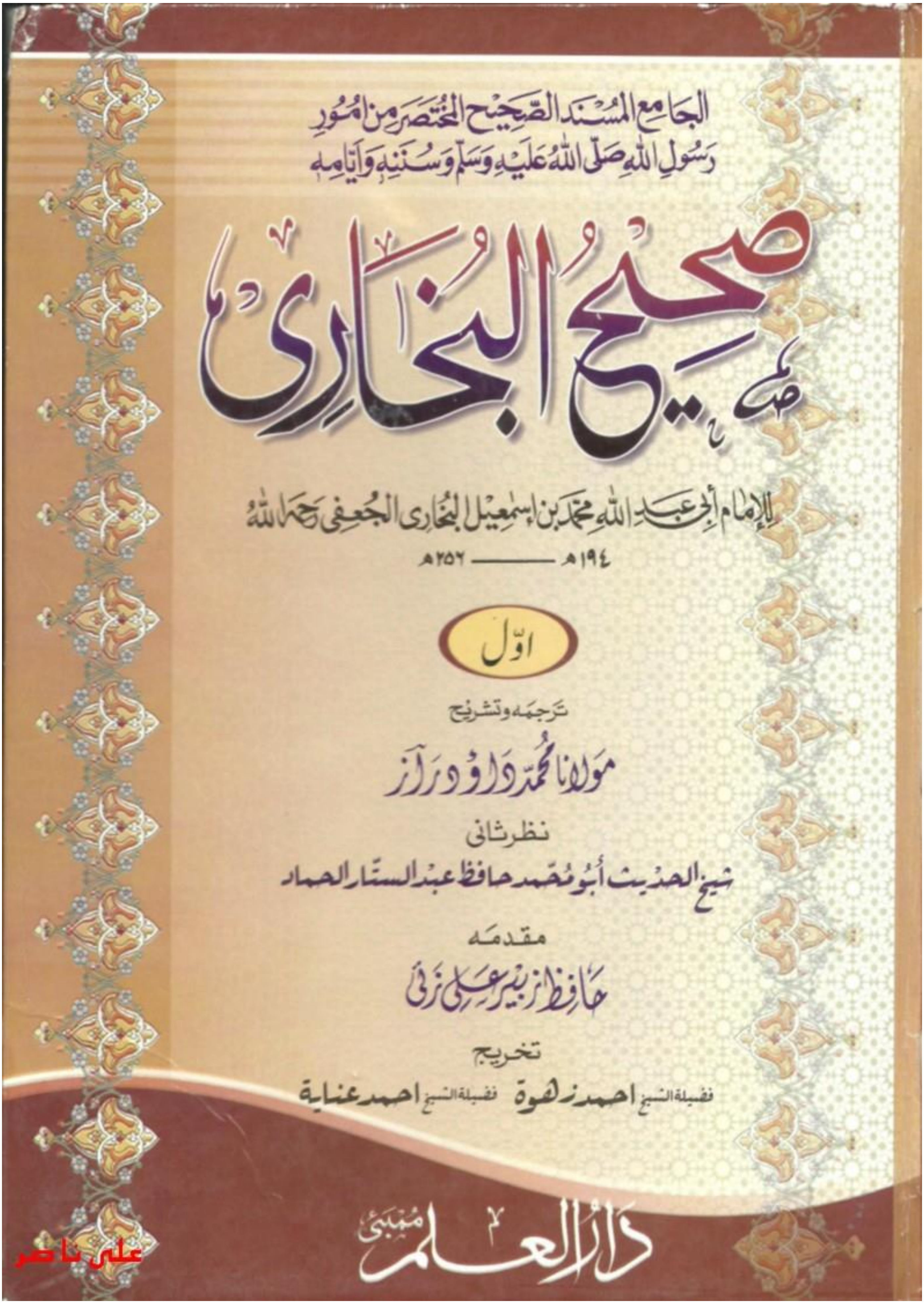
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وایامه
صحیح البخاری
للإمام أبی عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمه الله
١٩٤هـ — ٢٥٦هـ
اوّل
ترجمه وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمه
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلة الشیخ احمد زهوة
فضیلة الشیخ احمد عنایة
دار العلم ممبئی
علی ناصر

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے ثلاثیات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مسند امام اعظم نامی کتاب کا حوالہ دے کر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہ واقعہ ہے کہ فن حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی کوئی کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے اور مسند امام اعظم نامی کتاب محمد خوارزمی کی جمع کردہ ہے جو ۶۶۴ھ میں رائج ہوئی۔ (بستان المحدثین ص ۵)

١١٠ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). [أطرافه في: ٣٥٣٩، ٦١٨٨، ٦١٩٧، ٦٩٩٣] [مسلم: ٤]

(۱۱۰) ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے ابوحصین کے واسطہ سے نقل کیا، وہ ابوصالح سے روایت کرتے ہیں، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ "(اپنی اولاد) کا میرے نام کے اوپر نام رکھو۔ مگر میری کنیت اختیار نہ کرو اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔"

علی ناصر

تشریح: ان مسلسل احادیث کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوگ غلط بات منسوب کر کے دنیا میں خلق کو گمراہ نہ کریں۔ یہ حدیثیں بجائے خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عام طور پر احادیث نبوی کا ذخیرہ مفسد لوگوں کے دست سے محفوظ رہا ہے اور جتنی احادیث لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیں تھیں ان کو علمائے حدیث نے صحیح احادیث سے الگ چھانٹ دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ خواب میں اگر کوئی شخص میری صورت دیکھے تو وہ بھی صحیح ہونی چاہیے، کیونکہ خواب میں شیطان رسول اللہ ﷺ کی صورت میں نہیں آ سکتا۔

موضوع اور صحیح احادیث کو پرکھنے کے لیے اللہ پاک نے جماعت محدثین خصوصاً امام بخاری و مسلم رحمہم اللہ جیسے اکابر امت کو پیدا فرمایا۔ جنھوں نے اس فن کی وہ خدمت کی کہ جس کی امم سابقہ میں نظیر نہیں مل سکتی، علم الرجال وقوانین جرح وتعدیل وہ ایجاد کیے کہ قیامت تک امت مسلمہ ان پر فخر کیا کرے گی مگر صد افسوس کہ آج چودھویں صدی میں کچھ ایسے بھی متعصب مقلد جامد وجود میں آ گئے ہیں جو خود ان بزرگوں کو غیر فقیہ ناقابل اعتماد ٹھہرا رہے ہیں، ایسے لوگ محض اپنے مزعومہ تقلیدی مذاہب کی حمایت میں ذخیرہ احادیث نبوی کو مشکوک بنا کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ ان کو نیک سمجھ دے۔ آمین۔

یہ حقیقت ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو غیر فقیہ زود رنج بتلانے والے خود بے سمجھ ہیں جو چھوٹا منہ اور بڑی بات کہہ کر اپنی کم عقلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس مقام کی تفصیل میں جاتے ہوئے صاحب انوار الباری نے جماعت اہلحدیث اور اکابر اہلحدیث کو بار بار لفظ جماعت غیر مقلدین سے جس طنز وتوہین کے ساتھ یاد کیا ہے وہ حد درجہ قابل مذمت ہے مگر تقلید جامد کا اثر ہی یہ ہے کہ ایسے متعصب حضرات نے امت میں بہت سے اکابر کی توہین وتخفیف کی ہے۔ قدیم الایام سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ معاندین نے تو صحابہ کو بھی نہیں چھوڑا۔ حضرت ابوہریرہ، عقبہ بن عامر، انس بن مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کو غیر فقیہ ٹھہرایا ہے۔

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب: (دینی) علم کو قلم بند کرنے کے جواز میں

١١١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ

(۱۱۱) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہیں وکیع نے سفیان سے خبر دی، انہوں نے مطرف سے سنا، انہوں نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے ابوجحیفہ

مفتی تنظیم عالمی قاسمی اور محدث دہلوی کا اقرار:

مفتی تنظیم عالم قاسمی، استاذ حدیث دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد

ماہنامہ دارالعلوم ، شمارہ 2، جلد 92 :، صفرالمظفر 1429 ہجری مطابق فروری 2008ء میں لکھتے ہیں :

برصغیر کے مایہ ناز محدث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اچھے اور بہتر خواب کی درج ذیل ۹ صورتیں بیان کی ہیں جس میں سر فہرست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا ہے۔

مزید لکھتے ہیں :

یاد رہے کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ خواب سچا اور صحیح ہوگا، اس میں جھوٹ یا دھوکہ کاکوئی شائبہ نہیں، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (مشکوٰۃ:۳۹۴)

http://www.darululoom-deoband.com/urdu/articles/tmp/1417495356%2006-Khawab%20Ki%20Haqiqat_MDU_02_FEB_2008.htm

ابن باز کا اقرار:

ابن باز نے ایک سوال (بہت سے ہمارے علماء کہتے ہیں کہ نبیؐ کریم کو خواب میں دیکھنا ممکن ہے اور رسولؐ اکرم کو خواب میں دیکھنا حقیقیت میں دیکھنا ہے کیونکہ شیطان نبیؐ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا،کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟) کے جواب میں فرماتے ہیں:

الجواب :هذا القول حق وهو من عقيدة المسلمين وليس فيه شرك؛ لأنه قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل في صورتي» متفق على صحته. فهذا الحديث الصحيح،

جواب: یہ قول حق ہے اور یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے ،اس میں شرک نہیں ہے،کیونکہ یہ نبیؐ اکرم کی حدیث سے ثابت ہے (جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں دیکھا،کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا)اسکی صحت متفق ہے،یہ حدیث صحیح ہے۔

https://binbaz.org.sa/fatwas/47/%D8%B1%D9%88%D9%8A%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D8%B1%D8%B3%D9%88%D9%84-%EF%B7%BA-%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%84%D9%85%D9%86%D8%A7%D9%85

گویا جناب ام سلمہ اور حضرت ابن عباسؓ کا نبیؐ اکرم کو خواب میں دیکھنا محض خواب نہیں تھا،اسی لئے جب دن کو شمار کیا گیا تو وہ وہی دن نکلا جس دن امام حسینؑ کو شہید کیا گیا تھا، یعنی نبیؐ اکرم واقعی گریہ کر رہے تھے،ان کے بال حقیقت میں بکھرے اور لباس گرد آلود تھے۔

جِنات کا امام حسینؑ پر گریہ کرنا:

(1)سیر أعلام النبلاء, المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ):

امام ذھبی نے سیر اعلام النبلاء میں ،امام حسینؑ کے ترجمہ میں جناب ام سلمہ سے روایت نقل کی ہے:

"حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ: عَنْ عَمَّارِ بنِ أَبِي عَمَّارٍ؛ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ:
سَمِعْتُ الجِنَّ يَبكِيْنَ عَلَى حُسَيْنٍ، وَتَنُوحُ عَلَيْهِ"

حماد بن سلمہ عمار بن ابو عمار سے بیان کرتے ہیں ،میں نے ام سلمہؓ کو کہتے ہوئے سنا:میں نے جن کو امام حسینؑ پر گریہ کرتے ہوئے اور ان پر نوحہ پڑھتے ہوئے سنا۔

سیر اعلام النبلاء - ط بيت الافكار الدولية , المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ),ص 1495

https://ito.pdf.lib.eshia.ir/96275/1/1495

[الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: حسين أسد (جـ ١، ٦)، شعيب الأرنؤوط (جـ ٢، ٥، ١٩، ٢٠)، محمد نعيم العرقسوسي (جـ ٣، ٨، ١٠، ١٧، ١٨، ٢٠)، مأمون الصاغرجي (جـ ٤)، علي أبو زيد (جـ ٧، ١٣)، كامل الخراط (جـ ٩)، صالح السمر (جـ ١١، ١٢)، أكرم البوشي (جـ ١٤، ١٦)، إبراهيم الزيبق (جـ ١٥)، بشار معروف (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)، محيي هلال السرحان (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)

بإشراف: شعيب الأرناؤوط

تحقيق قسم السيرة النبوية والخلفاء الراشدون: بشار عواد معروف

الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م، ج 3 ص 316]

https://shamela.ws/book/10906/2924

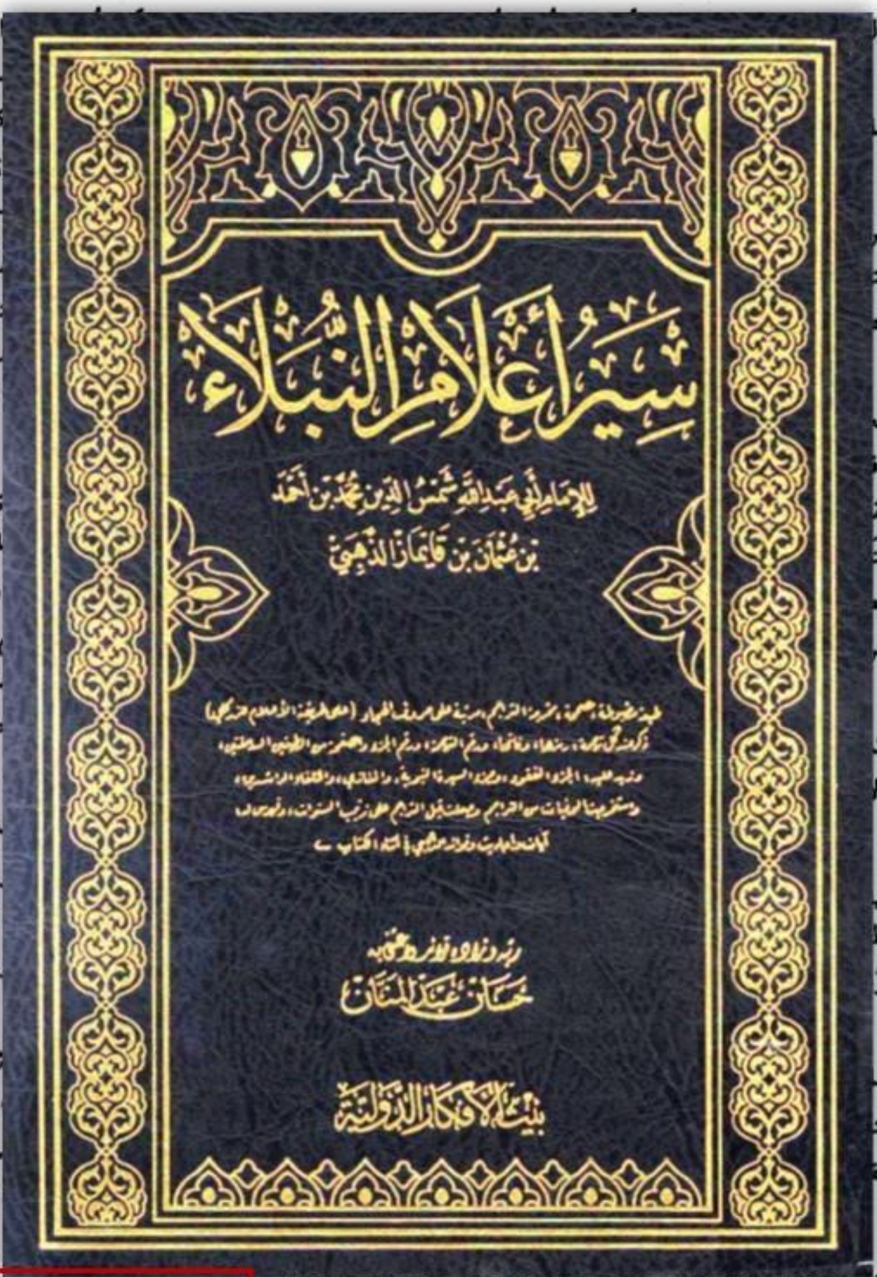

أبي سليمان الزُّهري، حدّثنا يحيى بنُ أبي كثير، حدّثنا عبدُ الرحمن بن عمرو، حدّثني شدّادُ بنُ عبد الله ؛ سمعتُ واثلةَ بنَ الأسقع وقد جيء برأس الحسين، فلعنه رجلٌ من أهل الشام، فغضب واثلةُ، وقام، وقال: واللّه لا أزالُ أُحبُّ عليّاً وولديه بعد أنْ سمعتُ رسولَ اللّه ﷺ في منزل أمِّ سلَمة، وألقى على فاطمةَ وابنيها وزوجها كساءً خيبريّاً ثم قال: ﴿إنّما يُريدُ اللّهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أهلَ البَيْتِ ويُطَهِّرَكُمْ تطهيراً﴾[الأحزاب: ٣٣].

سليمان ضعّفوه، والحنفي مُتّهم.

ويُروى عن أبي داود السبيعي، عن زيد بن أرقم، قال: كنتُ

الحسين، فأخذَ قضيباً، فجعل يفترُّ به عن
سنّ منه كأنه الدُّرُّ، فلم أملك أنْ رفعتُ
كيكَ أيُّها الشيخُ؟ قلتُ: يُبكيني ما رأيتُ
مصُّ موضعَ هذا القضيب، ويلثمه،
جيه».

ممّار بنِ أبي عمّار، عن ابنِ عباس:
نوم نصفَ النهار، أشعثَ أغبرَ، وبيده
ولَ اللّه، ما هذا؟ قال: هذا دمُ الحسين
التقطُه. فأُحصي ذلك اليوم، فوجدوه

ي، والمدائني، عن رجالهما ؛ أن مُحفز بن
حسين على يزيد، فقال: أتيتُك يا أميرَ
والأمهم. فقال يزيد: ما ولدتْ أمُّ مُحفز
يتدبر كلامَ اللّه: ﴿قُلِ اللّهُمَّ مَالِكَ المُلْك
مران: ٢٦] ثم بعثَ يزيدُ برأس الحسين إلى
عند أمّه.

سعيد القاضي: حدّثنا سليمان بن عبد
أميّة الكلاعيّ قال: سمعتُ أبا كَرِب
الوليد بن يزيد بدمشق، فأخذتُ سَفَطاً،
فرسي، وخرجتُ به من باب توما، قال:
بُ عليه. هذا رأسُ الحسين بن عليّ،

نا رَزين، حدّثتني سلمى قالت: دخلتُ
قلتُ: ما يُبكيكِ؟ قالتْ: رأيتُ رسولَ
سِهِ ولحيتِهِ التُّرابُ، فقلتُ: مالكَ يا
قتلَ الحُسين آنفاً».

وثّقه ابن مَعين. علي ناصر

حمّاد بن سلمة: عن عمّار بن أبي عمار ؛ سمعتُ أمَّ سلمة تقولُ: سمعتُ الجنَّ يبكينَ على حُسين، وتنوحُ عليه.

سُويد بن سعيد: حدثنا عمرو بن ثابت، حدثنا حبيبُ بنُ أبي ثابت ؛ أنَّ أمَّ سلمة سمعتْ نوحَ الجنِّ على الحُسين.

عُبيد بن جَناد: حدثنا عطاءُ بنُ مسلم، عن أبي جَناب الكلبي قال: أتيتُ كربلاء، فقلتُ لرجلٍ من أشراف العرب: بلغني أنكم تسمعون نَوْحَ الجنِّ. قال: ما تلقى حُرّاً ولا عبداً إلاّ أخبرك أنّه سمع ذلك. قلتُ: فما سمعتَ أنتَ؟ قال: سمعتُهم يقولون:

مسحَ الرسولُ جبينَه فلَه بريقٌ في الخُدودِ

(2)البداية والنهاية, المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (ت ٧٧٤ هـ):

اس روایت کو ابن کثیر نے اپنی تاریخ "البدایۃ والنھایۃ"میں نقل کیا اور اسکی تصحیح کی:

"وَقَدْ رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عمارة عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهَذَا صَحِيحٌ"

روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے عمار بن ابو عمار ہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے جن کو امام حسینؑ پر نوحہ کرتے ہوئے سنا،اور یہ صحیح ہے۔

[الكتاب: البداية والنهاية

المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (ت ٧٧٤ هـ)

طبع: مطبعة السعادة – القاهرة

عدد الأجزاء: ١٤

وصَوّرتها: دار الفكر - بيروت، مع زيادة مجلد فهارس، ١٥, ج

8 ص 201]

https://shamela.ws/book/23708/2683

اردو اسکین :

تاریخ ابن کثیر ،نفیس اکیڈمی،ج ٦ ص ٣١٣

جاتا' اور ان میں سے بعض نے اس بات کو بیت المقدس کے پتھروں سے مخصوص کیا ہے اور یہ کہ ورس[1] راکھ میں تبدیل ہو گئی اور گوشت حنظل کی طرح ہو گیا اور اس میں آگ بھی تھی وغیرہ وغیرہ' ان میں سے بعض باتوں میں نکارت پائی جاتی ہے اور بعض میں احتمال پایا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے جو دنیا و آخرت میں سید ولد آدم تھے' مگر ان باتوں میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اسی طرح آپ کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور اسی طرح حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ محراب میں فجر کی نماز پڑھتے ہوئے شہید ہوئے' مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے گھر میں محاصرہ ہوا اور اس کے بعد وہ شہید ہو گئے۔ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نماز فجر کے بعد شہید ہوئے مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ واللہ اعلم

علی ناصر

اور حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمارہ سے بحوالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ انہوں نے جنات کو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر نوحہ کرتے سنا' اور یہ صحیح بات ہے' اور شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ آپ کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی اطلاع آئی تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

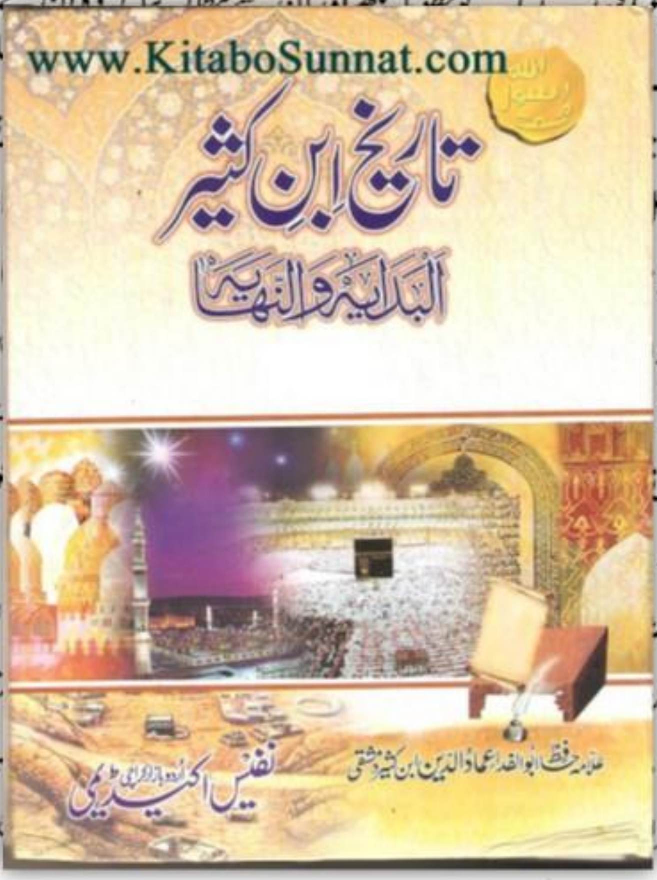

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا باعث یہ تھا کہ ع... پاس
آئیں تا کہ وہ ان کی بیعت خلافت کریں اور عوام کی طرف ... لم بن
عقیل نے بھی آپ کو خط لکھا' اور جب عبید اللہ بن زیاد کو ... نے مسلم
بن عقیل کو قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا اور اس نے انہیں مح... وران
کا اتحاد جاتا رہا۔ دوسری طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ... اس کا
انہیں پتہ نہ چلا' پس وہ اپنے اہل اور اپنے اطاعت گزار و... ﷺ کی
ایک جماعت نے' جن میں حضرت ابو سعید' حضرت جابر' ... سے روکا
مگر انہوں نے ان کی نہ مانی' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ... و کچھ وہ
چاہتے ہیں وہ بات نہیں ہوگی' مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔

اور حافظ بیہقی نے یحییٰ بن سالم اسدی کی حدیث ... ن سے
روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی کو بیا ... حضرت
حسین بن علی رضی اللہ عنہما' عراق کی طرف چلے گئے ہیں' تو وہ ... پ کہاں
جانا چاہتے ہیں؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' ع ... رضی اللہ عنہما نے

---

[1] ورس ایک قسم کی گھاس ہے جو رنگائی کے کام آتی ہے۔ (مترجم)

زمین اور آسمان کا گریہ:

امام حسین کے غم میں زمین و آسمان کا گریہ:

الملا نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؑ قبر حسینؑ کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ یہاں ان کے سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے کوچ کی جگہ ہے وہ اس میدان میں قتل ہونگے اور زمین اور آسمان ان پر روئینگے۔

(ابن حجر نے اس روایت کو صواعق محرقہ میں نقل کیا ہے ،کیونکہ یہ کتاب ابن حجر نے مکتب تشیع کے خلاف لکھی ہے اس لئے اس روایت کو یہاں ذکر کیا ہے)۔

صواعق محرقہ، ترجمہ: علامہ اختر فتحپوری ،ط: شبیر برادرز اردو بازار لاهور

ص:642

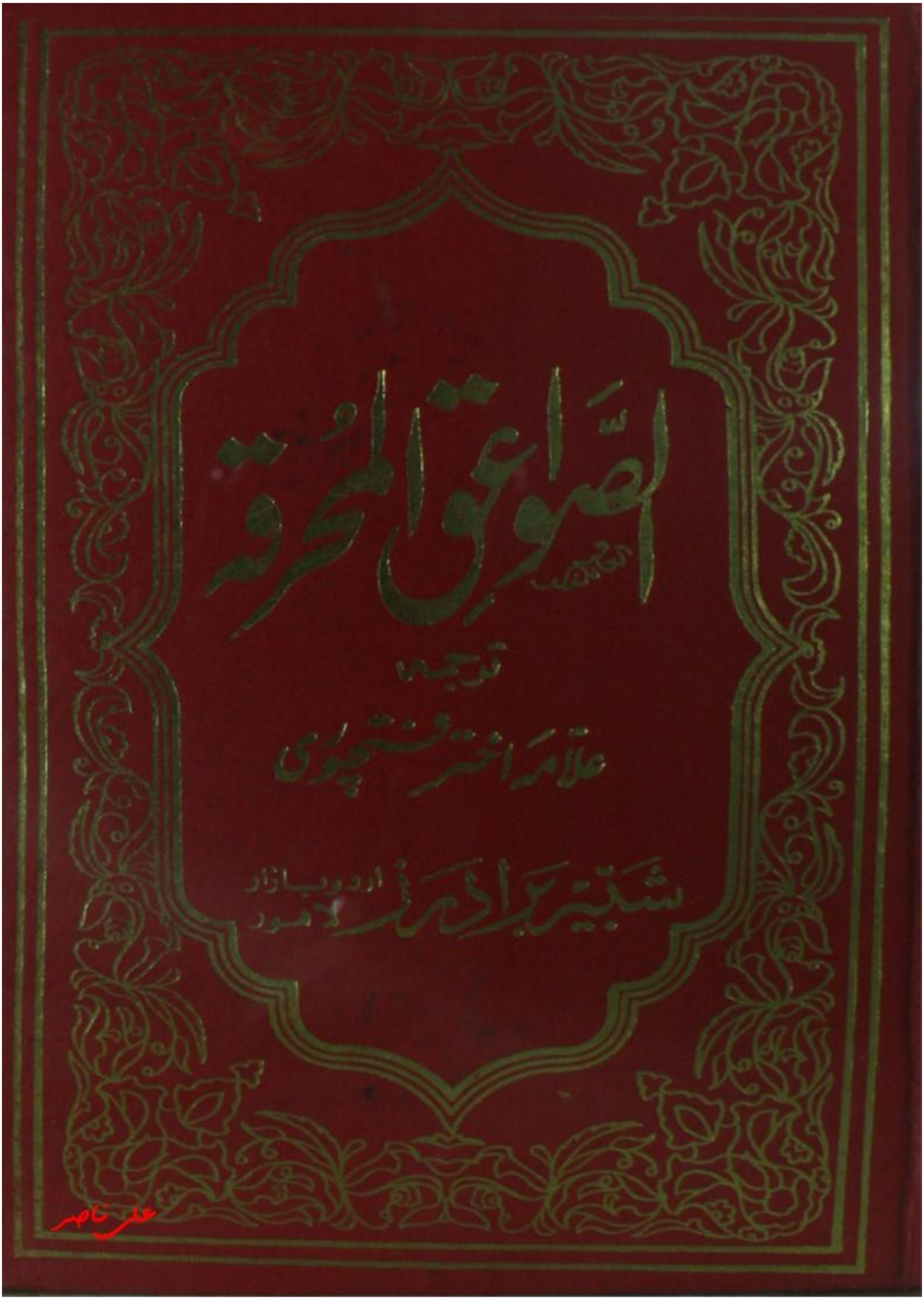
الصواعق المحرقة
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز اردو بازار لاہور
علی ناصر

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ۔ آگے ساری وہی حدیث بیان کی ہے۔

الملا نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی قبرِ حسین کے پاس سے گذرے اور فرمایا یہاں ان کی سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے کوچ کی جگہ ہے ۔ یہ آلِ محمد کے نوجوانوں کے خون بہنے کی جگہ ہے وہ اس میدان میں قتل ہوں گے اور زمین و آسمان ان پر روئیں گے ۔

ابن سعد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کمرہ تھا ۔ جس کی سیڑھی حضرت عائشہ کے حجرہ میں تھی ۔ جس سے آپ چڑھ کر وہاں جایا کرتے تھے ۔ جب آپ جبریل علیہ السلام سے ملاقات کا ارادہ کرتے تو وہاں چڑھ جاتے اور حضرت عائشہ کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی اوپر نہ آئے ۔ حضرت حسین حضرت عائشہ کی لاعلمی میں اوپر چڑھ گئے تو جبریل نے کہا یہ کون ہے ؟ آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے ۔ آپ نے حضرت حسین کو پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا تو جبریل نے آپ سے کہا کہ عنقریب آپ کی امت اسے قتل کرے گی ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بیٹے کو ، جبریل نے کہا ہاں ! اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس علاقے کے متعلق بھی بتا دوں ۔ جس میں اُسے قتل کیا جائے گا ۔ تو جبریل نے عراق کے علاقے طف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہاں سے سرخ مٹی اٹھا کر آپ کو دکھائی اور کہا یہ اس جگہ کی مٹی ہے جہاں حضرت حسین قتل ہو کر گریں گے ۔

ترمذی نے حضرت ام سلمہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا اور

علی ناصر

marfat.com

امام حسینؑ کے قتل کے بعد رونما ہونے والے واقعات:

ابن کثیر نے اپنی تاریخ"البدایۃ والنہایۃ" میں امام حسینؑ کی شہادت کے بعد رونما ہونے والے واقعات کا تزکترہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"انھوں (قتادہ) نے آپ کے قتل کے بارے میں بہت سی باتوں کے وقوع پزیر ہونے کا ذکر کیا ہے،مثلاً یہ کہ اس روز سورج کو گرہن لگا تھا مگر یہ ضعیف قول ہے اور یہ کہ آسمان کے کناروں میں تبدیلی ہو گئی تھی،اور جو پتھر منقلب ہوتا اس کے نیچے خون پایا جاتا اور ان سے بعض نے اس بات کو بیت المقدس کے پتھروں سے مخصوص کیا ہے اور یہ کہ ورس راکھ میں تبدیل ہو گئی تھی اور گوشت حنطل کی طرح ہو گیا اور اس میں آگ بھی تھی وغیرہ وغیرہ ،ان میں سے بعض باتوں میں نکارت پائی جاتی ہے اور بعض میں احتمال پایا جاتا ہے۔

رسولؐ اللہ وفات پا گئے جو دنیا و آخرت میں سید ولد آدم تھے مگر ان باتوں میں سے کسی کا وقوع نہیں ہوا ،اسی طرح آپؐ کے بعد ابوبکر کی وفات ہوئی ،عمر فجر کی نماز پڑھتے ہوئے محراب میں قتل ہوئے مگر ان میں سے

کسی بات کا وقوع نہیں ہوا ، عثمان کا ان کے گھر میں محاصرہ ہوا ، حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام نماز فجر کے بعد محراب مسجد میں شہید ہوئے ،مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہیں ہوا"۔

ابن کثیر نے یہ مقایسہ اپنی ناصبیت کا ثبوت دینے کے لئے کیا ہے یا اسکی کوئی اور وجہ سے ،واللہ اعلم

اور شہادت امام حسینؑ کے بعد رونما ہونے والے حادثات میں سے بعض میں نکارت پائی جاتی ہے بعض میں احتمال،مگر ذکر نہیں کیا کس میں نکارت پائی جاتی ہے کس میں احتمال،گویا سب حادثات کو مشکوک بنانے کی کوشش کی ہے۔

تاریخ ابن کثیر ،نفیس اکیڈمی،ج ٦ ص ٣١٣

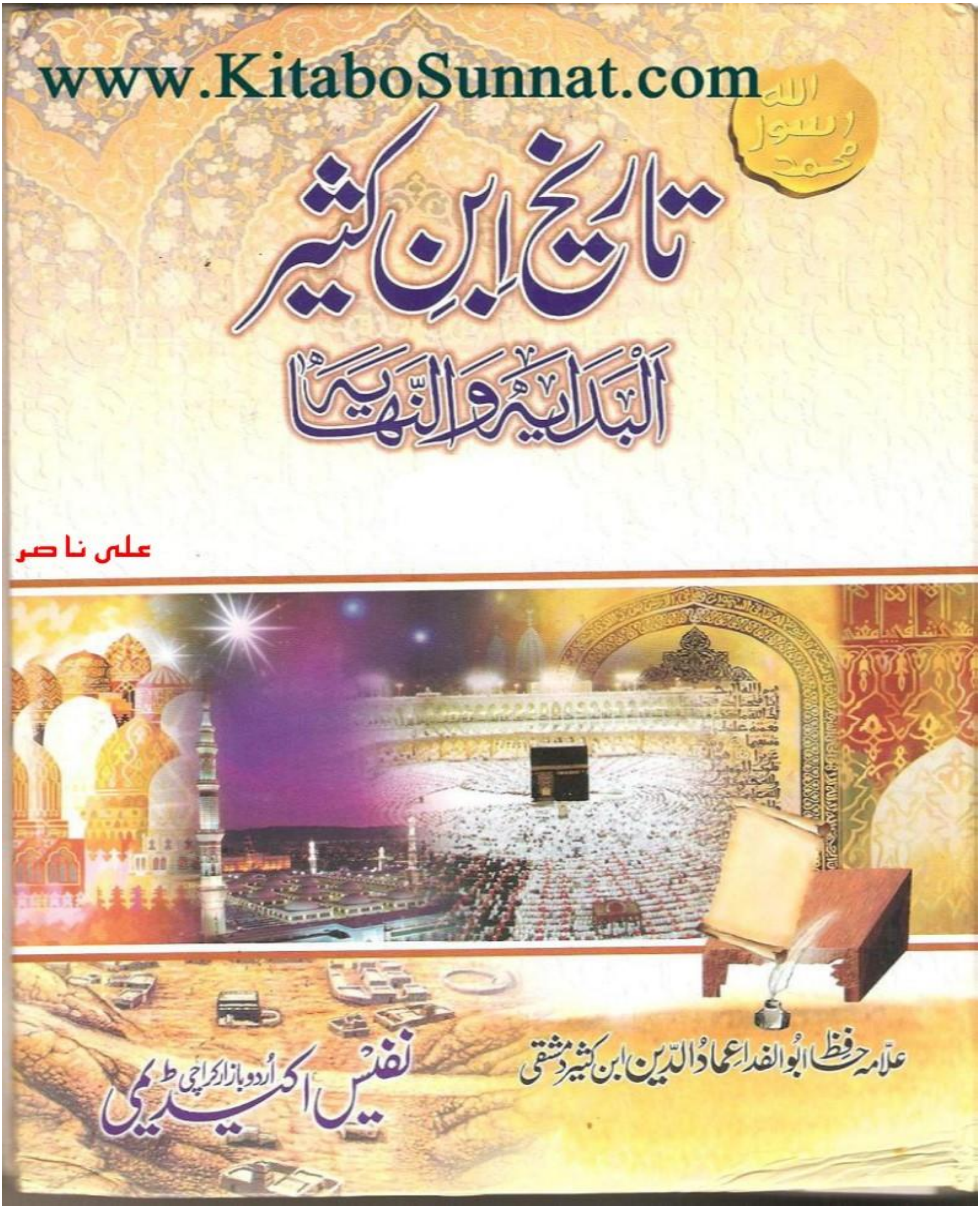
www.KitaboSunnat.com
تاریخ ابن کثیر
البدایہ والنہایہ
علی ناصر
علامہ حافظ ابو الفدا عماد الدین ابن کثیر دمشقی
نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

137 www.shiafaith.org Telegram:t.me/asnaashar12

اور کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج شب ایک بھیانک خواب دیکھا ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھا گیا ہے' آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے' ان شاء اللہ یہ فاطمہؓ ایک بچہ جنے گی اور وہ تیری گود میں ہوگا' پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق میری گود میں آیا اور میں نے اسے آپ کی گود میں رکھ دیا' پھر میری توجہ کسی اور طرف ہوگئی کیا دیکھتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہیں' وہ بیان کرتی ہیں میں نے پوچھا اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی' میں نے کہا اس کو؟ فرمایا ہاں! اور وہ میرے پاس اس زمین کی سرخ مٹی بھی لایا ہے۔ اور امام احمد نے عن عفان عن وہیب عن ایوب عن صالح ابی الخلیل عبداللہ بن الحارث عن ام الفضل بھی روایت کیا ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر یا میری گود میں آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو پڑا ہے' آپ نے فرمایا ان شاء اللہ فاطمہؓ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا اور تو اس کی کفالت کرے گی' پس حضرت فاطمہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور اسے ام الفضل کو دے دیا اور انہوں نے اس کو اچھا دودھ پلایا' پس میں ایک روز حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر آپ کی زیارت کے لیے آئی' تو آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اپنے سینے پر رکھا' تو انہوں نے پیشاب کر دیا اور پیشاب آپ کی چادر کو لگ گیا' تو میں نے غصے سے اپنے دونوں ہاتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارے تو آپؐ نے فرمایا اللہ تیرا بھلا کرے' تو نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی ہے' فرمایا لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے بول پر پانی گرایا جاتا ہے۔ اور احمد نے اسے اسی طرح عن یحییٰ بن بکیر عن اسرائیل عن سماک' عن قابوس بن مخارق عن ام الفضل ہو بہو اس کی مانند روایت کیا ہے اور اس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی پیشگوئی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

اور امام احمد بیان کرتے ہیں کہ عثمان نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے ہم سے بیان کیا کہ عمار بن ابی عمارہ بحوالہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہمیں بتایا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نصف النہار میں قیلولہ کرنے والے کی طرح نیند میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پراگندہ مو اور غبار آلود ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کیا ہے؟ فرمایا حسینؓ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے' پس میں مسلسل اس دن سے جستجو کرتا رہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم نے اس دن کو شمار کیا اور انہیں معلوم ہوا کہ وہ اسی دن قتل ہوئے ہیں۔

علی ناصر

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ ۶۱ھ میں جمعہ کے روز عاشورہ کے دن قتل ہوئے اور آپ کی عمر ۵۴ سال ساڑھے چھ ماہ تھی۔ یہی بات لیث' ابوبکر بن عیاش الواقدی' خلیفہ بن خیاط ابو معشر اور کئی دوسرے لوگوں نے بیان کی ہے کہ آپ ۶۱ھ میں یوم عاشورہ کو قتل ہوئے اور بعض کا خیال ہے کہ آپ ہفتہ کے روز قتل ہوئے' مگر پہلا قول اصح ہے۔

اور انہوں نے آپ کے قتل کے بارے میں بہت سی باتوں کے وقوع پذیر ہونے کا ذکر کیا ہے' مثلاً یہ کہ اس روز سورج کو گرہن لگا تھا' مگر یہ ضعیف قول ہے اور یہ کہ آسمان کے کناروں میں تبدیلی ہوگئی تھی' اور جو پتھر منقلب ہوتا اس کے نیچے خون پایا

جاتا' اوران میں سے بعض نے اس بات کو بیت المقدس کے پتھروں سے مخصوص کیا ہے اور یہ کہ درس[1] راکھ میں تبدیل ہوگئی اور گوشت حنظل کی طرح ہوگیا اور اس میں آگ بھی تھی وغیرہ وغیرہ' ان میں سے بعض باتوں میں نکارت پائی جاتی ہے اور بعض میں احتمال پایا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے جو دنیا وآخرت میں سید ولد آدم تھے' مگر ان باتوں میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اسی طرح آپ کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور اسی طرح حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ محراب میں فجر کی نماز پڑھتے ہوئے شہید ہوئے' مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے گھر میں محاصرہ ہوا اور اس کے بعد وہ شہید ہوگئے۔ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نماز فجر کے بعد شہید ہوئے مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ واللہ اعلم

علی ناصر

اور حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمارہ سے بحوالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ انہوں نے جنات کو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر نوحہ کرتے سنا' اور یہ صحیح بات ہے' اور شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ آپ کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی اطلاع آئی تو آپ بے ہوش ہوکر گر پڑیں۔

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا باعث یہ تھا کہ عراقیوں نے آپ کو خطوط لکھے اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے پاس آئیں تاکہ وہ ان کی بیعت خلافت کریں اور عوام کی طرف سے آپ کے پاس بکثرت متواتر خطوط آئے اور آپ کے عمزاد مسلم بن عقیل نے بھی آپ کو خط لکھا' اور جب عبیداللہ بن زیاد کو' جو عراق میں یزید بن معاویہ کا نائب تھا' اس بات کا پتہ چلا تو اس نے مسلم بن عقیل کو قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا اور اس نے انہیں محل سے عوام کی طرف پھینک دیا' پس ان کے سرمایہ دار منتشر ہوگئے اور ان کا اتحاد جاتا رہا۔ دوسری طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حجاز سے عراق کی طرف جانے کی تیاری کرلی اور جو کچھ ہو چکا تھا اس کا انہیں پتہ نہ چلا' پس وہ اپنے اہل اور اپنے اطاعت گزاروں کے ساتھ جو تقریباً تین سو آدمی تھے چل پڑے اور انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے' جن میں حضرت ابوسعید' حضرت جابر' حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم شامل تھے' اس بات سے روکا مگر انہوں نے ان کی نہ مانی' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نہایت احسن رنگ میں انہیں اس بات سے روکا اور انہیں بتایا کہ جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہ بات نہیں ہوگی' مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔

اور حافظ بیہقی نے یحییٰ بن سالم اسدی کی حدیث سے روایت کی ہے' اور ابوداؤد طیالسی نے اسے اپنے مسند میں ان سے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی کو بیان کرتے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ آئے' تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما' عراق کی طرف چلے گئے ہیں' تو وہ مدینہ سے دو یا تین راتوں کی مسافت پر انہیں جا ملے اور پوچھا' آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' عراق' اور ان کے پاس صحائف اور خطوط بھی تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

[1] ورس ایک قسم کی گھاس ہے جو رنگائی کے کام آتی ہے۔ (مترجم)

جبکہ ایسے واقعات طبرانی نے اپنی کتاب (المعجم الکبیر)میں نقل کیا ہےاور ھیثمی نے ان روایات کی تصحیح (مجمع الزوائد و منبع الفوائدمیں) کی ہے۔

بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اسکے نیچے تازہ خون نکلتا:

المعجم الكبير ,المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ)

2856 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ، أَنَا هُشَيْمٌ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: أَيُّ وَاحِدٍ أَنْتَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي أَيُّ عَلَامَةٍ كَانَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ؟ قَالَ: قُلْتُ: «لَمْ تُرْفَعْ حَصَاةٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهَا دَمٌ عَبِيطٌ» . فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنِّي وَإِيَّاكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَقَرِينَانِ

امام زھری فرماتے ہیں:عبدالملک بن مروان نے مجھ سے پوچھا کہ تو ہی ایک آدمی ہے جو مجھے خبر دے سکتا ہے کہ حسین بن علی کی شہادت کے دن کون سی علامت تھی؟میں نے کہا:بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر

اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا،تو عبدالملک نے کہا:اس بات میں تو اور میں ساتھی ہیں۔

[الكتاب: المعجم الكبير

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي،

أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ)

المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي

دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الثانية,ج 3 ص 119]

https://shamela.ws/book/1733/3403

اردو اسکین

المعجم الکبیر ،مترجم: غلام دستگیر چشتی

سیالکوٹی،پروگیسو بکس، ج 2 ص 423

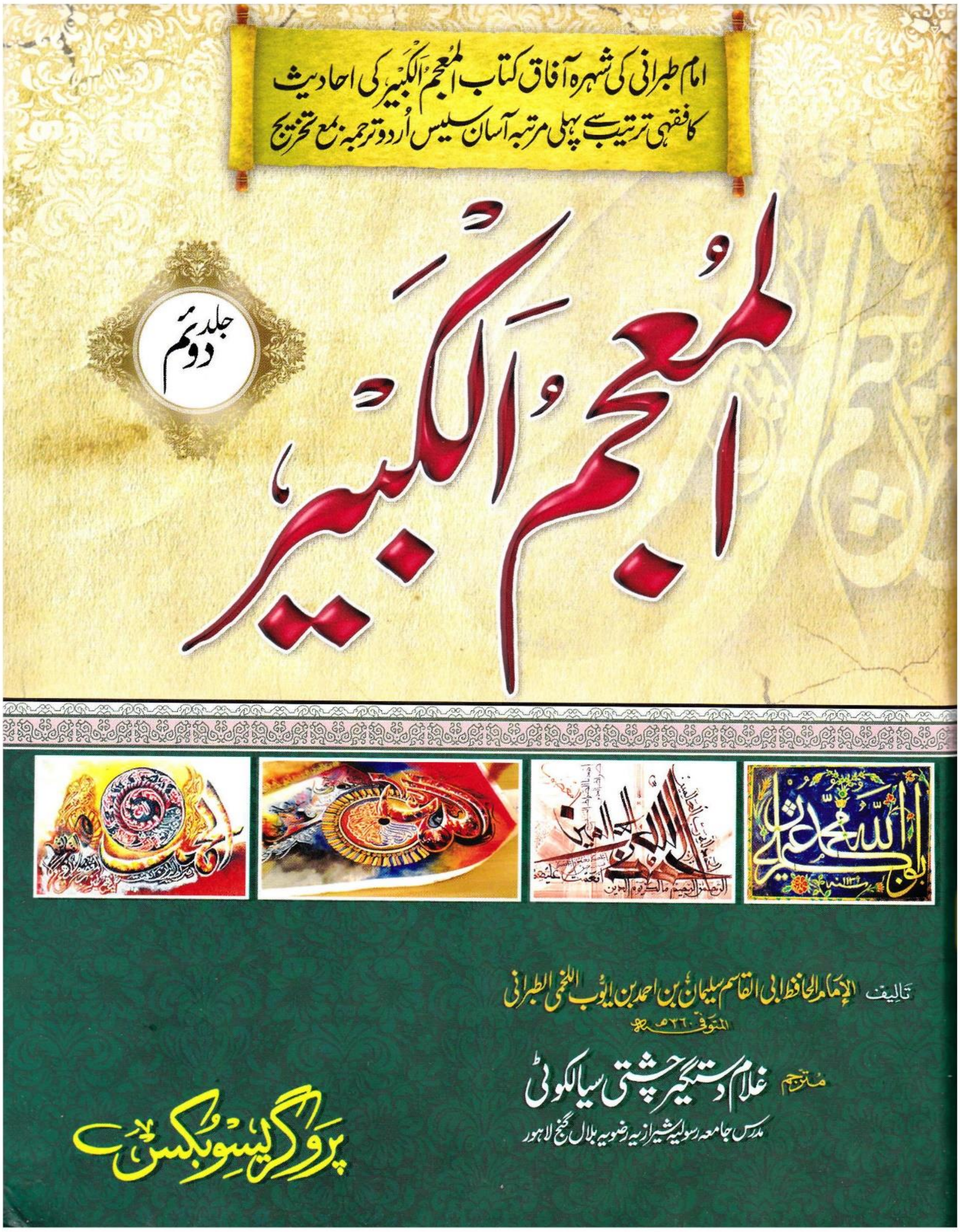
امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج
المعجم الکبیر
جلد دوم
تالیف الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ۳۶۰ھ
مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور
پروگریسو بکس

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، وَاللّٰهِ مَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَهْلُ بَيْتٍ يُشْبِهُونَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَمَنْ يَشُكُّ فِي هٰذَا؟

دن ان کی مانند کوئی نہ تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں: اس میں کون شک کرے گا؟

2786 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا حُسَيْنًا وَمَنْ قُتِلَ مَعَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ: قُتِلَ مَعَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ شَابًّا، كُلُّهُمْ ارْتَكَضَ فِي رَحِمِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت منذر ثوری کہتے ہیں: جب بھی ہم نے امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کا ذکر کیا تو محمد بن حنفیہ نے کہا: اُن کے ساتھ سترہ جوان شہید ہوئے' جن میں سے ہر ایک نے رحمِ فاطمہ سے جنم لیا تھا۔

2787 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ، اَنَا هُشَيْمٌ، ثنا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: اَيُّ وَاحِدٍ اَنْتَ اِنْ اَخْبَرْتَنِي اَيُّ عَلَامَةٍ كَانَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَمْ تُرْفَعْ حَصَاةٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهَا دَمٌ عَبِيطٌ . فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اِنِّي وَاِيَّاكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَقَرِينَانِ

حضرت امام زہری فرماتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے مجھ سے پوچھا کہ تُو ہی ایک آدمی ہے جو مجھے خبر دے سکتا ہے کہ حسین بن علی کی شہادت کے دن کون سی خاص علامت تھی؟ میں نے کہا: بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا تو اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا تو عبدالملک نے کہا: اس بات میں تُو اور میں ساتھی ہیں۔

علی ناصر

2788 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اُمُّ اَبِي، قَالَتْ: شَهِدَ رَجُلَانِ مِنَ الْجُعْفِيِّينَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ . قَالَتْ: وَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَطَالَ ذَكَرُهُ حَتّٰى كَانَ يَلُفُّهُ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَسْتَقْبِلُ الرَّاوِيَةَ بِفِيهِ حَتّٰى يَأْتِيَ عَلٰى آخِرِهَا . قَالَ سُفْيَانُ: رَاَيْتُ وَلَدَ اَحَدِهِمَا كَاَنَّ لَهُ خَبَلًا، وَكَاَنَّهُ مَجْنُونٌ

حضرت سفیان نے بیان کیا کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ جعفیہ والوں میں سے دو آدمی امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے' ان میں سے ایک کی بات تو طویل ہے' کچھ راوی مختصر کر دیتے ہیں لیکن دوسرا جھنڈا منہ میں لے کر سامنے آتا ہے یہاں تک کہ آخری آدمی تک جاتا ہے۔ حضرت سفیان نے کہا: میں نے ان میں سے ایک کی اولاد کو دیکھا' گویا

ہیثمی نے اپنی کتاب مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں کہا اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں:

(تصحيح)مجمع الزوائد ومنبع الفوائد, المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ):

15159 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ: أَيُّ وَاحِدٍ أَنْتَ إِنْ أَعْلَمْتَنِي، أَيُّ عَلَامَةٍ كَانَتْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. فَقَالَ: قُلْتُ: لَمْ تُرْفَعْ حَصَاةٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهَا دَمٌ عَبِيطٌ، فَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنِّي وَإِيَّاكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَقَرِينَانِ.(رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ).

[الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ)

المحقق: حسام الدين القدسي

الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة

عام النشر: ١٤١٤ هـ ١٩٩٤ م, ج 9 ص 196]

https://shamela.ws/book/61/2839

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
الهيثمي المصري
المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى:

كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرنى أن أكتم ذَلِكَ[١].

رواه الطبرانى، وحاجب عبيد اللّٰه لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: قَالَ لى عبد الملك: أى واحد أنت إن أعلمتنى أى علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لى عبد الملك: إنِّى وإياك فِى هَذَا الحديث لقرينان[٢].

رواه الطبرانى، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلى، إلا عَنْ دم[٣].

على ناصر

رواه الطبرانى، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ – وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمَئِذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة[٤].

رواه الطبرانى، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ – وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أى شَيْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل[٥].

رواه الطبرانى، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ – وَعَنْ أَبى قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلى انكسفت الشمس كسفة، حَتَّى بدت الكواكب نصف النهار، حَتَّى ظننا أنها هى[٦].

رواه الطبرانى، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ – وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندى، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣١).
(٢) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٥٦).
(٣) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٥).
(٤) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٦).
(٥) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٧).
(٦) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٨).

شام میں پتھر کے نیچے سے تازہ خون نکلنا:

المعجم الكبير, المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ):

2835 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: «مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ»

ابن شہاب فرماتے ہیں: شام میں کوئی پتھر اٹھایا جاتا جس دن حسین بن علیؑ شہید ہوئے تو اس کے نیچے سے خون دیکھا جاتا تھا۔

[الكتاب: المعجم الكبير

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ)

المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي

دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الثانية

عدد الأجزاء:٢٥

ويشمل القطعة التي نشرها لاحقا المحقق الشيخ حمدي السلفي

من المجلد ١٣ (دار الصميعي - الرياض / الطبعة الأولى،

١٤١٥ هـ - ١٩٩٤ م),ج 3 ص 113]

https://shamela.ws/book/1733/3382

اردو اسکین:

المعجم الکبیر ،مترجم: غلام دستگیر چشتی

سیالکوٹی،پروگیسو بکس، ج ۲ ص ۴۱۵

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المُعجمُ الکَبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

المُعجمُ الکَبیر

جلد دوئم

تالیف الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمانؒ بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ۳۶۰ھ

مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

تین بار ایسا کیا۔

2764 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ رِجَالًا نَزَلُوا مِنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ حِرَابٌ يَتَتَبَّعُونَ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَا لَبِثَ اَنْ نَزَلَ الْمُخْتَارُ فَقَتَلَهُمْ

شعبی نے کہا: میں نے خواب دیکھا' آسمان سے کچھ ایسے لوگ اُترے ہیں' جن کے پاس جنگی ہتھیار ہیں' وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں' تھوڑی دیر گزری تو مختار اُترا تو اس نے امام عالی مقام کے قاتلوں کو قتل کر دیا۔

2765 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُو خَالِدٍ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ

امام زہری فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی تو بیت المقدس کا جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

2766 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں: شام میں کوئی پتھر اُٹھایا جاتا جس دن حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو اس کے نیچے سے خون دیکھا جاتا تھا۔

علی ناصر

2767 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اُمُّ حَكِيمٍ، قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ اَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ

حضرت اُم حکیم فرماتی ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' میں ان دنوں میں لونڈی تھی کئی دن تک آسمان خون کے لوتھڑے کی مانند رہا۔

2768 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي

جمیل بن زید فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سرخ ہو گیا'

ھیثمی نے اپنی کتاب مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس کے راویوں کو صحیح (صحیح بخاری، صحیح مسلم یا دونوں میں سے کسی ایک)کا راوی کہا ہے۔

(تصحيح)مجمع الزوائد ومنبع الفوائد,المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ):

15160 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ إِلَّا عَنْ دَمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

[الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ)

المحقق: حسام الدين القدسي

الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة

عام النشر: ١٤١٤ هـ ١٩٩٤ م,ج 9 ص 196]

https://shamela.ws/book/61/2839

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي المصري

المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى :

كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرنى أن أكتم ذَلِكَ[١].

رواه الطبرانى، وحاجب عبيد اللّه لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ - وَعَنْ الزهرى، قَالَ: قَالَ لى عبد الملك: أى واحد أَنْت إن أعلمتنى أى علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لى عبد الملك: إنِّى وإياك فِى هَذَا الحديث لقرينان[٢].

رواه الطبرانى، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ - وَعَنْ الزهرى، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلى، إلا عَنْ دم[٣].

رواه الطبرانى، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ - وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمِئَذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة[٤].

رواه الطبرانى، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ - وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أى شَيْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل[٥].

رواه الطبرانى، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ - وَعَنْ أَبِى قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلى انكسفت الشمس كسفة، حَتَّى بدت الكواكب نصف النهار، حَتَّى ظننا أنها هى[٦].

رواه الطبرانى، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ - وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندى، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣١).
(٢) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٥٦).
(٣) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٥).
(٤) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٦).
(٥) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٧).
(٦) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٨).

آسمان خون کے لوتھڑے کے مانند رہا:

المعجم الكبير,المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير

اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ):

2836 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ حَكِيمٍ، قَالَتْ: «قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ أَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ»

ام حکیم فرماتی ہیں:جب امام حسینؑ شہید ہوئے ان دنوں میں لونڈی تھی کئی دن تک آسمان خون کے لوتھڑے کے مانند رہا۔

[الكتاب: المعجم الكبير

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي،

أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ)،المحقق: حمدي بن عبد

المجيد السلفي،دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الثانية،عدد الأجزاء:٢٥

ويشمل القطعة التي نشرها لاحقا المحقق الشيخ حمدي السلفي

من المجلد ١٣ (دار الصميعي - الرياض / الطبعة الأولى، ١٤١٥ هـ - ١٩٩٤ م),ج 3 ص 113]

https://shamela.ws/book/1733/3383

اردو اسکین:

المعجم الکبیر ،مترجم: غلام دستگیر چشتی

سیالکوٹی،پروگیسو بکس، ج 2 ص 415

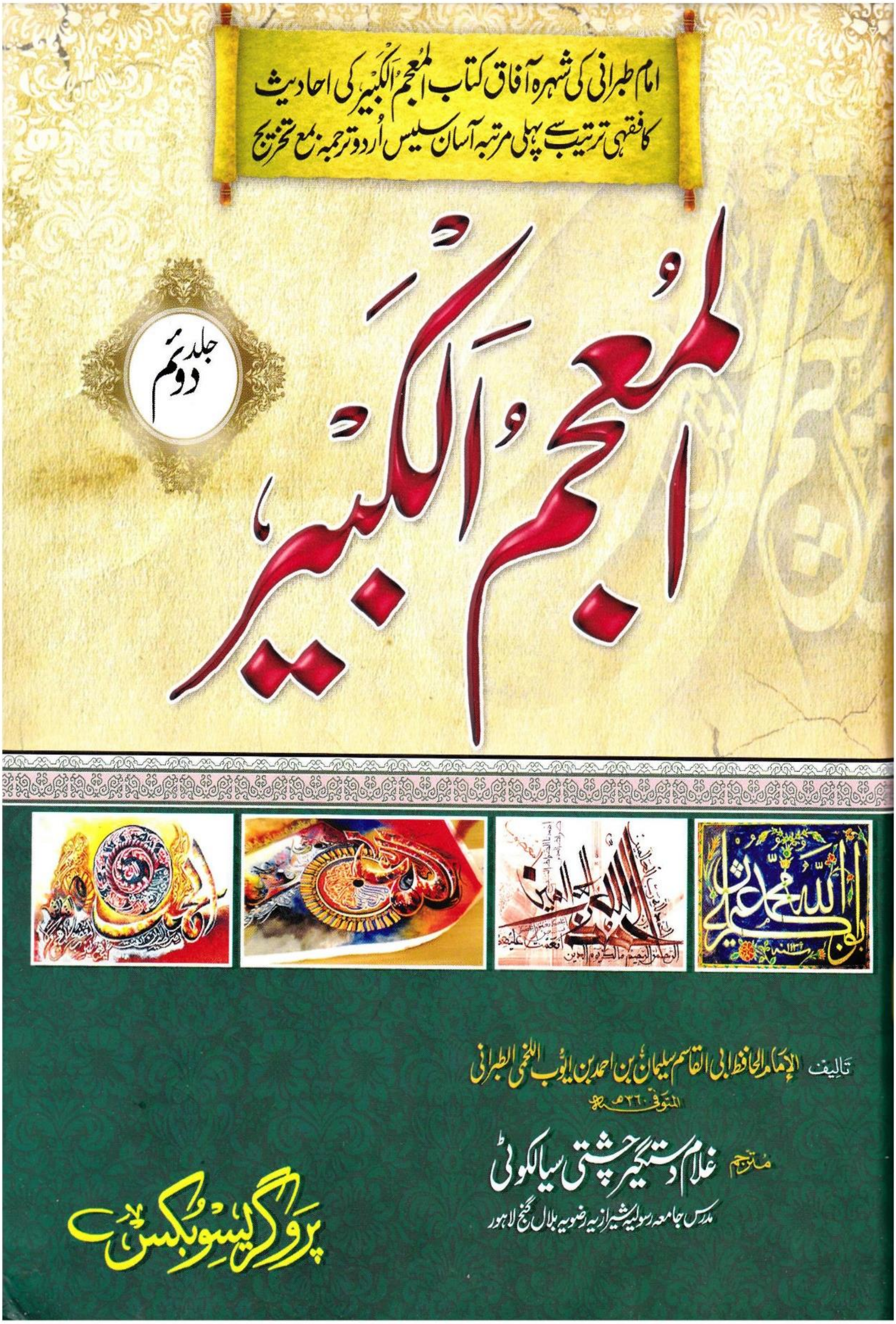
امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المُعجَم الکَبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج
المُعجَم الکَبیر
جلد دوئم
تالیف الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ۳۶۰ھ
مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور
پروگریسو بکس لاہور

فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

تین بار ایسا کیا۔

2764 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ رِجَالًا نَزَلُوا مِنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ حِرابٌ يَتَتَبَّعُونَ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَا لَبِثْتُ اَنْ نَزَلَ الْمُخْتَارُ فَقَتَلَهُمْ

شعبی نے کہا: میں نے خواب دیکھا' آسمان سے کچھ ایسے لوگ اُترے ہیں' جن کے پاس جنگی ہتھیار ہیں' وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں' تھوڑی دیر گزری تو مختار اُترا تو اس نے امام عالی مقام کے قاتلوں کو قتل کر دیا۔

2765 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُو خَالِدٍ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ

امام زہری فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی تو بیت المقدس کا جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

2766 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں: شام میں کوئی پتھر اُٹھایا جاتا جس دن حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو اس کے نیچے سے خون دیکھا جاتا تھا۔

2767 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اُمُّ حَكِيمٍ، قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ اَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ

حضرت اُم حکیم فرماتی ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' میں ان دنوں میں لونڈی تھی کئی دن تک آسمان خون کے لوتھڑے کی مانند رہا۔

2768 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي

جمیل بن زید فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سرخ ہو گیا'

ھیثمی نے اس روایت کو اپنی کتاب مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں نقل کیا ہے اور ام حکیم تک راویوں کو صحیح (بخاری، مسلم یا دونوں میں کسی ایک کا) راوی قرار دیا۔

(تصحیح)مجمع الزوائد ومنبع الفوائد,المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ):

15161 - وَعَنْ أُمِّ حَكِيمٍ قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَّةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ أَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ إِلَى أُمِّ حَكِيمٍ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

[الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ)

المحقق: حسام الدين القدسي

الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة

عام النشر: ١٤١٤ هـ ١٩٩٤ م,ج 9 ص 196

https://shamela.ws/book/61/2839

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي المصري

المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى :

كتاب المناقب

منشورات

محمد علي بيضون

لنشر كتب السنة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرنى أن أكتم ذَلِكَ[١].

رواه **الطبرانى**، وحاجب عبيد اللَّه لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: قَالَ لى عبد الملك: أى واحد أَنْتَ إن أعلمتنى أى علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لى عبد الملك: إِنِّى وإياك فِى هَذَا الحديث لقرينان[٢].

رواه **الطبرانى**، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلى، إلا عَنْ دم[٣].

رواه **الطبرانى**، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ – وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمَئِذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة[٤].

رواه **الطبرانى**، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ – وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أى شَيْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل[٥].

رواه **الطبرانى**، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ – وَعَنْ أَبى قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلى انكسفت الشمس كسفة، حَتَّى بدت الكواكب نصف النهار، حَتَّى ظننا أنها هى[٦].

رواه **الطبرانى**، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ – وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندى، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣١).
(٢) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٥٦).
(٣) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٥).
(٤) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٦).
(٥) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٧).
(٦) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٨).

جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا:

المعجم الكبير,المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ):

2838 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ الْبُخَارِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، قَالَ: «لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً حَتَّى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا هِيَ»

ابو قبیل نے کہا:جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا،یہاں تک کہ دن میں تارے نکل آئے،ہم نے گمان کیا کہ یہ رات ہے۔

[الكتاب: المعجم الكبير

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي،

أبو القاسم الطبراني (ت ٣٦٠هـ)

المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي

دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الثانية

عدد الأجزاء:٢٥

ويشمل القطعة التي نشرها لاحقا المحقق الشيخ حمدي السلفي

من المجلد ١٣ (دار الصميعي - الرياض / الطبعة الأولى،

١٤١٥ هـ - ١٩٩٤ م), ج 3 ص 114]

https://shamela.ws/book/1733/3385

اردو اسکین:

المعجم الکبیر ،مترجم: غلام دستگیر چشتی

سیالکوٹی،پروگیسو بکس، ج 2 ص 416

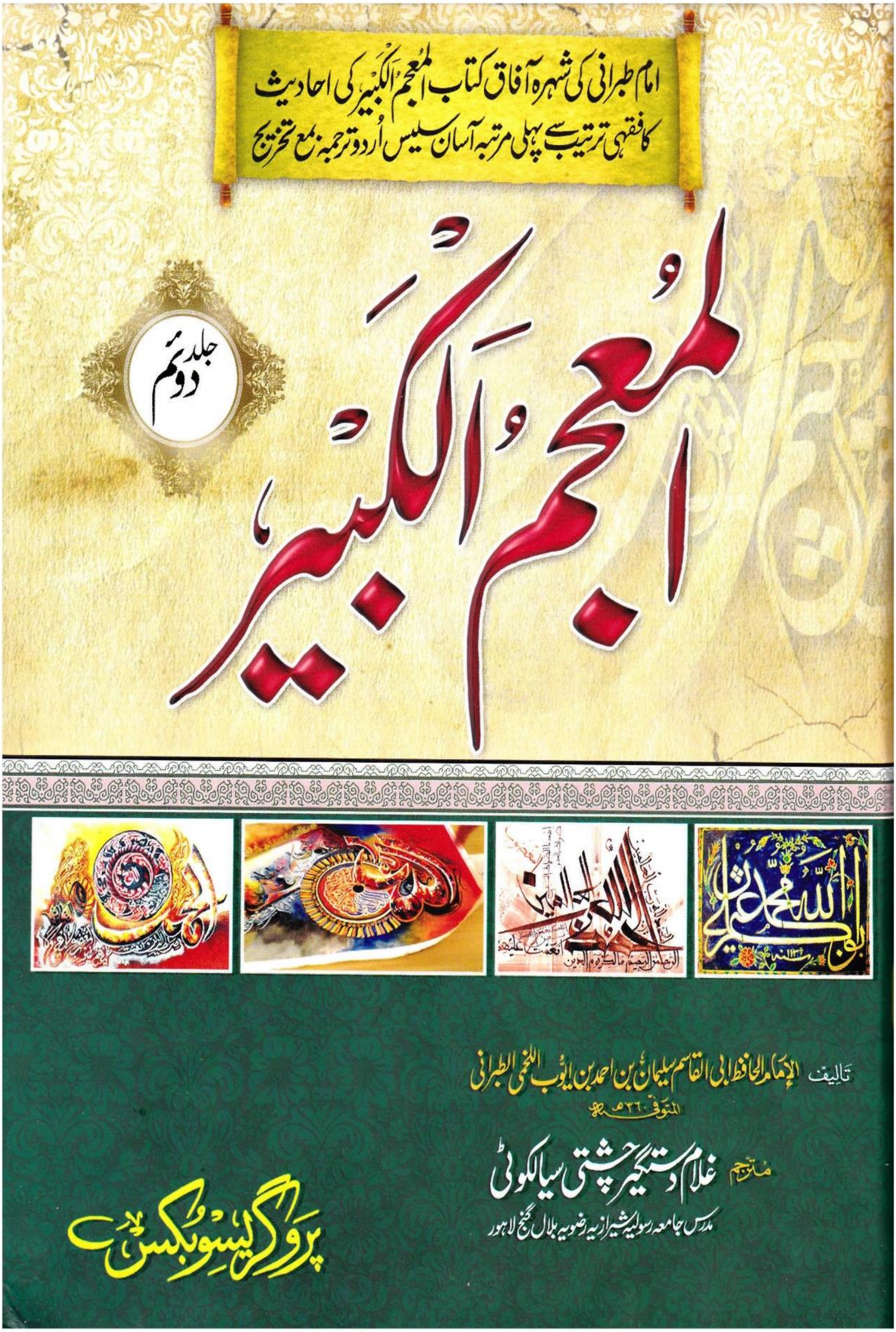
امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج
المعجم الکبیر
جلد دوئم
تالیف الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ۳۶۰ھ
مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور
پروگریسو بکس

رَاشِدِ الْكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي نُوَيْرَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ احْمَرَّتِ السَّمَاءُ . قُلْتُ: اَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ؟ فَقَالَ: اِنَّ الْكَذَّابَ مُنَافِقٌ، اِنَّ السَّمَاءَ احْمَرَّتْ حِينَ قُتِلَ

میں نے کہا: کس چیز کی وجہ سے یہ سرخ ہوا ہے؟ تو کسی نے کہا: جھوٹا منافق ہے بے شک آسمان اس وقت سرخ ہوا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

2769 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِي قَيْسٍ الْبُخَارِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً حَتَّى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتَّى ظَنَنَّا اَنَّهَا هِيَ

ابوقبیل نے کہا: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا یہاں تک کہ دن کے وقت تارے نکل آئے، ہم نے گمان کیا کہ یہ رات ہے۔

2770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَثْنَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ اِذَا صَلَّيْنَا الْعَصْرَ نَظَرْنَا اِلَى الشَّمْسِ عَلَى اَطْرَافِ الْحِيطَانِ كَاَنَّهَا الْمَلَاحِفُ الْمُعَصْفَرَةُ، وَنَظَرْنَا اِلَى الْكَوَاكِبِ يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا

عیسیٰ ابن حارث کندی فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا تو ہم سات دن اس طرح رہے کہ جب عصر کی نماز پڑھتے تو ہم سورج کو چار دیواریوں کے اطراف میں دیکھتے گویا کہ وہ زرد رنگ کی چادریں ہیں جنہیں لپیٹ دیا گیا ہے اور ہم نے ستاروں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہیں۔

2771 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِي السَّمَاءِ حُمْرَةٌ حَتَّى قُتِلَ الْحُسَيْنُ

محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے آسمان میں سرخی نہیں تھی۔

2772 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا اَبُو غَسَّانَ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ،

کلبی کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تیر مارا اس حالت میں کہ وہ پانی پی رہا تھا، اس کا ہاتھ شل ہو گیا، کہا: اللہ تجھے سیراب نہ کرے!

ھیثمی نے اس روایت (جسے ابن کثیر نے ضعیف کہا ہے) کی سند کو مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں حسن کہا ہے:

(تصحیح)مجمع الزوائد ومنبع الفوائد,المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ):

15163 - وَعَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً حَتَّى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا هِيَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

[الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧هـ)

المحقق: حسام الدين القدسي

الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة

عام النشر: ١٤١٤ هـ ١٩٩٤ م, ج 9 ص 197]

https://shamela.ws/book/61/2840

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
الهيثمي المصري
المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى :
كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرنى أن أكتم ذَلِكَ[(١)].

رواه الطبرانى، وحاجب عبيد اللَّه لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ - وَعَنْ الزهرى، قَالَ: قَالَ لى عبد الملك: أى واحد أَنْت إن أعلمتنى أى علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لى عبد الملك: إِنِّى وإياك فِى هَذَا الحديث لقرينان[(٢)].

رواه الطبرانى، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ - وَعَنْ الزهرى، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلى، إلا عَنْ دم[(٣)].

رواه الطبرانى، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ - وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمَئِذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة[(٤)].

رواه الطبرانى، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ - وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أى شَىْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل[(٥)].

رواه الطبرانى، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ - وَعَنْ أَبِى قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلى انكسفت الشمس كسفة، حَتَّى بدت الكواكب نصف النهار، حَتَّى ظننا أنها هى[(٦)].

رواه الطبرانى، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ - وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندى، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣١).

(٢) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٥٦).

(٣) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٥).

(٤) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٦).

(٥) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٧).

(٦) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٨).